رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ

الحمد للہ المنعام کہ درین ایام برکت انضمام رسالۂ عدیم المثال و ذخیرۂ علم و کمال

موسوم بہ

ایضاح الفرائض

تصنیف فاضل جلیل و بارع نبیل فخر الزائرین جناب حاجی مولوی شیخ محمد اعجاز حسن صاحب قبلہ بدایونی دام معالیہ

باہتمام احقر الزمن سید نور الحسن مالکِ مطبع

در مطبعِ نور المطابع لکھنؤ طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی لہ میراث السموات والارضین والصلوٰۃ علی محمد و آلہ الطاہرین اما بعد رسالہ ایضاح الفرائض تالیف لطیف عمدۃ الفضلاء الکرام الحاج لبیت اللہ الحرام الصالح المومن الحاج المولوی الشیخ اعجاز حسن البسہ اللہ من الجنن عند النوائب و الفتن کہ بطرز انیق وعنوان رشیق مرقوم گردیدہ تماماً بنظر قاصر رسید توضیح و تفصیل و تبیین و تسہیل کہ درین رسالہ ملحوظ داشتہ اند انشاء اللہ برائے ناظرین خیلے مفید خواہد بود الحق رسالہ مذکورہ در خصوصیاتے کہ برائی آن حاصل است بینظیر است

حررہ الجانی المذنب السید نجم الحسن اقال اللہ عثارہ وحط اوزارہ

لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین
عبدہ
نجم الحسن
السید

باسمہ سبحانہ

رسالہ شریفہ ایضاح الفرائض اسم بامسمے تالیف عمدۃ الفضلاء الکرام زائر بیت اللہ الحرام الحاج المولوی الشیخ اعجاز حسن صاحب اسبغ اللہ تعالیٰ علیہ فواضل النعم والرغائب بنظر حقیر رسیدہ موجب مسرت گردیدہ ماشاء اللہ بعنوان خوب و اسلوب مرغوب تحریر نمودہ اند امید ہست کہ بیانات واضحہ و توضیحات لائحہ این رسالہ انشاء اللہ المستعان برائے اہل ایمان بسیار مفید و نافع خواہد بود واللہ الموفق والمعین ؁

کتبہ المذنب القاصر محمد باقر الرضوی عفی عنہ جرائمہ فی الیوم الآخر

لا الہ الا اللہ الملک الحق
عبدہ محمد باقر بن
محمد بن علی الرضوی

رَبِّ لَا تَذَرْنِی فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ

الحمد للہ المنعام کہ درین ایام برکت انضمام رسالہ عدیم المثال و ذخیرہ علم و کمال

موسوم بہ

اِیضاحُ الفرائض

تصنیف فاضل جلیل و بارع نبیل فخر الزائرین جناب حاجی مولوی
شیخ محمد اعجاز حسن صاحب قبلہ بدایونی دام معالیہ

باہتمام احقر الزمن سید نور الحسن مالکِ مطبع

درِ مطبعِ نور المطابع لکھنؤ طبع گردید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد و ثنا خاص ہے اُس معبود برحق خالق مطلق کے لیے جو بڑے بڑے آسمانون اور لمبی چوڑی زمینون۔ روشن سورج۔ چمکتے چاند جگمگاتے تارون۔ اونچے اونچے پہاڑون۔ گہرے دریاؤن۔ ہرے بھرے باغون۔ آباد بستیون اور چٹیل میدانون کا وارث اور مالک ہی۔ جسنے اپنی مخلوق مین سے انسان کو آدمیت اور انسانیت کا لباس پہنا کے اور تاج شرافت اُسکے سر پر رکھکے دیگر حیوانون پر اُسکو بزرگی بخشی اور اُسکو فرائض و احکام سکھانے کے لیے ایک لاکھ سے زیادہ انبیا بھیجے اور ہر نبی کے واسطے وصی مقرر فرمائے۔

اُسی نے جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ کو باعث موجودات افضل مخلوقات قرار دیکر تمام رسولون کا پیشوا۔ سارے نبیون کا مقتدا بنایا اور قاب قوسین او ادنیٰ (دو کمان کا فاصلہ بلکہ کمتر (حجاب قدرت سے رہگیا)) کی منزلت پر فائز کرکے رحمۃ

لِلعٰلَمِینَ اور خاتَمُ النَّبِیِّینَ کا لقب عطا فرمایا اور لَعَمرُكَ ارشاد کرکے
(تمہاری جان کی قسم)
اُن حضرت کو اپنا محبوب بنایا اور ایسا وصی عنایت کیا جسکی شان
مین زبان وحی ترجمان سے اَنَا وَعَلِیٌّ مِن نُورٍ وَاحِدٍ اور اَنَا مَدِینَةُ
(مین اور علیؑ ایک نور سے ہون) (مین شہر علم)
العِلمِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا اور مَن کُنتُ مَولَاهُ فَعَلِیٌّ مَولَاهُ ارشاد ہو
(ہون علیؑ اُسکا دروازہ ہین) (جس کا مین حاکم ہون علیؑ اُس کے حاکم ہین)
خدا کا درود و سلام ہو اُن حضرت پر اور اُنکی ذرّیت پر جو تعداد مین تیرہ
ہین۔ انمین بارہ تو رسول اللہؐ کے خلیفہ اور امت کے امام بندون پر
خدا کی حجت ہین اور ایک رسولؐ کی پارۂ جگر نور نظر صدیقہ طیبہ طاہرہ
معصومہ مظلومہ۔ یعنی حضرت فاطمہ زہرا ہین جو پہلے امام حضرت علی
ابن ابیطالب صلواۃ اللہ علیہ کی زوجہ اور دو اماموں یعنی حسن اور حسین
علیہما السلام کی مان اور نو اماموں کی دادی ہین۔ افسوس رسول خدا کی
بیٹی اپنے باپ کی وراثت سے محروم رکھی گئی۔

اے برادران ایمانی بندۂ عاصی عاجز حاجی زائر شیخ محمد اعجاز حسن
بدایونی خلف جناب مولانا حاجی زائر مولوی شیخ جعفر حسن صاحب مرحوم
ومغفور آپکی خدمت مین عرض کرتا ہے۔ اِس رسالہ کو جناب مستطاب
مولائی و استاذی حضرت نجم العلما مجتہد العصر والزمن جناب مولانا السید نجم الحسن
صاحب قبلہ مدظلہ نے جنکی کفش برداری پر بندہ کو فخر ہے اول سے
آخر تک ملاحظہ کرکے میری محنت کا صلہ عطا فرمایا اور اِس رسالہ کا نام

ایضاح الفرائض تجویز کیا ہے۔
انشاء اللہ یہ رسالہ مومنین کو عام طور سے اور طلاب علوم دینیہ کو خاص طور سے فائدہ دیگا مگر توجہ شرط ہے۔ مین خدا سے دعا کرتا ہون کہ مومنین کو اور اُنکے طفیل مین مجھکو اعمال خیر کی توفیق عطا کرکے اُولٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ کا مصداق بنائے اور میرے اساتذہ کو خصوصاً جناب موصوف مدظلہ اور جناب مولانا مولوی مظفر علیخان صاحب قبلہ کو صحیح و سالم رکھے۔ اِن دونون بزرگوارون کے میری گردن پر بے حد حقوق ہین۔ خدا پر میرا بھروسا ہے وہی میرا مددگار ہے۔

موجبات ارث یعنی جن وجوہ سے ایک شخص دوسرے کی میراث پانے کا مستحق ہوتا ہے وہ دو ہین اول نسب اور دوسرے سبب۔

نسب کے معنی نسب سے مراد وہ رشتہ ہی جو بواسطۂ ولادت شرعی دو شخصون مین ثابت ہوتا ہے۔

سبب کے معنی سبب سے مراد وہ تعلق ہے جو نکاح یا ولاء کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے جسکی تفصیل آگے آئے گی۔

وارثان نسبی نسب کی وجہ سے ورثہ پانے والون کے تین طبقے

ہین - پہلے طبقہ مین میّت کے مان - باپ - اولاد ہے - دوسرے طبقہ مین میت کے دادا - دادی - نانا - نانی - بھائی - بہن خواہ پدری ہون یا مادری یا حقیقی ہون اور بھائی بہنون کی اولاد ہے -

اگر کسی شخص کی دو بیبیان ہون اور دونون سے اولاد ہو تو یہ اولاد آپسمین پدری بھائی بہن کہلائے گی اور انکو علّاتی بھی کہتے ہین -

اگر کسی عورت کے دو شوہرون سے اولاد ہو تو یہ آپسمین مادری بھائی بہن ہونگے اور یہ اخیافی بھی کہلاتے ہین -

اگر مان بھی ایک ہو اور باپ بھی ایک تو یہ اپسمین حقیقی بھائی بہن ہونگے اور یہ عینی بھی کہلاتے ہین -

تیسرے طبقہ مین میّت کے چچا پھوپھی ہین خواہ یہ دونون سگے ہون یا سوتیلے یا مادری ہون - اسی طرح میّت کے مامون خالہ بھی اسی طبقہ مین ہین خواہ وہ سگے ہون یا سوتیلے یا مادری ہون اور ان چارونکی اولاد بھی اسی طبقے مین ہے -

تنبیھ واضح ہو کہ پہلے طبقے کے وارثون کی موجودگی مین دوسرے اور تیسرے طبقے والون کو میراث نہ ملے گی اور دوسرے طبقے والون کے ہوتے ہوئے تیسرے طبقے والے میراث سے محروم رہینگے اور حقیقی بھائی بہن کی موجودگی مین سوتیلے بھائی بہن - اور حقیقی بھائی

بہن کی اولاد کے ہوتے سوتیلے بھائی بہن کی اولاد کچھ نہ پائے گی۔ البتہ عینی کے ساتھ مادری میراث پائے گا اور شوہر یا زوجہ ہر طبقہ کے وارثون کے ساتھ اپنے اپنے حصے کے موافق وارث ہونگے۔

صاحبان فروض

صاحب فرض وہ وارث ہیں جنکا حصۂ وراثت صاف طور سے قرآن مین مذکور ہے وہ دس ہین۔ مان۔ باپ۔ ایک بیٹی۔ دو یا زیادہ بیٹیان۔ ایک بہن عینی یا پدری۔ چند بہنین عینی یا پدری۔ مادری ایک بھائی یا ایک بہن۔ مادری چند بھائی یا چند بہنین۔ یا ایک بھائی اور ایک بہن یا چند بھائی بہن۔ شوہر۔ زوجہ

صاحبان قرابت

صاحب قرابت وہ شخص ہے جسکا حصۂ وراثت صاف طور سے قرآن مین مذکور نہین ہے بلکہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے آیۂ وراثت اُولُوا الاَرحَامِ بَعضُهُم اَولیٰ بِبَعضٍ فِی کِتَابِ اللهِ کی تفسیر مین ایک عام قاعدہ بیان فرما دیا ہے جس سے اُس شخص کا حصہ

ع پارہ ۱۰ رکوع ۶ سورۂ انفال کی آخری آیت۔ رشتہ دار حکم خدا کے بموجب ایک دوسرے کی وراثت کے زیادہ حقدار ہین۔

معلوم ہو جاتاہے۔ وہ قاعدہ یہ ہے کہ مرد کو عورت سے دونا ملے گا۔
اور ننہالی قرابت دار جیسے نانا۔ نانی۔ ماموں۔ خالہ۔ اور ان دونوں کی
اولاد یہ سب آپسمین برابر کا حصہ پائین گے۔

صاحبان قرابت یہ ہین۔ دادا۔ دادی۔ نانا۔ نانی۔ چچا۔ پھوپھی اور
اِن دونون کی اولاد۔ ماموں۔ خالہ اور اِن دونون کی اولاد۔ ایک بیٹا
یا کئی بیٹے تنہا ہون یا اُنکے ساتھ بیٹیان بھی ہون۔ ایک بھائی یا
چند بھائی عینی یا پدری خواہ صرف بھائی ہون یا بہنین بھی ہون اور
میّت کا باپ جبکہ میت نے اولاد نہ چھوڑی ہو۔

فروض کا بیان

قرآن شریف کی رو سے جتنا مال پانے کا وارث مستحق ہوتا ہے اُتنے
مال کو فرض کہتے ہین وہ چھ ہین۔ نصف۔ ثلث۔ ثلثین۔ ربع۔ سدس
ثمن۔

نصف یعنی میت کا آدھا ترکہ پانے کے تین شخص مستحق ہین۔
اول ایک بیٹی۔ دوسرے ایک بہن۔ تیسرے شوہر
جبکہ زوجہ اپنی اولاد یا اولاد کی اولاد نہ چھوڑے۔ اولاد کی موجودگی
مین شوہر کو آدھا ترکہ نہ ملے گا۔

ثُلُث

ایک تہائی مال پانے کے دو وارث حقدار ہین۔ اول میت کی مان جبکہ میت نے اپنی اولاد اور اولاد کی اولاد نہ چھوڑی ہو اور دو بھائی یا زیادہ یا چار بہنین یا تین بہنین اور ایک بھائی یا دو بہنین اور ایک بھائی نہ چھوڑا ہو ورنہ ان دونون صورتون مین مان کو تہائی مال نہ ملے گا۔ دوسرے میت کے مادری بھائی بہن جبکہ دو یا زیادہ ہون۔

ثُلُثَین

دو تہائی مال دو قسم کے وارث پائین گے۔ اول صرف بیٹیان جبکہ دو یا دو سے زیادہ ہون۔ دوسرے صرف بہنین دو یا زیادہ جبکہ عینی ہون یا پدری۔ اور اگر بیٹیون کے ساتھ بیٹا بھی ہو یا بہنون کے ساتھ بھائی بھی ہو تو اس صورت مین بیٹیون اور بہنون کو دو تہائی مال نہ ملے گا بلکہ بیٹے کو بیٹی سے اور بھائی کو بہن سے دونا دیا جائے گا۔

ربع

چوتھائی مال دو وارثون کا حصہ ہے۔ اول شوہر یعنی اگر کوئی عورت مرجائے اور وہ اپنی اولاد اور اولاد کی اولاد چھوڑے تو اُسکے شوہر کو چوتھائی مال ملے گا باقی اولاد کا حق ہے اگر مان باپ مین سے کوئی نہو۔ دوسرے زوجہ یعنی اگر شوہر مرجائے اور اُسکے اولاد نہو نہ اُس زوجہ کے شکم سے اور نہ دوسری زوجہ کے

پیٹ سے تو اِس صورت مین زوجہ کو چوتھائی مال دیا جائے گا باقی جو بچے گا اُسکا حکم آیندہ مذکور ہوگا۔

سُدس یعنی چھٹا حصّہ۔ یہ تین وارثون کا حق ہے۔ اول میّت کے مان یا باپ جبکہ میّت نے اپنی اولاد اور اولاد کی اولاد بھی چھوڑی ہو۔ دوسرے میّت کی مان کو اُس صورت مین بھی چھٹا حصہ ملے گا جبکہ میّت دو بھائی یا ایک بھائی اور دو بہنین یا چار بہنین یا زیادہ چھوڑے اور باپ بھی زندہ ہو۔ اگرچہ مان کی موجودگی مین بھائی ورثہ نپائینگے مگر مان کو چھٹے حصّے سے زیادہ نہ ملے گا۔ مان کا حق دیکر جو بچے گا وہ باپ کو دیدیا جائیگا تیسرے میت کا ایک بھائی مادری یا ایک بہن مادری۔

ثُمُن یعنی آٹھوان حصّہ۔ یہ سہم زوجہ کا ہے جبکہ میت اپنی اولاد یا اولاد کی اولاد چھوڑے خواہ وہ اولاد موجودہ زوجہ کے پیٹ سے پیدا ہوئی ہو یا کسی دوسری بیوی سے ہو۔ اگر کوئی شخص اولاد کے ساتھ چند بیبیان چھوڑے تو یہ سبکی سب آٹھوین حصّہ مین برابر کی شریک ہونگی۔

اجتماع سہام کی صورتین

تیرہ صورتون مین ایک سہم دوسرے کے ساتھ جمع ہوسکتا ہے۔

پہلی صورت نصف نصف۔ مثلاً کوئی عورت مرجائے اور دو وارث چھوڑے شوہر اور ایک بہن عینی یا پدری تو اس صورت مین آدھا آدھا مال دونون کو دیدیا جائے گا۔

دوسری صورت نصف اور ربع اسکی دو مثالین ہین۔ پہلی مثال عورت مرجائے شوہر اور ایک بیٹی چھوڑے تو چوتھائی مال شوہر کا حق ہی اور آدھا مال بیٹی کا حصّہ ہی۔ ایک چوتھائی جو بچا وہ بھی بیٹی کو دیدیا جائیگا۔ دوسری مثال۔ کوئی شخص مرے زوجہ اور ایک بہن عینی یا پدری چھوڑے اس مثال مین چونکہ میّت کے اولاد نہین ہے لہذا زوجہ کو چوتھائی ملے گا اور آدھا ترکہ بہن پائے گی باقی بچا ایک چوتھائی وہ بھی بہن کو بطور رد دیدیا جائیگا۔ رد کا قاعدہ آیندہ معلوم ہوگا۔

تیسری صورت نصف اور ثمن۔ اسکی مثال زوجہ اور ایک بیٹی ہے زوجہ کو آٹھوان حصّہ اور بیٹی کو آدھا ترکہ دیا جائیگا باقی بچے تین آٹھوین حصّے وہ بھی بیٹی کو ملین گے۔

چوتھی صورت نصف اور ثلث۔ اسکی مثال میّت کا شوہر اور مان ہے جبکہ مان کا کوئی حاجب (تہائی پانے سے روکنے والا) نہو۔ حاجب کا تفصیلی بیان آگے آئیگا۔ پس صورت مذکورہ مین آدھا مال شوہر کو اور ایک تہائی مان کو ملے گا باقی رہا ایک چھٹا حصّہ وہ بھی مان کو بطور

رد دیا جائے گا۔

پانچوین صورت نصف اور سُدُس ہے۔ اِسکی مثال مان اور ایک بیٹی ہی۔ چھٹا حصہ مان پائے گی اور آدھا ترکہ بیٹی کو ملے گا۔ دو چھٹے حصے باقی رہے اُسکے چار حصے کیے جائین گے اُنمین سے ایک حصہ مان کو اور تین حصے بیٹی کو بطور رد ملین گے۔

چھٹی صورت ربع اور ثلثین ہے۔ اِسکی مثال زوجہ اور دو یا زیادہ بہنین ہین۔ اِس صورت مین پورا چوتھائی ترکہ زوجہ پائے گی اور دو تہائی مال مین بہنین بحصۂ برابر شریک ہونگی۔ بارھوان حصہ جو باقی رہا وہ صرف بہنون کو ملے گا۔

مثلاً زید مر گیا اُسنے بارہ روپیہ چھوڑے۔ اِس رقم مین سے دو تہائی یعنی آٹھ روپیہ دونون بہنون کو اور چوتھائی یعنی تین روپیہ زوجہ کو۔ ایکروپیہ باقی بچا اُسمین سے آٹھ آٹھ آنہ بہنون کو دیدو پس بارہ روپیہ مین سے نو روپیہ دونون بہنون کو فی بہن ساڑھے چار روپیہ اور تین روپیہ زوجہ کو ملے۔

ساتوین صورت ربع اور ثلث ہی۔ اِسکی مثال میت کی مان اور زوجہ ہے مگر شرط یہ ہے کہ میت کے بھائی اور اولاد نہو پس تہائی مال مان کو اور چوتھائی زوجہ کو دیا جائیگا باقی جو بچے گا وہ صرف مان کو ملے گا۔ مثلاً

فرض کرو میت نے چوبیس ۲۴ روپیہ چھوڑے اسمین سے تہائی آٹھ ۸ روپیہ مان کو اور چوتھائی چھ ۶ روپیہ زوجہ کو دیدو۔ دس ۱۰ روپیہ باقی رہے وہ صرف مان کو دو۔ پس چوبیس مین سے چھ روپیہ زوجہ کو اور اٹھارہ روپیہ مان کو ملے۔

آٹھوین ۸ صورت ربع اور سُدس ہی۔ اسکی مثال زوجہ اور مادری بھائی ہی۔ چوتھائی مال زوجہ کو اور چھٹا حصہ مادری بھائی کو دیا جائے گا باقی جو بچے گا وہ صرف مادری بھائی کو ملے گا۔ مثلاً فرض کرو میت نے اڑتالیس ۴۸ روپیہ چھوڑے اسمین سے چوتھائی یعنی بارہ روپیہ زوجہ کو اور چھٹا حصہ آٹھ ۸ روپیہ مادری بھائی کو۔ باقی رہے اٹھائیس ۲۸ روپیہ وہ بھی مادری بھائی کو دیدو پس اڑتالیس ۴۸ روپیہ مین سے بارہ ۱۲ روپیہ زوجہ کو اور چھتیس ۳۶ روپیہ بھائی کو ملے۔

نوین ۹ صورت ثمن اور ثلثان ہے۔ اسکی مثال زوجہ اور دو بیٹیاں ہین اس صورت مین زوجہ کو آٹھوان حصہ اور دونون لڑکیون کو مال کا دو تہائی ملے گا باقی جو بچے گا وہ لڑکیون پر رد کردیا جائے گا۔ مثلاً فرض کرو میت نے اڑتالیس ۴۸ روپیہ چھوڑے اسمین سے آٹھوان حصہ چھ ۶ روپیہ زوجہ کو اور بتیس ۳۲ روپیہ دونون بیٹیون کو۔ دس ۱۰ روپیہ باقی رہے وہ بھی لڑکیون کو دیدو۔ پس اڑتالیس ۴۸ روپیہ مین سے زوجہ کو چھ ۶ روپیہ اور

بیالیس روپیہ دونون لڑکیون کو فی لڑکی اکیس روپیہ ملے۔

دسوین صورت ثمن اور سدس ہے۔ اسکی مثال زوجہ اور مان یا باپ ہے جبکہ میت کا بیٹا بھی موجود ہو پس زوجہ کو ترکہ کا آٹھوان حصہ اور مان یا باپ کو چھٹا حصہ ملے گا باقی مال میت کے بیٹے کو دیدیا جائیگا۔

گیارہوین صورت ثلثان اور ثلث ہی۔ اسکی مثال دو بہنین عینی یا پدری اور دو بھائی مادری۔ اس صورت مین مال کے تین حصے کیے جائین گے دو حصے عینی یا پدری بہنون کو ایک حصہ مادری بھائیون کو دیا جائیگا مثلاً فرض کرو میت نے تیس روپیہ چھوڑے اسمین سے دو تہائی بیس روپیہ بہنون کو فی بہن دس دس روپیہ اور تیس کا تہائی دس دو بھائیون کو فی بھائی پانچ پانچ روپیہ ملین گے۔

بارہوین صورت ثلثان اور سُدس۔ اسکی مثال دو بیٹیان اور باپ ہے اس صورت مین دو تہائی مال بیٹیون کو اور چھٹا حصہ باپ کو ملے گا باقی جو بچے گا وہ ردّ کے قاعدہ سے سب پر تقسیم کیا جاے گا۔

تیرہوین صورت سُدس سُدس ہی۔ اسکی مثال مان باپ اور بیٹا ہے۔ پس چھٹا حصہ مان کو اور چھٹا حصہ باپ کو اور باقی مال بیٹے کو ملے گا

سہام کے جمع نہونے کی صورتین

آٹھ صورتین ایسی ہین جنمین ایک ہم دوسرے کے ساتھ جمع نہین ہو سکتا۔
پہلی صورت ربع ربع ہے یعنی کسی میت کے دو وارث ایسے نہین ہو سکتے
جو چوتھائی چوتھائی مال پانے کے مستحق ہون اسلیے کہ چوتھائی مال کا
حقدار یا شوہر ہے جبکہ میت کے اولاد ہو یا زوجہ ہے جبکہ میت اولاد
نہ چھوڑے اور یہ ممکن نہین کہ میت اپنا شوہر بھی چھوڑے اور زوجہ بھی اور
میت کی اولاد ہو بھی اور نہ بھی ہو۔
دوسری صورت ربع اور ثمن ہے یعنی کسی میت کے ایسے دو وارث نہین
ہو سکتے کہ ایک اُنمین سے چوتھائی ترکہ پانے کا حقدار ہو اور دوسرا آٹھوان
حصّہ پائے اسلیے کہ چوتھائی مال زوجہ اُس صورت مین پائے گی کہ میت
کے اولاد نہ ہو اور آٹھوان حصہ اُسوقت لیگی کہ میت اولاد چھوڑے۔
تیسری صورت ثمن اور ثلث ہی یعنی ایسے دو وارث ممکن نہین کہ
ایک آٹھوان حصہ پائے اور دوسرا تہائی ترکے کا وارث بنے اسلیے
کہ آٹھوین حصّے کی حقدار زوجہ ہے جبکہ میت نے اولاد چھوڑی ہو اور
تہائی مال مان کا حق ہے جبکہ میّت کے اولاد نہو۔ پس اولاد کی موجودگی
مین زوجہ کو ثمن (آٹھوان حصّہ) دیا جائے گا تو مان تہائی مال نہ پائیگی
بلکہ اُسے چھٹا حصہ ملے گا اور اولاد نہ ہونے کی صورت مین مان تہائی
مال پائے گی تو اُسوقت زوجہ کو آٹھوان حصّہ نہ دیا جائیگا۔ بلکہ وہ

چوتھائی ترکہ پائے گی پس ثلث اور ثمن کیونکر جمع ہونگے۔

چوتھی صورت ثلثان اور ثلثان ہے یعنی ایسے دو وارث کہ اُنمین سے ہر ایک دو تہائی مال پانے کا استحقاق رکھتا ہو ممکن نہین ہو سکتے اسلیے کہ دو تہائی مال بیٹیون کا حق ہے یا عینی یا پدری بہنون کا حصّہ ہے اور بیٹیان اور بہنین وراثت مین جمع ہو نہین سکتین کیونکہ بیٹیون کے ہوتے بہنین وراثت سے محروم رہینگی۔ علاوہ اِسکے ایک مال مین چار ثلث (چار تہائی حصے) نکل بھی نہین سکتے۔

پانچوین صورت ثلث اور ثلث ہو یعنی ایسی مثال ممکن نہین کہ جسمین دو وارث ایسے ہون کہ ہر ایک کو تہائی تہائی مال دیا جائے اسلیے کہ تہائی حصہ یا مان کا حق ہے یا مادری بھائی بہن کا جبکہ دو یا دو سے زیادہ ہون مگر مان کی موجودگی مین بھائیون کو میراث نہ دی جائے گی۔

چھٹی صورت ثلث اور سُدس ہے یعنی ایسے دو وارث کہ ایک کا تہائی مال حصہ ہو اور دوسرے کا چھٹا حصّہ ممکن نہین کیونکہ تہائی ترکے کی وارث مان ہوتی ہے جبکہ میت کے اولاد نہ ہو اور چھٹے حصے کی بھی وارث مان ہی ہے جبکہ میت کی اولاد ہو۔ پس جس صورت مین مان کو چھٹا حصّہ ملے گا تو تہائی ترکے کا حقدار کون ہوگا۔ اور اگر اولاد نہونے کی حالت مین مان کو تہائی مال دیا جائے گا تو چھٹا حصّہ کون لے گا۔

پس یہ دونون سہم جمع نہ ہونگے۔ دوسرا وارث جو چھٹے حصّے کا مستحق ہو وہ میت کا مادری بھائی ہے مگر وہ مان کے ساتھ وارث نہین ہو سکتا اِسلیے کہ مان پہلے طبقہ کی وارث ہو اور بھائی دوسرے طبقہ کا وارث ہو۔

ساتوین صورت ثُمن اور ثُمن ہے یعنی ایسے دو وارث کہ ہر ایک پورا آٹھوان حصّہ پائے ممکن نہین اِسلیے کہ اولاد کی موجودگی مین آٹھوین حصے کی مستحق زوجہ ہے پس میت کی جتنی بیبیان ہونگی وہ سب کی سب مال کے آٹھوین حصّے مین شریک ہونگی نہ یہ کہ ہر ایک کو آٹھوان آٹھوان حصّہ دیا جائے گا پس دو آٹھوین حصّے کے حقدار کیونکر ممکن ہونگے؟

آٹھوین صورت نصف اور دو ثلث ہو یعنی ایسی تقسیم جسمین آدھا مال ایک وارث کو ملے اور پورے دو تہائی دوسرے کو ملین ممکن ہی نہین اِسلیے کہ ایک مال مین دو ثلث اور ایک نصف نکل ہی نہین سکتے لہٰذا اِن دونون مین سے ایک کا حصّہ کم کر دیا جائے گا۔ رہی یہ بات کہ کمی کس حصے مین ہوگی اسکا بیان آگے آئیگا۔

سہام کے جمع نہ ہونے کی جو صورتین بیان ہوئین وہ فرض (یعنی اُن احکام) کی بنا پر تھین (جو قرآن مین صاف طور سے مذکور ہین) پس اگر بطور قرابت میراث تقسیم کیجائے تو اکثر ممنوع صورتین ممکن ہو جائینگی مثلاً ایک بیٹا اور دو بیٹیان وارث ہون تو ربع ربع کے ساتھ جمع ہو جائیگا

اسلیے کہ اس صورت مین آدھا مال بیٹے کو اور چوتھائی چوتھائی مال دو بیٹیون کو ملے گا۔

اور اگر دو بیٹے اور چار بیٹیان وارث ہون تو ربع ثمن کے ساتھ اور ثمن ثمن کے ساتھ جمع ہو جایئگا۔ اِسلیے کہ اِس صورت مین مال کے آٹھ حصّے کیے جائین گے ہر لڑکے کو دو حصّے یعنی چوتھائی چوتھائی ترکہ اور ہر بیٹی کو ایک حصّہ یعنی مال کا ثمن ملے گا پس ربع ثمن اور ثمن ثمن کے ساتھ جمع ہو گئے۔ مگر یہ تقسیم بنابر فرض کے نہین ہے۔

موانع ارث

میراث سے محروم رکھنے والی گیارہ چیزین ہین۔ کفر[1]۔ قتل[2]۔ بندہ ہونا[3]۔ لعان[4] زنا[5]۔ غیبت مورث[6]۔ قرض[7]۔ حمل[8]۔ وصیّت[9]۔ عقد مریض[10]۔ حبوہ[11]۔

پہلا مانع کفر یعنی اگر مسلمان مرجائے تو اُسکا وارث کوئی کافر نہین ہو سکتا اگر پہلے طبقے والے کافر ہون اور دوسرے یا تیسرے طبقے والے مسلمان ہون تو اس صورت مین پہلے طبقے والے میراث سے محروم رہینگے اگر کوئی شخص دو بیٹے چھوڑے ایک کافر دوسرا مسلمان تو کُل مال مسلمان کو دیا جائیگا اگر کوئی شخص چند وارث چھوڑے ایک اُنمین کافر ہو پس اگر ترکہ تقسیم ہونے سے پہلے وہ کافر اسلام قبول کر لے تو وہ بھی میراث پائیگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ یہ سب وارث

ایک ہی طبقے کے ہون - اور اگر یہ نو مسلم پہلے طبقے کا ہے اور لوگ دوسرے یا تیسرے طبقے کے ہون تو اِس صورت مین صرف نو مسلم وارث ہوگا - اور اگر وہ نو مسلم بعد والے طبقے کا ہے تو اُسے میراث نہ ملے گی -

اور اگر ترکہ تقسیم ہونے کے بعد وہ کافر اسلام لائے تو ورثہ نپائے گا چاہے کسی طبقہ کا ہو - ہان اگر ایسی صورت ہو کہ کافر کے سوا میّت نے صرف ایک ہی وارث چھوڑا ہو تو اُسوقت تقسیم کی ضرورت ہی نہ پڑے گی پس اس صورت مین کافر کا استحقاق ہو ہی نہین سکتا اگرچہ وہ مسلمان بھی ہو جائے اسلیے کہ مورث کے مرتے ہی کُل ترکہ مسلمان وارث کی ملکیت مین آجائے گا -

دوسرا مانع قتل

اگر کوئی شخص اپنے عزیز کو جان بوجھ کے ناحق مار ڈالے تو مار ڈالنے والا مقتول کا وارث نہو گا - البتہ اگر قصاص یا شرعی حد مین قتل کیا ہے تو قاتل ورثہ پائے گا - اور اگر نادانستہ قتل کیا ہے توبھی وارث ہو گا - مگر یہ میراث مقتول کے ترکے سے متعلق ہو گی - رہی دیت (جو قاتل کو مقتول کے عوض مین اور وارثون کو دینی پڑے گی) اُسکے بارے مین وارثون سے مصالحہ احوط ہے یعنی اگر دوسرے وارث رضامند ہو جائین تو دیت مین سے بھی قاتل کو بقدر اُسکے سہم کے حصّہ ملے گا -

مثلاً زید اپنے باپ عمر کو ناحق قتل کر دے تو زید کا بیٹا عمر کا وارث ہو جائے گا مگر شرط یہ ہے کہ عمر کے کوئی اور اولاد نہو ورنہ دادا کا ورثہ پوتے کو نہ ملے گا -

اگر مقتول کے دو بیٹے ہون ایک قاتل دوسرا کافر تو اِن دونون کو میراث نہ ملیگی۔ پس اگر اِن دونون کے سوا کوئی اور شخص مقتول کا وارث موجود ہو تو کُل مال اُسی کو دیدیا جائے گا۔ اور اگر کوئی وارث نہو تو اِس صورت مین مقتول کا سارا مال امام علیہ السلام پائین گے اور قاتل سے قصاص یا خونبہا لینے کا اُن جناب کو اختیار ہو گا مگر خون مقتول معاف نہین کر سکتے۔

جو مال قاتل سے خون مقتول کے عوض مین ملے گا وہ مقتول ہی کا مال سمجھا جائے گا لہذا مقتول کے ذمہ کا قرض اور اُسکی وصیت اس مال سے ادا کی جا سکتی ہے۔ اور اگر مقتول کے ذمہ قرض نہو یا کچھ اور مال بھی چھوڑے جس سے اُسکا قرضہ ادا کیا جائے تو ان دونون صورتون مین مال دیت یعنی خون بہا وارثان مقتول پر حصہ رسد بانٹ دیا جائے گا مگر مادری رشتہ دار جیسے نانا نانی۔ مادری بھائی بہن۔ مامون۔ خالہ اور اُنکی اولاد دیت سے محروم رہینگے۔ شوہر یا زوجہ اپنا اپنا حصہ دیت سے لین گے مگر قصاص لینے کا اُنکو حق نہین ہے

تیسرا مانع بندہ ہونا غلام اور کنیز نہ تو خود کسی کے وارث ہو سکتے ہین اور نہ اُن دونون کا ترکہ کسی کو دیا جائے گا۔ اِسلیے کہ غلام و کنیز کا مال حقیقت مین آقا کا مال ہے۔

اگر کسی میّت نے دو وارث چھوڑے ایک غلام دوسرا آزاد تو آزاد وارث کو میراث ملے گی اگرچہ دوسرے یا تیسرے طبقے کا ہو۔

اور اگر چند وارث ہون اُن مین ایک شخص کسی کا غلام ہو تو اگر تقسیم ترکہ سے پہلے وہ غلام آزاد ہو جائے تو وراثت مین اورون کا شریک ہو جائے گا۔ اور اگر اُنھین کے طبقے سے ہے اور اگر بعد والے طبقے کا ہے تو محروم رہے گا۔ اور اگر اور وارثون سے یہ مقدم طبقے کا ہے تو صرف اِسی کو میراث ملے گی۔ اور اگر تقسیم کے بعد آزاد ہو تو وارث نہوگا۔

اگر وارثون مین ایک وارث ایسا ہو کہ اسکا کچھ حصّہ کسی کی ملکیت مین ہو اور کچھ آزاد ہو تو بقدر اپنی آزادی کے میراث پائے گا۔

اور اگر سوائے غلام کے کوئی اور وارث نہو تو اس صورت مین امام علیہ السلام یا اُنکے نائب اُس غلام کو ترکۂ میت سے خرید کر کے آزاد کر دینگے اور اُسکی قیمت دینے کے بعد جتنا مال بچ رہے گا وہ اُسے دیدین گے۔ اور اگر میّت کا مال غلام کی قیمت سے کم ہو کہ اُسکی قیمت کو کافی نہ ہو سکے تو اِس صورت مین وہ خریدا نہ کیا جائے گا اور ترکۂ میّت امام علیہ السلام کا حق ہو جائے گا۔

ام ولد وارث نہو گی۔ (ام ولد وہ کنیز ہے جو اپنے آقا کے تصرف مین رہی ہو اور اُسکے شکم سے آقا کا کوئی بچّہ پیدا ہو گیا ہو ایسی کنیز کو بیچنا منع ہے) لیکن وہ اپنے کسی مورث کی وارث نہ ہو گی خواہ وہ مورث آقا کے علاوہ کوئی اور شخص ہو یا خود آقا بسبب کسی قرابت یا رشتے کے مورث ہو۔

غلام مُدبّر وہ غلام ہے جسکی بابت آقا نے وصیّت کی ہو کہ یہ غلام میرے مرنیکے

بعد آزاد ہے۔ چونکہ وصیت تہائی مال مین جاری ہوتی ہے لہذا اگر اُس غلام کی قیمت تہائی مال سے زیادہ نہین ہے اور وہ آقا کے رشتہ دارون مین بھی ہو اور آقا مر جائے تو وہ غلام آزاد ہو کر ترکۂ آقا کا مستحق ہو جائے گا اگر صرف یہی ایک وارث ہو۔ اور اگر اور بھی وارث ہون تو یہ وراثت مین اورون کا شریک ہو جائیگا بشرطیکہ سب ایک ہی طبقے کے ہون اور اگر مُدبّر بعد والے طبقے کا ہو تو ورثہ نہ پائے گا اور اگر دوسرے وارثون سے مقدم طبقے کا ہو تو صرف یہی وارث قرار دیا جائے گا۔

اور اگر اُس غلام کی قیمت تہائی مال سے زیادہ ہو تو نہ تو آزاد ہوگا اور نہ میراث پائیگا مکاتب مِشروط اور مکاتب مِطلق جسنے زر کتابت کچھ بھی ادا نہ کیا ہو یہ دونون اگر اپنے آقا کے نسبی قرابت دار ہون تو وارث نہ ہونگے۔

مکاتب مِشروط وہ غلام ہے جسکے آقا نے یہ کہا ہو کہ اگر تو اتنی مدت مین اتنا روپیہ مجھے کما کے دیدے گا تو آزاد ہو جائے گا اور اگر کچھ بھی باقی رہجائے گا تو بالکل آزاد نہو گا۔

مکاتب مِشروط کا حکم یہ ہے کہ جو مال آقا نے اُسپر لازم کر دیا ہے اگر وہ مدت معینہ کے اندر ادا نہ ہو گا یا کچھ بھی باقی رہجائے گا تو اُس غلام کو آزادی حاصل نہو گی لہذا وہ وراثت سے بھی محروم رہے گا۔

مکاتب مِطلق وہ ہے جس سے آقا نے یہ کہا ہو کہ اتنی مدت کے اندر اتنا روپیہ

تو مجھے دیدے تو آزاد ہے۔ مکاتب مطلق کا حکم یہ ہے کہ وہ جتنا روپیہ دیتا رہیگا اُتنا ہی آزاد ہوتا رہیگا۔ پس اگر مدت معیّنہ کے اندر کُل روپیہ اُسنے دیدیا تو پورا آزاد ہو جائے گا اور اگر کچھ باقی رہگیا تو اُسی حساب سے وہ اپنے آقا کی ملکیت مین رہے گا۔

جو مکاتب مطلق جتنا آزاد ہو تو بقدر اپنی آزادی کے آقا کے ترکے سے حصّہ لیگا اور اگر کچھ بھی ندے گا تو وارث نہوگا۔

چوتھا مانع لعان یعنی شوہر و زوجہ حاکم شرع کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کرین۔ بچّون کے متعلق شوہر کہے کہ یہ میرے نطفے سے نہین ہین اور عورت اُسی کے نطفے سے بتائے۔ پھر دونون ایک دوسرے پر لعنت کرین۔ پس لعان کے بعد بچّون کا نسب مرد سے جُدا ہو جاے گا۔ اور اگر زوجہ مر جائے تو شوہر اُسکا وارث نہوگا اور اگر شوہر مر جاے تو زوجہ میراث نہ پائے گی۔ اِسی طرح وہ بچّے بھی اُس شخص کے وارث نہ ہونگے اور نہ وہ شخص اُن بچّون کا وارث ہوگا اور نہ اِس شخص کے قرابت دارون کا اُن بچّون کے ترکے مین کوئی حق ہے البتہ ماں اور اُسکے رشتہ دارون سے بچون کا سلسلۂ وراثت قطع نہوگا۔

اگر لعان کے بعد وہ شخص اِن بچون کا اپنے نطفے سے ہونے کا حاکم شرع کے سامنے اقرار کرلے تو وہ بچے اِس شخص کے نسب مین داخل ہو جائینگے اور اُنکی

میراث بھی پائینگے مگر وہ شخص اُن بچون کا وارث تب بھی نہ ہوگا۔

پانچوان مانع زنا زنا زادہ نہ زانی کا وارث ہوگا اور نہ زانی اور اُسکے اقربا زنا زادے کی میراث پائین گے۔

چھٹا مانع مورث کا غائب ہوجانا اگر کوئی شخص غائب اور لاپتا ہوجائے معلوم نہو کہ زندہ ہی یا مرگیا تو اِس صورت مین اُسکا مال اُسکے عزیزون پر تقسیم نہ کیا جائے گا مگر جبکہ شرعی طور سے اُسکی موت ثابت ہوجائے یا اُسکو غائب ہوئے اتنا زمانہ گذر گیا ہو کہ اتنی مدت مین اُسکا ہمسن بحسب عادت (معمولاً) زندہ نہ رہ سکتا ہو تو اُسکا مال اُسکے وارثون پر تقسیم کردیا جائے گا۔

ساتوان مانع قرض یعنی اگر کوئی شخص قرضدار مرے تو جسقدر قرضہ ہے اُتنے مال مین میراث جاری نہ ہوگی۔ اول اُسکا قرض ادا کیا جائے گا جو باقی بچے گا وہ حصہ رسد وارثون کو ملے گا۔ اور اگر مال صرف اُتنا ہی ہو کہ مورث کا قرض ادا ہوسکے تو اس صورت مین ترکہ میت وارثون پر تقسیم نہو گا بلکہ قرضہ ادا کیا جائے گا۔

اگر کسی شخص پر حج بیت اللہ واجب ہو اور وہ بغیر حج کیے مرجائے تو وارثون پر واجب ہی کہ اُسکے مال سے اول اُسکا حج ادا کرین یا کسی کو نائب بنا کے مکہ معظمہ بھیجین کہ وہ بہ نیابت حج بجالائے پھر جو مال بچ رہے وہ میراث مین

حصّون کے موافق بانٹ لین۔ حج کا ادا کرنا تقسیم میراث پر مقدم ہے۔

آٹھوان مانع حمل جو بچہ مان کے پیٹ مین ہو وہ اس شرط سے وارث ہوگا کہ زندہ پیدا ہو۔ اگر کوئی شخص مر جائے اور مثلاً تین اولادین چھوڑے ایک حمل مین ہو اور دو بچے پیدا ہو چکے ہون پس جو موجود ہین اُنکو حصہ رسد ترکہ دیدیا جائے گا اور جتنا دو لڑکون کو حصّہ ملتا اُتنا مال حمل کے لیے محفوظ رکھا جائیگا۔ اگر دو لڑکے زندہ پیدا ہون تو وہ دونون حصّے اُن دونون کو دیدیے جائینگے اور اگر صرف ایک لڑکا پیدا ہو تو ایک حصّہ وہ پائے گا باقی دوسرا حصّہ ان سب پر تقسیم ہوگا۔ اور اگر دو لڑکیان پیدا ہون تو ایک حصہ مین یہ دونون شریک ہونگی دوسرا حصہ موافق سہم ہر ایک کو دیا جائیگا۔ اور اگر صرف ایک لڑکی پیدا ہو تو ایک حصے مین سے آدھا اسکا حق ہوگا باقی ڈیڑھ حصّہ اس لڑکی سمیت سبکو ملے گا۔ اور اگر ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہو تو ایک حصہ لڑکے کو اور آدھا حصہ لڑکی کو ملے گا۔ آدھا حصّہ سب پر بٹے گا۔

نوان مانع وصیّت یعنی اگر کوئی شخص اپنے تہائی مال کے متعلق کچھ وصیت کرے تو اُسکا تہائی ترکہ وارثون پر تقسیم نہو گا بلکہ جس کام مین اُسنے صرف کرنے کی وصیّت کی ہے اُسی مین خرچ کیا جائے گا۔

دسوان مانع عقد مریض یعنی اگر کوئی شخص بیماری کی حالت مین نکاح کرے اور جماع کی نوبت نہ پہونچے کہ وہ بیمار اُسی مرض مین کہ

جسمین نکاح ہوا ہے مرجائے تو زوجہ اُسکی وارث نہوگی اور نہ مہر پائے گی۔

اور اگر مریض اُس بیماری سے اچھا ہو کے مرجائے یا کسی اور مرض مین مبتلا ہوکر مرے یا اپنی زوجہ سے جماع کرلے تو اِن تینون صورتون مین زوجہ وارث ہوگی اور مہر بھی پائے گی۔

گیارہوان مانع حَبوَہ

یعنی میّت کے کپڑے اور انگشتری تلوار اور قرآن شریف یہ سب چیزین سوائے بڑے بیٹے کے اور کسیکو میراث مین نہ دیجائینگی لیکن بڑے بیٹے پر لازم ہے کہ اپنے باپ کی نمازین جو مرض الموت مین قضا ہوئی ہون اور روزے جو اُسکے ذمہ باقی ہون خود بجالائے یا دوسرے سے ادا کرائے۔

شرائط حَبوَہ

جو چیزین مذکور ہوئین وہ بڑے بیٹے کو اِن تین شرطون سے ملین گی۔ پہلی شرط یہ ہے کہ جسکو یہ چیزین دیجائین وہ لڑکا ہو اور تمام اولاد سے بڑا ہو اور اگر بیٹی سب سے بڑی ہو تو وہ چیزین سب پر تقسیم کیجائین گی اور اگر دو بیٹے ایک ساتھ پیدا ہوئے ہون اور وہ دونون سب سے بڑے ہون تو حبوہ دونون کو ملیگا دوسری شرط یہ ہے کہ میّت نے اِن چیزون کے علاوہ کوئی اور چیز بھی چھوڑی ہو ورنہ اگر ترکۂ میّت صرف یہی چیزین ہین تو سب پر تقسیم ہونگی۔

تیسری شرط یہ ہے کہ میّت قرضدار نہو ورنہ اگر میّت پر اتنا قرض ہو کہ مذکورہ چیزین قرضے مین چلی جایئن تو بڑا بیٹا حبوہ نپاے گا۔

حجب اخوہ کا بیان

پانچ شرطون سے میت کے بھائی بہن میّت کی مان کو چھٹے حصے سے زیادہ پانے سے محروم کردینگے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ کم سے کم دو بھائی ہون یا ایک بھائی ہو اور دو بہنین یا چار بہنین۔ دوسری شرط یہ ہے کہ یہ بھائی بہن میّت کے حقیقی ہون یا پدری۔ اور اگر مادری ہون تو حاجب نہونگے۔ تیسری شرط یہ ہو کہ میت کا باپ موجود ہو۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ بھائی بہن کسیکے مملوک (غلام و کنیز) اور کافر یا میّت کے قاتل نہون۔ پانچوین شرط یہ ہے کہ یہ بھائی بہن پیدا ہو چکے ہون حالتِ حمل مین نہون۔

اِن پانچ شرطون مین سے اگر ایک شرط بھی کم ہوگی تو بھائی بہن کا ہونا میّت کی مان کو چھٹے حصّے سے زیادہ پانے کو مانع نہوگا۔

سہام کے مخرجون کا بیان

کم سے کم وہ عدد جس سے پورا سہم (حصّہ) نکل سکے کسر نہ پڑے اُس عدد کو سہم کا مخرج کہتے ہین مثلاً فرض کرو کہ تمکو نصف سہم کا مخرج معلوم کرنا مقصود ہے

توتم ایسا دیکھو جسمین برابر کے دو پورے نصف نکل سکین وہ عدد کم سے کم دو ہی۔
اسکا آدھا ایک ہی۔ پس معلوم ہوا کہ دو ایسا عدد ہے جسمین بغیر کسر کے دو نصف
نکل آئے لہذا نصف کا مخرج دو قرار پایا اگرچہ چار۔ آٹھ۔ دس وغیرہ مین بھی
دو نصف صحیح نکل سکتے ہین مگر وہ مخرج نہ کہلائین گے اسلیے کہ انسے چھوٹے
عدد مین یہ بات ممکن ہے مگر دو سے کم مین دو نصف صحیح نہین نکل سکتے لہذا
اسی کو نصف کا مخرج کہین گے۔

ثلث اور ثلثان معلوم کرنے کے لیے ایسا عدد دیکھو جس سے ایک تہائی
اور دو تہائیان بغیر کسر کے پیدا ہو سکین وہ چھوٹے سے چھوٹا عدد تین ہے
کیونکہ اس سے تہائی بھی نکل سکتی ہے جو ایک ہی اور دو تہائیان نکل سکتی ہین
جو دو ہین لہذا ثلث اور ثلثان کا مخرج تین ہوا۔

ربع کا مخرج دریافت کرنے کے لیے ایسا عدد نکالو جس سے بغیر کسر کے چوتھائی
برآمد ہو۔ وہ کم سے کم چار ہے پس ربع کا مخرج چار ہوا۔

سدس کا مخرج سمجھنے کے لیے ایسا عدد دیکھنا چاہیے جس سے چھٹا حصہ پورا
برآمد ہو جائے وہ کم سے کم چھ ہے پس سدس کا مخرج چھ ہوا۔

ثمن کا مخرج نکالنے کے لیے ایسا عدد تلاش کرو جس سے آٹھوان حصہ سالم
نکل آئے وہ آٹھ ہے پس ثمن کا مخرج آٹھ ہوا۔

سہام چھ ہوے۔ آدھا۔ تہائی۔ دو تہائی۔ چوتھائی۔ چھٹا حصہ۔ آٹھوان حصہ

اور مخرج انکے پانچ ہوئے۔ دو۔ تین۔ چار۔ چھ۔ آٹھ۔

نسبتونکا بیان

وارثون کا فریضہ یعنی ہر ایک کا حصّہ معلوم کرنے کے لیے نسبتون کا جاننا لازم ہے
نسبتین چار ہین۔ تماثل۔ تداخل۔ توافق۔ تباین۔ واضح ہو کہ دو وارثون کے
سہمون مین اور اگر اُنکے لیے کوئی سہم مقرر نہو تو اُنکے عددون مین نسبت دیکھی
جاتی ہے۔ یعنی وارث اگر صاحبان فروض ہین تو اُنکے سہمون مین اور اگر صاحبان
قرابت ہین تو اُنکے عددون مین نسبت دیکھی جائے گی۔

تماثل کا بیان

یعنی جبکہ دو سہم ایک دوسرے کے مثل اور مانند ہون تو اِن دونون مین
نسبت تماثل ہو گی اور یہ دونون سہم متماثلین کہلائین گے۔ مثلاً فرض کرو ہندہ
مرگئی اُسنے دو وارث چھوڑے۔ ایک شوہر اور ایک بہن۔ اِس صورت مین
ہندہ کا آدھا ترکہ شوہر لیگا اور آدھا مال بہن پائے گی اِسلیے کہ دونون کا حصہ
نصف ہے اور نصف نصف مشابہ ہین لہذا نصف نصف مین نسبت تماثل ہوئی۔

تداخل کا بیان

اگر دو عددون مین سے چھوٹے عدد پر بڑا عدد پورا تقسیم ہو جاے اور چھوٹا عدد بڑے عدد کے آدھے سے زیادہ نہو تو دونون عددون مین نسبت تداخل ہو گی اور یہ دونون عدد متداخلین کہلائینگے جیسے دو اور چار۔ دو اور چھ دو اور آٹھ۔ پس دو اور چار۔ دو اور چھ۔ دو اور آٹھ مین تداخل کی نسبت ہے اسلیے کہ چھوٹا عدد یعنی دو ایسا عدد ہے کہ چار اور چھ اور آٹھ اُسپر پورے تقسیم ہو جائینگے اور وہ ہر ایک کے نصف سے زیادہ بھی نہین ہے۔

مثلاً فرض کرو ہندہ مرگئی اُسنے شوہر اور ایک بیٹی چھوڑی یا ایک بیٹی اور مان چھوڑی۔ یا زید مرگیا اُسنے ایک بیٹی اور زوجہ چھوڑی۔ پہلی صورت مین شوہر کا حصہ چوتھائی ہے اسکا مخرج چار ہے اور بیٹی کا سہم نصف ہی اسکا مخرج دو ہی۔ دو اور چار مین نسبت تداخل ہے۔

دوسری مثال مین مان کا سہم چھٹا حصہ ہی اسکا مخرج چھ ہے اور بیٹی کا حصہ نصف ہی نصف کا مخرج دو ہے۔ دو اور چھ مین نسبت تداخل ہے۔

تیسری مثال مین زوجہ کا حق آٹھوان حصہ ہے اسکا مخرج آٹھ ہے اور بیٹی کا سہم آدھا ترکہ ہی اسکا مخرج دو ہی۔ دو اور آٹھ مین تداخل ہے۔

توافق کا بیان

جب دو عدد ایسے ہون کہ دونون مین کوئی ایک دوسرے پر تو تقسیم نہو سکے مگر

یہ دونون کسی تیسرے عدد پر تقسیم ہو جاتے ہون تو اِن دونون عددون مین نسبت توافق ہو گی اور یہ دونون عدد "متوافقین" کہلائین گے اور وہ تیسرا عدد جس جزو کا مخرج ہے اُسے "وفق" کہتے ہین اور اُس وفق کے موافق اُن دونون عددون مین سے جو حصّہ لیا جاے وہ جزو وفقی کہلائیگا۔

مثلاً چھ اور آٹھ دو عدد ہین۔ یہ دونون تیسرے عدد یعنی دو پر پورے تقسیم ہو جاتے ہین اور دو نصف کا مخرج ہے پس چھ اور آٹھ متوافقین ہوے۔ اور نسبت اِن دونون مین توافق ہوئی۔ اور نصف وفق ہوا۔ اور چھ کا نصف تین یا آٹھ کا نصف چار جزو وفقی ہوا اور کہا جائیگا کہ چھ اور آٹھ مین توافق بالنصف نسبت ہو۔

واضح ہو کہ اگر وہ دونون عدد کئی عددون پر برابر تقسیم ہو جاتے ہون تو جو سب سے بڑا عدد ہوگا اُسکا اعتبار کیا جائیگا۔ مثلاً آٹھ اور بارہ دو عدد ہین جو چار پر بھی تقسیم ہو جاتے ہین اور دو پر بھی۔ پس اِس صورت مین چار کا اعتبار کرین گے دو کا اعتبار نہ کرین گے اور ان دونون عددون مین توافق بالرُّبع سمجھا جاے گا نہ کہ توافق بالنصف۔

اور اگر وہ تیسرا عدد ثلث (تہائی) کا مخرج ہے تو اُس نسبت کا نام توافق بالثلث ہو گا۔ مثلاً فرض کرو زید مر گیا اُسنے تین حقیقی بھائی اور نو مادری بھائی چھوڑے زید کی جائداد مین سے چھ حصّے تین بھائیون کو ہر ایک کو دو دو حصّے ملین گے

اور مادری بھائیون کو نو حصّے دیے جائین گے فی بھائی ایک ایک حصّہ پس مثال مذکور مین حقیقی بھائیون کے سہام کا عدد چھ ہوا اور مادری بھائیون کے سہام کا عدد نو ہوا۔ چھ اور نو جس عدد پر پورے تقسیم ہو جاتے ہین وہ تین ہے اور چونکہ تین مخرج ثلث (تہائی) کا ہے اسوجہ سے چھ اور نو مین توافق بالثلث کی نسبت ہوئی۔

۳ اور اگر وہ تیسرا عدد مخرج ربع کا ہے تو اُن دونون مین توافق بالربع ہوگا جیسے آٹھ اور بارہ۔ اِن دونون کی تقسیم چار پر پوری طرح ہو جاتی ہے یا یون کہو چار ایسا عدد ہے کہ آٹھ اور بارہ دونون کو فنا کر دیتا ہے۔

۴ اور اگر وہ تیسرا عدد خُمس (پانچوان حصّہ) کا مخرج ہے تو ان دونون عددون مین توافق بالخمس ہوگا جیسے دس اور پچیس پانچ ایسا عدد ہے جو دس کو بھی فنا کر دیتا ہے اور پچیس کو بھی۔

۵ اور اگر وہ تیسرا عدد سُدس (چھٹے حصّہ) کا مخرج ہے تو اِن دونون مین توافق بالسُّدس نسبت ہوگی جیسے بارہ اور تیس۔ اِن دونون کو چھ پورا تقسیم کر دے گا

۶ اور اگر وہ تیسرا عدد سبع (ساتوین حصے) کا مخرج ہے تو اِن دونون عددون مین توافق بالسُّبع نسبت ہوگی جیسے چودہ اور اکیس ان دونونکو سات فنا کر دیتا ہو

۷ اور اگر وہ تیسرا عدد ثُمن (آٹھوین حصے) کا مخرج ہے تو ان دونون عددونمین توافق بالثمن ہوگا جیسے سولہ اور چوبیس۔ یہ دونون عدد آٹھ پر تقسیم ہو جائین گے

اور اگر وہ تیسرا عدد تُسع (نوین حصے) کا مخرج ہے تو اُن دونون عددون مین توافق بالتُسع کی نسبت ہوگی جیسے اٹھارہ ۱۸ اور ستائیس ۲۷ یہ دونون نو سے تقسیم ہوجائین گے۔

اور اگر وہ تیسرا عدد عُشر (دسوین حصے) کا مخرج ہے تو اُن دونون عددون مین توافق بالعشر ہوگا جیسے بیس ۲۰ اور تیس ۳۰ یہ دونون دس ۱۰ پر پورے تقسیم ہوجائین گے

اور اگر وہ تیسرا عدد دس ۱۰ سے زیادہ مثلاً گیارہ ۱۱ ہے تو اس نسبت کا نام توافق بجزءٍ من احد عشر جزءً یعنی گیارہوین جزء کا توافق ہوگا جیسے بائیس ۲۲ اور تینتیس ۳۳ یہ دونون گیارہ ۱۱ پر پورے تقسیم ہوجائین گے۔

یہ دس ۱۰ قسمین توافق کی مذکور ہوئین اور یہ سب قسمین توافق بالمعنی الاخص کہی جاتی ہین اور حقیقی توافق یہی ہے اور انمین ایک عدد ہمیشہ دوسرے عدد کے نصف سے زائد ہوتا ہے اور تیسرا عدد ان دونون مین چھوٹے عدد سے کم ہوتا ہے مگر اُسکے نصف سے زیادہ نہین ہوتا۔ اور کبھی تداخل کو توافق کیطرف راجع کرتے ہین اور ان دونون عددون مین جو چھوٹا عدد ہوتا ہے اُسکی مانند تیسرا عدد فرض کرکے کہتے ہین کہ یہ تیسرا عدد ان دونون عددون کو فنا کردے گا۔ مثلاً چار اور آٹھ کہ ان دونون مین درحقیقت تداخل کی نسبت ہے مگر ایک تیسرا عدد چار فرض کرتے ہین اور کہتے ہین کہ چار اور آٹھ مین توافق بالربع ہے اس توافق کو توافق بالمعنی الاعم کہتے ہین۔ اس قسم کے توافق سے فریضہ بنانے مین کام نہین لیا جاتا ہے البتہ جہان کہین فریضے مین انکسار ہوتا ہے تو اور مناسخہ مین یہ توافق کارآمد ہوتا ہے

اور اگر دونون عددون مین نسبت توافق بالثلث ہو تو ایک عدد کو دوسرے عدد کی تہائی مین ضرب دیدو۔

اور اگر توافق بالربع ہو تو ایک کو دوسرے کی چوتھائی مین ضرب دو۔ اور اگر توافق بالخمس ہو تو ایک کو دوسرے کے پانچوین حصّے مین ضرب دے لو۔

اور اگر توافق بالسدس ہو تو ایک کو دوسرے کے چھٹے حصّے مین ضرب دو۔

اور اگر توافق بالسبع ہے تو ایک کو دوسرے کے ساتوین حصّے مین ضرب دو

اور اگر توافق بالثمن ہے تو ایک کو دوسرے کے آٹھوین حصّے مین ضرب دو

اور اگر توافق بالتسع ہے تو ایک کو دوسرے کے نوین حصّے مین ضرب دیدو

اور اگر توافق بالعشر ہے تو ایک کو دوسرے کے دسوین حصّے مین ضرب دیدو۔

اور اگر توافق بجُزءٍ مِن اَحَدَ عَشَرَ جُزءً ہے تو ایک کو دوسرے کے گیارہوین حصّے مین ضرب دو۔ اور ان سب صورتون مین حاصل ضرب کو فریضہ بنا لو۔

اور اگر دونون سہمون کے عددون مین نسبت تبائن ہو تو ایک سہم کے عدد کو دوسرے کے عدد مین ضرب دیکر حاصل ضرب کو فریضہ بناؤ۔ مثلاً فرض کرو خالد مر گیا اُسنے دو وارث چھوڑے ماں اور ایک زوجہ۔ مان کا حصہ اس صورت مین تہائی ترکہ ہے۔ اسکا مخرج تین ۳ ہے لہذا مان کے حصّے کا عدد تین ۳ ہوا اور زوجہ چوتھائی حصّہ پائے گی۔ اسکا مخرج چار ہے پس زوجہ کے سہم کا عدد چار ہوا۔ تین اور چار مین تبائن ہے لہذا تین کو چار مین ضرب دی بارہ حاصل ہوئے

یہی فریضہ ہے۔ بارہ کا تہائی یعنی چار حصّے مان کو دیے اور بارہ کا چوتھائی یعنی تین حصے زوجہ کو دیے کُل سات حصّے تقسیم ہو گئے پانچ حصے باقی بچے وہ مان کو بطور رد دیدیے۔ صورت یہ ہی

خالد / ۱۲

زوجہ	مان
۳	۴ فرض
	۵ رد
	۹ کُل

اگر میت نے دو صاحبان فرض کے ساتھ تیسرا وارث بھی چھوڑا ہے تو دیکھو کہ تیسرا وارث صاحب فرض ہے یا نہین یعنی اُسکا کوئی حصہ مقرر ہی یا نہین پس اگر اُسکا حصّہ معیّن نہو تو صاحبان فرض کا حق دینے کے بعد جو مال باقی بچے گا وہ تیسرے وارث کو ملے گا۔ مثلاً فرض کرو زید مر گیا اور اُسنے تین وارث چھوڑے۔ مان - باپ - زوجہ - اس صورت مین مان اور زوجہ صاحب فرض ہین اور باپ صاحب فرض نہین ہے بلکہ میّت کی مان اور زوجہ کے حصّون سے جو بچے گا وہ میّت کے باپ کو ملے گا۔ پس مان اور زوجہ کے حصّون مین نسبت دیکھو۔ ان دونون کے حصّون مین تبائن ہے اسلیے کہ مان کا حق اس صورت مین تہائی مال ہے اسکا مخرج تین ہے تو مان کے حصّے کا عدد تین ہوا اور زوجہ کا سہم چوتھائی ہے اسکا مخرج چار ہے پس زوجہ کے سہم کا عدد چار ہوا۔ تین اور چار مین تبائن ہے لہذا تین کو چار مین ضرب دی بارہ حاصل ہوئے بارہ کو فریضہ قرار دیا۔ بارہ کا تہائی یعنی چار حصے مان کو اور بارہ کا چوتھائی

باپ کو صاحبان فرض مین سے ہے؟

یعنی تین حصے زوجہ کو دیے کُل سات ہو گئے پانچ حصے باقی بچے وہ باپ کا حق ہی۔ صورت یہ ہے

ماں	باپ	زوجہ
زید ۱۲		
۴	۵	۳

اور اگر تیسرا وارث بھی صاحب فرض ہے تو جو عمل دو وارثون کی صورت مین کیا تھا وہی عمل کرو پھر تیسرے وارث کے فرض (حصے) سے نسبت دو نسبتون کا جو حکم بیان ہوا موافق اُسکے عمل کرو اور اُس عمل سے جو حاصل ہوا وسے فریضہ قرار دے لو۔

اور اگر میت چار وارث چھوڑے۔ مثلاً فرض کرو زید مر گیا اُسنے چار وارث چھوڑے ماں۔ باپ۔ بیٹی۔ زوجہ۔ اس صورت مین چارون صاحب فرض ہین۔ ماں باپ کو چھٹا چھٹا حصہ۔ بیٹی کو آدھا ترکہ۔ زوجہ کو آٹھوان حصہ دیا جائیگا ماں باپ کے حصون کا مخرج چھ۔ بیٹی کے حصے کا مخرج دو ہے۔ دو اور چھ مین تداخل ہے لہذا بڑے عدد چھ کو اختیار کرو۔ پھر چھ مین اور زوجہ کے حصے کے عدد مین نسبت دیکھو۔ زوجہ کے سہم کا مخرج آٹھ ہے۔ چھ اور آٹھ مین نسبت توافق بالنصف ہی پس چھ کو آٹھ کے نصف چار مین یا آٹھ کو چھ کے نصف تین مین ضرب دو چوبیس حاصل ہوئے۔ چوبیس فریضہ کا عدد قرار دو۔ چوبیس کے دو چھٹے یعنی چار چار ماں باپ کو اور چوبیس مین سے آٹھوان یعنی تین حصے زوجہ کو اور چوبیس کا آدھا یعنی بارہ حصے بیٹی کو دو کُل تیئیس ہوئے۔ ایک باقی رہا اُسکے پانچ حصے

اگر دائمین سے ایک حصّہ مان کو اور ایک حصّہ باپ کو اور تین حصّے بیٹی کو بطور رد دیدو۔ صورت یہ ہے۔

زید ۲۴

زوجہ	بیٹی	باپ	مان
۳	فرض ۱۲/۳ رد	فرض ۴/۱ رد	فرض ۴/۱ رد

فریضہ کا تتمہ

اگر میّت ایسے وارث چھوڑے جنکا حصّہ قرآن مین صاف طور سے مذکور نہین تو جتنے وارث ہون اُنکا عدد فریضہ بنالو۔ مثلاً فرض کرو کہ خالد نے چار بیٹے چھوڑے انکا عدد چار ہے پس فریضے کا عدد چار ہوا۔ ایک ایک حصّہ ہر ایک بیٹے کو دیا جاے گا۔

اور اگر بیٹون کے ساتھ لڑکیان بھی ہون تو ہر ایک بیٹے کو ہر ایک لڑکی سے دونا ملیگا لہذا اس صورت مین ہر ایک بیٹے کو دو بیٹیان فرض کرلو اور سب کا عدد معلوم کرکے اُس عدد کو فریضہ بنالو۔ مثلاً فرض کرو عمر مر گیا اُسنے ایک بیٹا اور دو بیٹیان چھوڑین تو اِن سب کا عدد چار ہوا اِسلیے کہ بیٹے کو دو حصّے اور لڑکیون کو ایک ایک حصّہ ملے گا۔

عمر ۴

بیٹی	بیٹی	بیٹا
۱	۱	۲

اور اگر دو بیٹے اور دو بیٹیان ہون تو فریضے کا عدد چھ ہوگا۔ دو دو حصّے دونون

تاکہ فریضہ کم عدد سے بن سکے۔

تبائن کا بیان

یعنی ایسے دو عدد کہ نہ تو ایک دوسرے پر اور نہ دونون کسی تیسرے عدد پر پورے تقسیم ہوسکین تو اِن دونون عددون مین نسبت تبائن ہوگی اور وہ دونون عدد متبائنین کہلائین گے جیسے چار اور پانچ۔ مثلاً فرض کرو زید مرگیا اُسنے دو حقیقی بھائی اور پانچ مادری بھائی چھوڑے۔ زید کے ترکے مین سے چار حصے دونون بھائیون کو ہر ایک کو دو دو حصّے دیے جائین گے اور مادری بھائیونکو پانچ حصّے ہر ایک کو ایک ایک حصّہ ملے گا۔ حقیقی بھائیون کے سہام کا عدد چار ہوا اور مادری بھائیون کے سہام کا عدد پانچ ہوا۔ چار اور پانچ مین تبائن ہے۔

واضح ہو کہ یہان تک کے بیان سے دو سہمون کی نسبتین معلوم ہوگئین پس اگر دو سہمون سے زیادہ مین نسبت دیکھنی منظور ہو تو اُسکا طریقہ یہ ہے کہ ہر دو سہمون مین نسبت دیکھتے جاوٗ۔ مثلاً فرض کرو کہ اُن دونون مین تماثل ہے تو ایک عدد کو چھوڑ دو پھر دوسرے کی تیسرے مین نسبت دیکھو پس ہر نسبت کا حکم ابھی مذکور ہوگا موافق اُسکے عمل کرو۔

نسبتون کے احکام

اگر دو عدد دون مین تماثل ہو تو ایک عدد کو فریضہ بنا لو۔ اور اگر تداخل ہے تو بڑے
عدد کو فریضہ بناؤ۔
اور اگر توافق ہے تو جس قسم کا توافق ہو ایک عدد کا جزء وفقی نکال کر جزء وفقی کو
دوسرے عدد مین ضرب دے کر حاصلِ ضرب کو فریضہ بنا لو۔
اور اگر تبائن ہے تو ایک عدد کو دوسرے مین ضرب دے کر حاصلِ ضرب کو
فریضہ بناؤ۔ ہر ایک کی تفصیل آیندہ بیان ہوگی۔

فریضہ بنانے کا قاعدہ

اگر وارثون مین سب صاحبان فرض ہین تو فروض کا حساب کیا جائے گا
اسطرح کہ اگر صاحبِ فرض صرف ایک ہی شخص ہے تو جو اُسکے فرض کا مخرج
ہو وہی فریضہ قرار دیا جائیگا۔
اور اگر کئی صاحبانِ فرض ہون تو اُنکے فروض مین نسبت دیکھو اور موافق اُسکے
عمل کرو۔ اس صورت مین اگر صاحبان قرابت بھی ہون تو فریضہ بنانے مین
اُن کا اعتبار نہوگا۔ اور اگر صاحب فرض کوئی بھی نہو تو بالقرابت پانیوالون کے
عدد سہام کو فریضہ قرار دے لو پس اگر ایک ہی صنف کے صاحبانِ قرابت ہون
تو اُنکا عدد سہام فریضہ ہوگا۔ اور اگر کئی صنف کے ہون تو ہر صنف کے عدد سہام مین
نسبت دیکھو جیسی نسبت ہو موافق اُسکے عمل کرو عمل کے بعد جو حاصل ہو اُسے فریضہ

قرار دے لو۔ اگر میت نے دو صاحب فرض چھوڑے ہین یا دو صنفین صاحبان قرابت کی ہین تو اُنکے فروض یا سہام مین اگر نسبت تماثل ہے تو ایک عدد کو فریضہ بنالو اور موافق حصے کے ہر ایک کو ترکہ دیدو۔ مثلاً ہندہ مرگئی اور اُسنے شوہر اور ایک بہن چھوڑی۔ شوہر کا حصّہ اس صورت مین نصف (آدھا) ترکہ ہو اور بہن کا بھی سہم آدھا مال ہے۔ نصف کا مخرج دُو ہے۔ اِن دونون کے مخرجون مین یعنی دو اور دو مین نسبت تماثل ہے پس ایک مخرج کے عدد کو فریضہ بنالو وہ دُو ہے لہذا فریضے کا عدد دو ہوا۔ اسمین سے ایک حصّہ شوہر کو اور ایک حصّہ بہن کو دیدو صورت یہ ہے۔

ہندہ / فریضہ ۲

شوہر	بہن
۱	۱

اور اگر دونون سہمون کے عددون مین نسبت تداخل ہے تو بڑے عدد کو فریضہ بنالو اور حصّہ رسد ہر وارث کو ترکہ دیدو مثلاً ہندہ مرگئی اُسنے دو وارث چھوڑے شوہر اور ایک بیٹی۔ شوہر کا سہم اِس صورت مین چوتھائی مال ہے۔ مخرج اس کا چار ہے پس شوہر کے سہم کا عدد چار ہوا۔ بیٹی کا سہم آدھا ترکہ ہے اسکا مخرج دُو ہے پس بیٹی کے سہم کا عدد دو ہوا۔ دو اور چار مین نسبت تداخل ہے پس بڑے عدد یعنی چار کو فریضہ بنالیا۔ اسمین سے ایک حصّہ شوہر کو اور دو حصّے بیٹی کو دیدیے ایک حصّہ بچا وہ بھی بیٹی کو دیدیا۔ یہ جو ایک حصّہ بیٹی کو دیا گیا اسکو رد کہتے ہین رد کا طریقہ انشاءاللہ آیندہ مذکور ہوگا۔ اِس فریضہ کی صورت یہ ہے۔

ہندہ / ۴

شوہر	بیٹی
۱	۲/۱ دو

اور اگر نسبتِ توافق ہے تو ایک عدد کو دوسرے عدد کے جزرِ وفقی مین ضرب دیکر حاصلِ ضرب کو فریضہ بنالو۔ مثلاً زید مرگیا اُسنے زوجہ اور ایک مادری بہن چھوڑی زوجہ کا حصہ اس صورت مین چوتھائی ہے۔ اسکا مخرج چار ہے پس زوجہ کے سہم کا عدد چار ہوا۔ اور مادری بہن ترکے کا چھٹا حصہ پائے گی اسکا مخرج چھہ ہے پس بہن کے سہم کا عدد چھ ہوا۔ چار اور چھ مین توافق بالنصف کی نسبت ہی اسلیے کہ ان دونون مین تیسرا عدد یعنی دُو ایسا عدد ہے جو چار اور چھ دونون کو فنا کردیتا ہے اور وہ نصف کا مخرج ہے پس نصف وفق ہوا۔ اور دونون عددون مین سے ہر ایک کا نصف جزرِ وفقی ہوا لہذا ایک عدد کو دوسرے کے نصف مین ضرب دیدو یعنی چار کو چھ کے نصف تین مین یا چھ کو چار کے آدھے دو مین ضرب دیلو ہر صورت مین بارہ حاصل ہونگے اسکو فریضہ بنالو۔ بارہ کا چوتھائی یعنی تین حصے زوجہ کو اور بارہ کا چھٹا یعنی دو حصے مادری بہن کو دیدو کُل پانچ ہوئے سات حصہ باقی بچے وہ بھی بہن پر رد کردو اسلیے کہ زوجہ پر کسی حال مین رد نہین ہوسکتی۔ صورت یہ ہی۔

زید / ۱۲

زوجہ	بہن مادری
۳	۲ فرض
	۷ رد
	۹ کل

بیٹون کو اور ایک ایک حصّہ دونون لڑکیون کو دیا جاے گا۔ صورت یہ ہے۔

عمر / ۶

بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی
۲	۲	۱	۱

اور اگر دو بیٹے اور تین لڑکیان ہون تو فریضے کا عدد سات ہوگا۔ اُسمین سے چار حصّے دونون بیٹون کو اور تین حصّے تینون لڑکیون کو ملین گے۔ صورت یہ ہے۔

عمر / ۷

بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹی
۲	۲	۱	۱	۱

انکسار کا بیان

اگر میّت نے بیٹا اور بیٹی کے ساتھ مان باپ بھی وارث چھوڑے ہین تو مان باپ کا حصّہ نکال کے جو باقی بچے گا وہ بیٹا بیٹی کو دیا جاے گا۔ بیٹے کو بیٹی سے دونا ملے گا۔ مثلاً فرض کرو و لید مرا۔ اُسنے مان۔ باپ۔ ایک بیٹا۔ ایک بیٹی چھوڑی اِس صورت مین مان باپ کو چھٹا چھٹا حصہ ملے گا۔ اولاد اس مثال مین صاحب فرض نہین ہے۔ مان باپ صاحبِ فرض ہین اُنکے حصّے کا مخرج چھ ہے۔ پس فریضے کا عدد چھ ہوا۔ اِسمین سے ایک ایک حصّہ مان باپ کو دیدو چار باقی رہے اُسکے تین حصّے کرو۔ ایک حصّہ بیٹی کو اور دو حصّے بیٹے کو دیدو۔ لیکن چار کے تین حصّے پورے نہین ہو سکتے اِسی کو انکسار کہتے ہین۔

انکسار کی قسمین

انکسار کے معنی ہین فریضے کا پورا تقسیم نہ ہونا۔ انکسار کی دو صورتین ہین۔ یا انکسار ایک فریق پر ہوگا یا ایک فریق سے زیادہ پر ہوگا۔

انکسار کی پہلی صورت

یعنی جبکہ ایک فریق پر انکسار ہو تو فریضہ تقسیم کرنے کا قاعدہ یہ ہے کہ جس فریق پر انکسار ہوا ہے اُسکے عدد مین اور اُن سہام مین جو اُنھین ملے ہین نسبت دیکھو۔ پس وہ نسبت یا تبائن ہوگی یا توافق ہوگی۔ اِسلیے کہ اگر تماثل ہوگی تو انکسار ہی نہوگا اور اگر تداخل ہے تو اُسکی دو صورتین ہین۔ پہلی صورت یہ ہے کہ وارثون کا عدد یعنی عدد رؤس سہام کے عدد مین داخل ہو تو اِس صورت مین بھی انکسار نہوگا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ عدد سہام داخل ہے عدد رؤس مین تو اس صورت مین بیشک انکسار پڑے گا مگر اِس تداخل کو توافق کی شکل مین بنالین گے۔ اِسی کا نام توافق بالمعنی الاعم ہے۔

پس اگر فریق کے عدد رؤس اور عدد سہام مین تبائن ہو تو عدد رؤس کو اصل فریضہ مین ضرب دے لو اور حاصل ضرب کو فریضہ سمجھو۔

اور اگر توافق ہے تو اُس فریق کے عدد کے جزء وفقی کو اصل فریضہ مین ضرب کر لو اور حاصلِ ضرب کو فریضہ قرار دو۔

مثلاً صورت مذکورہ مین اصل فریضہ چھ ہے اُسمین سے ایک ایک حصّہ مان باپ کو دیا گیا اور چار حصّے بیٹا بیٹی کو دیے گئے مگر یہ سہام جنکا عدد چار ہی اولاد کے عدد پر جوکہ تین ہے پورا تقسیم نہین ہوتا پس فریضہ کے عدد چھ کو اولاد کے عدد رؤس تین مین ضرب دی اٹھارہ حاصل ہوئے - اسمین سے تین تین حصّے مان باپ کو دیے بارہ ۱۲ باقی رہے اُسکے تین حصے کیے - ایک حصّہ یعنی بارہ مین سے چار بیٹی کو اور دو حصّے یعنی بارہ مین سے آٹھ بیٹے کو دیے - صورت یہ ہے -

ولید / ۶ / ۱۸

مان	باپ	بیٹا	بیٹی
۱/۳	۱/۳	۸	۴

اور اگر ان حصّون کے عدد مین جو وارثون پر پورے تقسیم نہین ہوتے اور وارثونکے عدد مین نسبت توافق ہے تو عدد رؤس کے جزو وفقی کو اصل فریضہ مین ضرب کرلو اور حاصل ضرب کو فریضہ بناؤ - مثلاً فرض کرو ہندہ مر گئی اور اُسنے مان - باپ اور چھ لڑکیان چھوڑین - اس صورت مین ہندہ کے مان باپ کو چھٹا چھٹا حصّہ اور لڑکیون کو دو تہائی مال ملے گا - چھٹے حصّے کا مخرج چھ ہے اور دو تہائی کا مخرج تین ہی - تین اور چھ مین نسبت تداخل ہے لہذا بڑے عدد (۶) کو فریضہ بنایا اُسمین سے ایک ایک حصّہ مان باپ کو دیا - چار حصّے باقی رہے یہ چار حصّے چھ لڑکیون پر پورے تقسیم نہین ہوتے پس چار اور چھ مین نسبت دیکھی -

وہ توافق بالنصف ہی۔ بنابرین اصل فریضہ چھ کو لڑکیون کے عدد چھ کے نصف یعنی تین مین ضرب دی اٹھارہ ۱۸ حاصل ہوئے اِسی کو فریضہ قرار دیا پھر حصہ سہ تقسیم کردیا۔ صورت یہ ہے۔

ہندہ ۶/ ۱۸

مان باپ بیٹی بیٹی بیٹی بیٹی بیٹی

۱/۳ ۱/۳ ۳ ۲ ۴/۳ ۳ ۳ ۳

انکسار کی دوسری صورت

یعنی جبکہ دو فریق یا زیادہ پر انکسار ہو تو ہر فریق کے عدد اور اُسکے حصے مین جو پورا تقسیم نہین ہوتا نسبت دیکھو۔ پس یہ نسبت یا ۱ ہر جگہ توافق ہوگی یا ۲ ہر جگہ تباٴن ہوگی۔ یا ۳ ایک فریق کے عدد اور حصے مین توافق ہوگی اور دوسرے فریق کے عدد اور حصے مین تبائن ہے۔ پہلی شکل مین ہر عدد کا جزء وفقی معلوم کرلو۔ اِن اجزاے وفقیہ کو اعداد حاصلہ بھی کہتے ہین پھر ان اعداد مین باہم نسبت دیکھو یہ نسبت یا ۱ تماثل ہوگی۔ یا ۲ تداخل۔ یا ۳ توافق ہوگی۔ یا ۴ تبائن پس بارہ قسمین حاصل ہونگی۔

قسم اوّل یعنی دو فریق پر انکسار ہو اور دونون کے عدد اور حصومین نسبت توافق ہو اور ان دونون کے اجزاے وفقیہ یعنی اعداد حاصلہ مین نسبت تماثل ہو تو اِس صورت مین کسی ایک فریق کے جزء وفقی کو اصل فریضہ مین ضرب کرلو

حاصل ضرب پورا تقسیم ہو جاے گا۔

۲ دوسری قسم دونون فریق کے عدد اور حصہ مین نسبت توافق ہو۔ اور اُن دونون کے جزء وفقی مین تداخل ہو تو بڑے عدد کو فریضے مین ضرب دے لو۔

۳ تیسری قسم دونون فریق کے عدد اور حصے مین توافق ہو اور دونون کے جزء وفقی مین بھی توافق ہو تو ایک فریق کے جزء وفقی کو دوسرے فریق کے جزء وفقی یعنی عدد حاصل مین ضرب دیکر حاصل ضرب کو اصل فریضہ مین ضرب دو۔

۴ چوتھی قسم دونون فریق کے عدد اور حصّے مین توافق ہو اور دونون کے جزء وفقی مین تبائن ہو تو ایک کے جزء وفقی کو دوسرے کے جزء وفقی مین ضرب دیکر حاصل ضرب کو اصل فریضہ مین ضرب کر لو اور حاصل ضرب کو فریضہ بناؤ۔

۵ پانچوین قسم دونون فریق کے عدد اور سہام مین تبائن ہو اور باہم اعداد مین بھی تبائن ہو تو ایک عدد کو دوسرے مین ضرب دیکر حاصل ضرب کو اصل فریضہ مین ضرب دیکر حاصل ضرب کو فریضہ بناؤ۔

۶ چھٹی قسم دونون فریق کے عدد و سہام مین تبائن ہو اور باہم اعداد مین توافق ہو تو ایک عدد کے جزء وفقی کو دوسرے عدد مین ضرب دیکر حاصل ضرب کے جزء وفقی کو دوسرے فریق کے عدد مین ضرب دیکر حاصل ضرب

کو اصلِ فریضہ مین ضرب کرو اور حاصلِ ضرب کو فریضہ قرار دو۔

ساتوین قسم ہر فریق کے عدد اور سہام مین تبائن ہو اور باہم اعداد مین تماثل ہو تو کسی ایک فریق کے عدد کو اصل فریضہ مین ضرب دے کر حاصل ضرب کو فریضہ سمجھو اور وارثون پر تقسیم کر دو۔

آٹھوین قسم اگر ہر فریق کے عدد اور سہام مین تبائن ہو اور باہم اعداد مین تداخل ہو تو فریق کے سب سے بڑے عدد کو اصل فریضہ مین ضرب دو اور حاصلِ ضرب کو فریضہ بناؤ۔

نوین قسم اگر بعض فریق کے عدد و سہام مین توافق ہو اور بعض کے عدد اور سہام مین تبائن ہو تو جہان توافق ہو وہان سے جزءِ وفقی لیلو اور جہان تبائن ہے وہان سے اصل عدد لیلو اور ان دونون مین نسبت دیکھو پس اگر یہ نسبت تماثل ہو تو کسی ایک کو فریضہ مین ضرب دے کر حاصلِ ضرب کو فریضہ بناؤ۔

دسوین قسم اور اگر وہ نسبت تداخل ہو تو بڑے عدد کو فریضہ مین ضرب دیکر حاصل ضرب کو فریضہ بناؤ اور وارثون پر تقسیم کر دو۔

گیارہوین قسم اور اگر اعداد حاصلہ کی نسبت تبائن ہو تو ایک کو دوسرے مین ضرب دے کر حاصل ضرب کو فریضے مین ضرب کرکے فریضہ بناؤ۔

بارہوین قسم ۱۲

اور اگر اعداد حاصلہ کی نسبت توافق ہو تو ایک کو دوسرے کے جزءِ وفقی مین ضرب کرکے حاصل ضرب کو فریضے مین ضرب دو اور اسی کو فریضہ قرار دے کے وارثون پر تقسیم کردو۔ ہر صورت مین فریضہ پورے طور پر تقسیم ہو جائے گا۔ اور اگر توافق بالمعنی الاخص کی جگہ عدد نصیب مین توافق بالمعنی الاعم لیا جائے تو چار قسمین اور بڑھ جائینگی جنکی صورتین یہ ہین۔

پہلی صورت ۱ - عدد و سہام مین توافق بالمعنی الاعم ہو اور اعداد حاصلہ مین تباین

دوسری صورت ۲۔ عدد و سہام مین توافق بالمعنی الاعم اور اعداد حاصلہ مین تداخل۔

تیسری صورت ۳ - عدد و سہام مین توافق بالمعنی الاعم اور اعداد حاصلہ مین تماثل۔

چوتھی صورت ۴ - عدد و سہام مین توافق بالمعنی الاعم اور اعداد حاصلہ مین توافق بالمعنی الاخص۔

فائدہ - توافق مذکور کا فائدہ مثال سے سمجھ مین آئے گا۔ مثلاً فرض کرو خالد مر گیا اُسنے دس پدری بھائی اور آٹھ مادری بھائی اور ایک زوجہ چھوڑی۔ مادری بھائیون کا حصہ تہائی مال اسکا مخرج تین ہے اور زوجہ کا حق چوتھائی ترکہ اسکا مخرج چار ہے۔ تین اور چار مین تباین ہے لہذا ضرب کے بعد بارہ ہوئے اسی کو فریضہ قرار دیا۔ بارہ مین سے تین حصے زوجہ کو اور چار حصے مادری بھائیونکو باقی بچے پانچ حصے وہ پدری بھائیون کو دیے۔ دو فریق پر انکسار رہا یعنی چار حصہ تو آٹھ مادری بھائیون پر اور پانچ سہام دس پدری بھائیون پر پورے تقسیم نہین ہوتے

چار اور آٹھ مین تداخل ہے۔ پانچ اور دس مین بھی تداخل ہے۔
اگراس مثال مین نسبت تداخل کا حکم جاری کیا جائے تو چھوٹے عدد کو چھوڑ کے
بڑے عدد پر بنا کیجائے گی پھر آٹھ اور دس مین نسبت دیکھی جائے گی ان دونون مین
توافق بالنصف ہی لہذا دس کو آٹھ کے نصف مین یا آٹھ کو دس کے نصف مین
ضرب دی گئی۔ چالیس۴۰ حاصل ہوئے اسکو اصل فریضہ یعنی بارہ مین ضرب دی
چار سو اسی۴۸۰ ہوئے یہی فریضہ قرار پایا۔
اور جب اس تداخل کو توافق کی صورت مین لائے اس طور سے کہ چھوٹے عدد کے بابر
ایک اور عدد فرض کیا۔ ایک فریق کے عدد و سہام مین چھوٹا عدد چار ہی اور
دوسرے مین پانچ۔ تو پہلے مین چار اور دوسرے مین پانچ اور فرض کیا چار کو
چار اور آٹھ کا۔ پانچ کو پانچ اور دس کا مفنی (فنا کرنے والا) قرار دیا۔ پہلے فریق
مین توافق بالربع۔ دوسرے مین توافق بالخمس ہوا۔ بنا برین پہلے عدد کا ربع
لیا اور دوسرے کا خمس لیا۔ اتفاقاً آٹھ کا ربع دو ہے اور دس کا خمس بھی دو ہے
دو اور دو مین تماثل ہے پس اصل فریضہ یعنی بارہ کو دو مین ضرب کیا چوبیس۲۴
حاصل ہوئے اسی کو فریضہ قرار دیا۔ یہ چوبیس۲۴ سہام سارے وارثون پر پورے
تقسیم ہو جاتے ہین۔
پس ظاہر ہوا کہ مثال مذکور مین تداخل پر عمل کرنے سے فریضہ چار سو اسی۴۸۰ ہوتا ہے
اور توافق بالمعنی الاعم پر عمل کرنے سے فریضہ چوبیس۲۴ ہی رہ گیا۔ اور فرائض مین

وہ عمل بہتر ہے جس سے فریضہ نکالنے مین سہولت ہو لہذا یہان توافق بالمعنی الاعم سے کام لیا گیا۔

وارثون کے حصَّہ بڑھانیکا قاعدہ

اگر فریضہ اوَّل مرتبہ پورا تقسیم ہو جائے مگر پھر کوئی حصَّہ کسی فریق پر پورا تقسیم نہو تو اصل فریضہ کو اس فریق کے عدد مین ضرب دیدو بعد اُسکے ہر ہر وارث کے حصّے کو جو اصل فریضے سے ملا ہے اُسی عدد مین ضرب دو جسمین اصل فریضہ کو ضرب کیا ہے۔ مثلاً فرض کرو میّت نے دو پدری بھائی اور دو مادری بھائی چھوڑے۔ مادری بھائیون کو اِس صورت مین تہائی ترکہ ملے گا اِسکا مخرج تین ۳ ہے۔ دو تہائی بچا وہ پدری بھائیون کا حق ہے۔ فریضے کا عدد تین ہو گا اِسمین سے ایک تہائی مال مادری بھائی پائین گے مگر ایک تہائی اُن دو پر پورا تقسیم نہ ہو گا لہذا فریضے کے عدد کو جو تین ۳ ہے مادری بھائیون کے عدد مین جو دو ہے ضرب دیجائے گی چھ حاصل ہونگے۔ پھر ہر وارث کا حصَّہ جو اصل فریضہ سے ملا ہے دونا کر دیا جائیگا۔ پس پدری بھائیون کو پہلے دو ملے تھے اب چار ہو جائینگے اور مادری بھائیون کو اول ایک ملا تھا اب انکو دو ۲ دیے جائین گے۔ صورت یہ ہو۔

زید ۳ / ۶

پدری بھائی ۲	مادری بھائی ۲
$\frac{2}{4}$ فی ۲	$\frac{1}{2}$ فی ۱

اور اگر دوسری مرتبہ بھی فریضہ پورا تقسیم نہو تو عدد فریضہ کو جو پہلی مرتبہ کا حاصلِ ضرب ہو اس تیسرے فریق کے عدد مین جسپر اب انکسار ہوا ہے ضرب دیدو اور حاصلِ ضرب کو فریضہ بناکے وارثون کے حصے نکال لو۔ مثلاً فرض کرو میّت نے اپنی مان اور تین پوتے اور ایک نواسہ چھوڑا۔ مان کو چھٹا حصّہ ملے گا۔ اسکا مخرج چھ ہے پس فریضہ چھ قرار پائے گا۔ اسمین سے چھٹا حصّہ مان کو دیا جائے گا پانچ بچے اُسکے تین حصے کیے جائینگے دو حصے پوتون کو اور ایک حصہ نواسہ کو ملے گا اسلیے کہ پوتے اپنے باپ کا حق پائینگے اور نواسہ اپنی مان کا حصّہ لیگا۔ پس باقیماندہ پانچ سہام تین پر منکسر ہونگے لہذا عدد فریضہ چھ کو تین مین ضرب دیجائے گی اٹھارہ حاصل ہونگے۔ پھر ہر وارث کا سہم جو اول ملا تھا تگنا کر دیا جائے گا۔ مان کو اوّل ایک ملا تھا اب تین حصے ملین گے۔ پوتون اور نواسہ کو پہلے پانچ ملے تھے اب پندرہ حصے دیے جائین گے۔ پندرہ مین سے دس حصے پوتون کو اور پانچ حصے نواسہ کو لیکن دس حصے تین پوتون پر پورے تقسیم نہ ہونگے۔ یہ دوسری بار انکسار ہوا لہذا عدد فریضہ کو جو اٹھارہ ہے پوتون کے عدد مین جو تین ہے ضرب کیا جائے گا۔ چون حاصل ہونگے۔ چونکہ فریضہ تگنا کیا گیا ہے لہذا ہر وارث کا سہم بھی جو دوسری دفعہ ملا ہے تگنا کیا جائے گا۔ مانکو دوسری دفعہ تین ملے تھے اب نو ہو گئے۔ پوتون کو دس ملے تھے اب تیس ہو گئے۔ نواسہ کو پانچ ملے تھے اب پندرہ ہو گئے۔ صورت یہ ہے۔

زید/ ۶ / ۱۸ / ۵۴

ماں	پوتے ۳		نواسہ
۱	۱۰/۳۰ فی ۱۰	۵	۵/۱۵

اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ پہلے ہی ایسا عمل کیا جائے کہ دوبارہ انکسار نہ ہو۔ مثلاً اسی مثال مین اول تین پر انکسار ہوا تھا وہان یہ فرض کیا جائے کہ انکسار نو پر ہوا توضیح اسکی یہ ہے کہ مثال مذکور مین پوتون اور نواسہ کا فریضہ جداگانہ قرار دیکر اُنکے سہام نکال لیے جائین اور اُنھین سہام کو اُنکا عدد فرض کیا جاے۔ اب چونکہ اس مثال مین تین پوتے اور ایک نواسہ ہے تو اُنکا فریضہ تین ہوا اسمین سے ایک سہم نواسہ کو اور دو سہم پوتون کو دیے گئے۔ پوتون کے دو سہم اُنکے عدد پر جو تین ہے پورے تقسیم نہین ہوتے لہذا پوتون کے عدد (۳) کو اُنکے فریضہ کے عدد تین مین ضرب کیا تو حاصل ہو گئے۔ نو کو اصل فریضہ یعنی چھ مین ضرب دیا چون ہو گئے اسی کو فریضہ قرار دیا۔ صورت یہ ہے۔

زید/ ۶ / ۵۴

ماں	پوتے ۳		نواسہ
۱/۹	۳۰ فی ۱۰	۵	۱۵

رد کا بیان اگر وارثون کا حق دینے کے بعد کچھ مال بچ رہے تو باقی مال اُنھین وارثون کو دیدیا جائے گا۔ اسکو رد کہتے ہین۔ مگر زوجہ پر

رد نہ ہوگی اور شوہر پر اُس صورت مین رد ہوگی کہ جب میّت کا کوئی وارث نسبی نہ ہو۔ مثلاً فرض کرو کہ ہندہ مرگئی اور اُسنے سوائے شوہر کے اور کوئی وارث نہین چھوڑا تو اِس صورت مین ہندہ کی آدھی جائداد اُسکے شوہر کو ملے گی آدھی جو بچے وہ بھی اُسکو دیجائے گی۔

اور مان پر رد اُسوقت ہوگی کہ جب میّت کے بھائی نہ ہون جیسا کہ حجب اخوہ مین بیان ہوا۔ اور مادری بھائی بہن پر جبکہ حقیقی بھائی بہن موجود ہون رد نہ ہوگی اِسلیے کہ مادری بھائی بہن کی قرابت صرف مان کیطرف سے ہے اور سگے بھائیون کی مان باپ دونون کیطرف سے۔

رد کی قسمین

رد کی دو قسمین ہین۔ ایک اربا عًا۔ دوسرے اخماسًا۔ ردار باعًا کے یہ معنی ہین کہ فریضے کو چار مین ضرب دیدو۔ ردار باعًا اس صورت مین ہوتی ہے جبکہ میت نے قابل رد دو وارث چھوڑے ہون۔ مثلاً زید مر گیا اُسنے مان اور ایک بیٹی وارث چھوڑی۔ فریضہ اِس صورت مین چھ سہام ہوگا۔ چھٹا حصّہ یعنی ایک سہم مان کو ملے گا اور چھ کا آدھا یعنی تین سہام بیٹی کو دیے جائینگے۔ دو سہم باقی رہے اُسکے چار حصے کیے جائین گے۔ اُسمین سے تین حصے بیٹی کو اور ایک مان کو ملے گا لہذا فریضے کے عدد کو جو چھ ہے چار مین ضرب کردو

چوبیس۲۴ حاصل ہونگے۔ مطلب یہ ہوا کہ ترکۂ میت کے چوبیس۲۴ حصے کرو۔ چار حصے
مان کو اور بارہ حصے بیٹی کو دیدو۔ آٹھ حصے باقی رہے اُنمین سے دو حصے مان کو
اور چھ حصے بیٹی کو دو تو چوبیس مین سے چھ حصے مان کو اور اٹھارہ حصے بیٹی کو
ملے۔ صورت یہ ہے۔

زید/۶/۲۴	
مان	بیٹی
فرض $\frac{۱}{۴}$	$\frac{۳}{۱۲}$
کل ۲ رد	کل ۶
۶	۱۸

مثال مذکور مین فریضے کا عدد کم کرنے کی صورت یہ ہے کہ رد کے مخرج اور
فریضے کے عدد مین نسبت دیکھو جو نسبت ہو موافق اُسکے عمل کرو۔ مثلاً صورت
مذکورہ مین فریضے کا عدد چھ ہے اور رد کا مخرج چار ہے۔ چار اور چھ مین توافق
بالنصف ہی لہذا ایک کو دوسرے کے نصف مین ضرب کی بارہ حاصل ہوئے
اس عدد سے فریضہ پورا تقسیم ہو جائے گا اور سہام بھی کم ہو جائینگے اسیطرح
رد کی اور مثالون مین بھی یہی عمل کرنا چاہیے۔

رد اربا عًا کی مثالین

زید/۶/۲۴	
باپ	بیٹی
$\frac{۱}{۴}$	$\frac{۳}{۱۲}$
کل ۲	کل ۶
۶	۱۸

ہندہ/۱۲/۴۸		
باپ	بیٹی	شوہر
$\frac{۲}{۸}$	$\frac{۶}{۲۴}$	$\frac{۳}{۱۲}$
کل ۱	کل ۳	
۹	۲۷	

زید ۹۶/۲۴

مان	بیٹی	زوجہ
۴/۱۶	۱۲/۴۸	۳/۱۲
کل ۵	کل ۱۵	
۲۱	۶۳	

ہندہ ۲۴/۶

مان	باپ	بیٹی	عینی بھائی ۲
۱/۴	۱/۴ فرض	۳/۱۲ فرض	×
	کل ۱-رد	کل ۳-رد	
	۵	۱۵	

عمر ۹۶/۲۴

مان	باپ	بیٹی	زوجہ	عینی بھائی ۲
۴/۱۶	۴/۱۶	۱۲/۴۸	۳/۱۲	×
	کل ۱-رد	کل ۳		
	۱۷	۵۱		

رد اخماساً کا بیان

اگر قابل رد وارث دو سے زیادہ ہون تو عدد فریضہ کو پانچ مین ضرب دو مثلاً فرض کرو حمید مر گیا۔ اُسنے مان باپ ایک بیٹی وارث چھوڑی۔ مان باپ کو چھٹا چھٹا حصہ اور بیٹی کو آدھا ترکہ ملے گا۔ چھٹے حصے کا مخرج چھ ہے اور نصف کا مخرج دو ہے۔ دو اور چھ مین نسبت تداخل ہے لهذا بڑے عدد کو فریضہ قرار دیا یعنی ترکہ میّت کے چھ حصے کیے اسمین سے ایک ایک حصہ مان باپ کو اور تین حصے بیٹی کو دیے ایک حصہ باقی رہا وہ بھی انھین تینون کو ملے گا اس طور سے کہ اُسکے پانچ حصے کیے جائینگے اسمین سے ایک ایک حصہ مان باپ کو اور تین حصے بیٹی کو دیے جائینگے لهذا فریضے (یعنی چھ) کو پانچ مین

ضرب کرو۔ تیس ۳۰ حاصل ہونگے یعنی مال میت کے تیس ۳۰ حصے کیے جائینگے اُنمین سے
پانچ پانچ حصے مان باپ کو اور پندرہ حصے بیٹی کو ملین گے۔ پانچ حصے باقی
رہینگے اُسمین سے تین حصے بیٹی کو اور ایک ایک حصہ مان باپ کو دیا جائیگا
پس تیس ۳۰ حصون مین سے چھ چھ سہام مان باپ کو اور اٹھارہ سہام بیٹی کو ملجائین گے

ردا خماسًا کی چند مثالین

زید ۶/۳۰			خالد ۲۴/۱۲۰			
مان	باپ	بیٹی	مان	باپ	بیٹی	زوجہ
۱/۵	۱/۵	۳/۱۵	۴/۲۰	۴/۲۰	۱۲/۶۰	۳/۱۵
کل ۱	کل ۱	کل ۳	کل ۱	کل ۱	۳	
۶	۶	۱۸	۲۱	۲۱	۶۳	

عمر ۶/۳۰			خالد ۶/۱۸/۹۰			
باپ	بیٹی	بیٹی	باپ	بیٹی	بیٹی	بیٹی
۱/۵	۲/۱۰	۲/۱۰	۱/۳	۴/۲۰	۴	۴/۲۰
کل ۱	کل ۲	کل ۲	۱۵	کل ۴	۴/۲۰	کل ۴
۶	۱۲	۱۲	کل ۳	۲۴	کل ۴	۲۴
			۱۸		۲۴	

تعصیب کا بیان

واضح ہو کہ اگر قابل رد صرف ایک ہی وارث ہو تو مذہب اہل سنت مین اُس
وارث کا حصہ نکال کے جو باقی رہتا ہے وہ مال میت کے اقربائے پدری کو

دیدیتے ہین اور اِسکو عصبہ اور تعصیب کہتے ہین لیکین مذہب حق مین تعصیب باطل ہی لہٰذا جو مال بچے گا وہ اُسی وارث کو دیا جاے گا۔

نقص کا بیان

جبکہ حصے زیادہ ہون اور فریضہ کم ہو تو اِس صورت مین جو کمی ہو گی وہ بیٹی اور بیٹون۔ بہن اور بہنون کے حصون پر ڈالدی جاے گی۔ اہل سنت سب وارثون کے حصے کم کردیتے ہین اور اسے عول کہتے ہین۔ مگر شیعون مین عول باطل اور حرام ہی۔ عول اُسی وقت ہوتا ہی کہ جب وارثون کے ساتھ شوہر یا زوجہ شریک ہو مثلاً فرض کرو ہندہ مر گئی اُسنے چار وارث چھوڑے۔ مان۔ باپ۔ بیٹی شوہر مان باپ کو چھٹا چھٹا حصہ۔ بیٹی کو آدھا ترکہ۔ شوہر کو چوتھائی ترکہ دیا جایٔگا فریضہ اس صورت مین بارہ ہوگا۔ بارہ کا چھٹا حصہ دو ہے تو بارہ مین سے دو دو حصے مان باپ کو ملین گے۔ اور بارہ کا آدھا چھ ہے یہ بیٹی کا حق ہے اور بارہ کا چوتھائی یعنی تین حصے شوہر پاے گا۔ کُل تیرہ حصے ہو گئے حالانکہ فریضہ بارہ ہی پس وارثون کے سہام بڑھ گئے لہٰذا بیٹی کے حصے مین کمی کیجائے گی اور اُسکو بارہ سہام مین سے پانچ سہام دیے جائینگے۔

نقص کی پہلی مثال یہ ہی۔

زید ١٢

مان	باپ	بیٹی	شوہر
٢	٢	٥	٣

نقص کی دوسری مثال

زید/۲۴/۴۸

ماں	باپ	بیٹی	بیٹی	زوجہ
۴/۸	۴/۸	۱۳	۱۳ ۱۳	۳/۶

پہلے طبقہ کے وارثوں کے فرائض کی مشق

زید/۶

ماں	باپ	بیٹا
۱	۱	۴

زید/۶/۳۰

ماں	باپ	بیٹی
۱/۵ فرض	۱/۵ فرض	۳/۱۵ فرض
۱/۶ رد	۱/۶ رد	۳/۱۸ رد

عمر/۶/۱۸

ماں	باپ	بیٹا	بیٹی
۱	۱	۴	

خالد/۲۴/۷۲

ماں	باپ	بیٹا	بیٹی	زوجہ
۴/۱۲	۴/۱۲	۲۶	۱۳ ۱۳	۳/۹

ہندہ/۱۲/۳۶

ماں	باپ	بیٹا	بیٹی	شوہر
۲/۶	۲/۶	۱۰	۵ ۵	۳/۹

بکر/۲۴/۹۶

باپ	بیٹا	بیٹی	بیٹی	زوجہ
۴/۱۶	۳۴	۱۷/۱۷	۱۷	۳/۱۲

حفصہ/۱۲/۶۲

ماں	باپ	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی	شوہر
۲/۱۲	۲/۱۲	۱۰	۱۰ ۵	۵	۵	۳/۱۲

[illegible]

عثمان ۶/ ۴۲

مان	باپ	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹی
۱/۶	۱/۶	۸	۸	۴/۴	۴	۴

چوبیس مین سے اولاد کو تیرہ سہام ملے۔ یہ سہام اولاد کے عدد آٹھ پر منکسر ہین تیرہ اور آٹھ مین تبائن ہی لہذا اصل فریضہ چوبیس کو آٹھ مین ضرب کیا ایک سو بانوے ہوئے

حامد ۲۴/ ۱۹۲

مان	باپ	بیٹے ۲		بیٹی ۴	زوجہ
۴/۳۲	۴/۳۲	۵۲ فی / ۲۶	۱۳	۵۲ فی / ۱۳	۳/۲۴

اصل فریضے کا انکسار دو فریق پر ہوا ہی۔ ایک فریق اولاد ہی انکا عدد سات ہی۔ دوسرا فریق زوجہ ہی انکا عدد دو ہے۔ دو اور سات مین تبائن ہے لہذا دو کو سات مین ضرب دیکر حاصل ضرب چودہ کو اصل فریضہ چوبیس مین ضرب کیا تین سو چھتیس ہوئے۔

محمود ۲۴/ ۳۳۶

مان	باپ	بیٹے ۲		بیٹی ۳	زوجہ ۲
۴/۵۶	۴/۵۶	۱۰۴ فی / ۵۲	۱۳	۷۸ فی / ۲۶	۳/۴۲ فی / ۲۱

اصل فریضہ مین سے تیرہ سہام اولاد کو ملے انکا عدد دس ہی۔ تیرہ سہام دس پر منکسر ہین دس اور تیرہ مین تبائن ہی لہذا چوبیس کو دس مین ضرب کیا۔

حمید ۲۴/ ۲۴۰

مان	باپ	بیٹے ۳		بیٹی ۴	زوجہ ۳
۴/۴۰	۴/۴۰	۷۸ فی / ۲۶	۱۳	۵۲ فی / ۱۳	۳/۳۰ فی / ۱۰

فریضہ کا آٹھوان حصہ یعنی تین سہام زوجہ کو ملے مگر تین منکسر ہی دو پر لہذا اصل فریضہ کو دو مین ضرب کیا۔

احمد ۲۴/ ۴۸

مان	باپ	بیٹے ۴	بیٹی ۵	زوجہ ۲
۴/۸	۴/۸	۸/۱۶ فی / ۴	۵/۱۰ فی / ۲	۳/۶ فی / ۳

خالد ۲۴ — یہ فریضہ پورا تقسیم ہوگیا۔

ماں	باپ	بیٹے ۴	بیٹی ۵	زوجہ ۳
۴	۴	۸/۲ فی	۵/۱ فی	۳/۱ فی

عامر ۲۴/۲۴/۹۶ — فریضہ کا آٹھوان حصہ یعنی تین سہام چار زوجہ پر پورے تقسیم نہین ہوتے تین اور چار مین تبائن ہی لہذا فریضہ (یعنی ۲۴) کو چار مین ضرب کیا چھیانوے ہوتے۔

ماں	باپ	بیٹے ۴	بیٹی ۵	زوجہ ۴
۴/۱۶	۴/۱۶	۸/۳۲ فی ۸	۵/۲۰ فی ۴	۳/۱۲ فی ۳

عیمٰہ ۱۲/۸۴ — بارہ مین سے پانچ سہام اولاد کو ملے وہ اولاد پر جنکا عدد سات ہی پورے تقسیم نہوئے۔ سات اور پانچ مین تبائن ہی لہذا فریضے کو سات مین ضرب کیا۔

ماں	باپ	بیٹے ۲		بیٹی ۳	شوہر
۲/۱۴	۲/۱۴	۲۰ فی /۱۰	۵	۱۵ فی /۵	۳/۲۱

عائشہ ۱۲/۱۲۰ — پانچ سہام اولاد کو ملے اولاد کا عدد دس ہی۔ پانچ سہام اُنپر منکسر ہوئے۔ پانچ اور دس مین تداخل ہی لہذا اصل فریضہ کو دس مین ضرب کیا۔

ماں	باپ	بیٹے ۳		بیٹی ۴	شوہر
۲/۲۰	۲/۲۰	۳۰ فی /۱۰	۵	۲۰ فی /۵	۳/۳۰

ہندہ ۱۲/۱۹۲ — اولاد کے عدد پر انکسار ہوا۔ سہام پانچ ہین۔ اولاد کا عدد سولہ ہی۔ پانچ اور سولہ مین تبائن ہی لہذا اصل فریضہ کو سولہ مین ضرب کیا۔

ماں	باپ	بیٹے ۵		بیٹی ۶	شوہر
۲/۳۲	۲/۳۲	۵۰ فی /۱۰	۵	۳۰ فی /۵	۳/۴۸

جمیلہ ۱۲/ ۲۲۸	فریضہ مین سے پانچ سہام اولاد کو ملے۔ اولاد کا عدد اُنیس ہی۔ پانچ اور اُنیس مین تبائن ہی لہٰذا اصل فریضہ کو اُنیس مین ضرب کیا۔ فریضہ ۲۲۸ ہو گیا۔

مان	باپ	بیٹے ۶		بیٹی ۷	شوہر
$\frac{۲}{۳۸}$	$\frac{۲}{۳۸}$	$\frac{۶۰}{۱۰}$ فی	۵	$\frac{۳۵}{۵}$ فی	$\frac{۳}{۵۷}$

مسعودہ ۱۲/ ۲۶۴	پانچ سہام بائیس اولادون پر منکسر ہے۔ پانچ اور بائیس مین تبائن ہے لہٰذا اصل فریضہ بارہ کو بائیس مین ضرب کیا۔

مان	باپ	بیٹے ۷		بیٹی ۸	شوہر
$\frac{۲}{۴۴}$	$\frac{۲}{۴۴}$	$\frac{۷۰}{۱۰}$ فی	۵	$\frac{۴۰}{۵}$ فی	$\frac{۳}{۶۶}$

اولاد الاولاد کے فرائض

پوتہ اور پوتی اپنے باپ کا اور نواسہ نواسی اپنی مان کا حصہ پائین گے۔ اور جسطرح بیٹے کو بیٹی سے دونا ملتا ہے اسیطرح ہر بیٹے کی اولاد مین پوتے کو پوتی سے اور ہر بیٹی کی اولاد مین نواسے کو نواسی سے دونا ملے گا۔

پوتہ پوتی۔ نواسہ۔ نواسی کے ساتھ میّت کے مان باپ۔ شوہر یا زوجہ اُتنا ہی پائینگے جتنا میّت کے بیٹا بیٹی کے ساتھ پاتے۔

اگر میّت کے ایک پوتہ ہو اور دوسرے پوتے کی اولاد بھی ہو تو اس صورت مین صرف پوتہ وارث ہو گا۔ پوتہ پوتی اور نواسہ نواسی کی اولاد پوتہ اور پوتی کی موجودگی مین وراثت سے محروم رہے گی۔ اسیطرح نواسہ نواسی کی موجودگی مین اُنکی اولاد

ورثہ نہ پائے گی۔

اولاد الاولاد کے حصے معلوم کرنیکا طریقہ

اول میت کی اولاد کا حصّہ نکالو بعد اُسکے ہر ایک کا حصّہ۔ مثلاً فرض کرو زید مرگیا اُسنے اپنی مان چھوڑی اور ایک پوتہ اور ایک نواسا چھوڑا۔ اس صورت مین فریضہ چھ ہوگا اسلیے کہ صاحب فرض اس مثال مین مان ہے وہ چھٹا حصہ پائے گی۔ پانچ سہام باقی بچے اُسکے تین حصے کیے جائین گے اُنھین سے دو حصّے پوتے کو اور ایک حصہ نواسے کو ملے گا اسلیے کہ پوتہ اپنے باپ کا حق پائے گا اور نواسہ اپنی مان کا حصہ لے گا۔ پس عدد فریضہ جو چھ ہے پوتے نواسے کے عدد مین جو تین ہے ضرب کیا جائے گا۔ اٹھارہ حاصل ہونگے۔ یہی فریضہ قرار دیا جاے گا۔ یعنی ترکہ میت کے اٹھارہ حصّے کیے جائین گے اسکا چھٹا حصَہ یعنی تین سہام میت کی مان کو اور پانچ سہام نواسے کو اور دس سہام پوتے کو دیے جائین گے۔ صورت یہ ہے۔

زید ۶/۱۸

مان	پوتہ		نواسہ
۱/۲	۱۰	۵	۵

اور اگر میت کی اولاد کا حصّہ اُنکی اولاد پر پورا تقسیم نہ ہو تو دیکھو کہ ایک فریق پر یکسا ہے

یا کئی فریقون پر۔ پس اگر ایک فریق پر انکسار ہو تو اصل فریضہ کو اُنکے عدد مین ضرب دے لو۔ مثلاً فرض کرو بکر مر گیا چار وارث چھوڑے۔ مان۔ پوتا۔ نواسا نواسی۔ اصل فریضہ چھ ۶ ہو گا۔ چھٹا حصہ مان کو دیا جاے گا۔ باقی بچے پانچ سہام اُسکے تین ۳ حصے کیے جائینگے اُسمین سے دو حصے بیٹے کی اولاد یعنی پوتے کو اور ایک حصہ بیٹی کی اولاد یعنی نواسے کو ملے گا مگر پانچ سہام کے بغیر کسر پورے تین حصے نہین ہو سکتے۔ تین ۳ اور پانچ مین تبائن ہے لہذا عدد فریضہ چھ کو تین مین ضرب کیا اٹھارہ حاصل ہوئے۔ چونکہ فریضہ تگنا کیا گیا ہے لہذا چھ ۶ مین سے جتنا جس وارث کو دیا گیا ہے ہر ایک کو تین مین ضرب دیجائے گی۔ مان کو پہلے ایک ملا تھا اب اٹھارہ مین سے تین ملینگے۔ باقی رہے پندرہ اُسمین سے دس حصے پوتے کو اور ایک حصہ نواسے نواسی کو اس طور سے دیا جائیگا کہ اُسکے تین حصے کیے جائینگے اُسمین سے دو حصے نواسے کو اور ایک حصہ نواسی کو دیا جائیگا پس پندرہ مین سے پانچ سہام جو نواسے نواسی کو ملین گے اُنکے عدد پر جو تین ہے منکسر ہونگے۔ تین اور پانچ مین تبائن ہے لہذا عدد فریضہ (اٹھارہ) کو تین مین ضرب کیا جائیگا۔ چوّن حاصل ہونگے۔ اسمین سے چھٹا حصہ یعنی نو سہام میّت کی مان کو ملین گے پینتالیس سہام باقی رہے اُسمین سے تیس سہام پوتے کو اور پندرہ مین سے دس سہام نواسے کو اور پانچ سہام نواسی کو ملین گے صورت یہ ہے۔

بکر ۶/ ۱۸/ ۵۴

مان	پوتا	نواسا		نواسی
۱/۳/۹	۱۰/۳۰	۵/۱۰	۵	۵

اور اگر دو فریق پر انکسار ہے تو ان دونون کے عددون مین نسبت دیکھو پس اگر یہ نسبت تماثل ہو تو ایک عدد کو فریضہ کے عدد مین ضرب دیکر حاصل ضرب کو فریضہ بناؤ۔ اور اگر تداخل ہے تو بڑے عدد کو اصل فریضہ مین ضرب کرو۔ اور اگر توافق ہو تو ایک عدد کو دوسرے کے جزء وفقی مین ضرب دیکر حاصل ضرب کو فریضے کے عدد مین ضرب کرو۔

اور اگر تباین ہو تو ایک فریق کے عدد کو دوسرے فریق کے عدد مین ضرب دیکر حاصل ضرب کو فریضے مین ضرب دو حاصل ضرب کو فریضہ بناؤ۔ اور اگر چند فریق پر انکسار ہو تو ہر ہر فریق کے عدد مین نسبت دیکھو اور اُسکے موافق عمل کرو۔

اولاد الاولاد کے فرائض کی مشق

مان باپ کا حصہ نکال کر چار سہام اولاد کے عدد پر جو تین ہی پورے تقسیم نہوئے۔ تین اور چار مین تباین ہی لہذا فریضے کو تین مین ضرب کیا اٹھارہ ہوئے۔ یہین سے چار سہام نواسے نواسی کو ملے وہ اُنکے عدد تین پر منکسر ہوئے لہذا فریضہ کو پھر تین مین ضرب کیا۔

زید ۶/ ۱۸/ ۵۴

مان	باپ	پوتا	نواسا		نواسی
۱/۳/۹	۱/۳/۹	۸/۲۴	۴/۸	۴	۴

ماں۔ باپ۔ زوجہ کا حصہ نکالکر تیرہ سہام باقی رہے وہ اولاد کے عدد تین پر پورے
تقسیم نہ ہوئے تین اور تیرہ مین تبائن ہی پس فریضہ کو تین مین ضرب کیا۔ بہتر ہوئے اسمین سے
تیرہ نواسے نواسی کو ملے انکا عدد بھی تین ہی پس تیرہ اپنر منکسر ہوئے لہذا بہتر کو تین مین ضرب کیا۔
عمر ۲۴/ ۷۲/ ۲۱۶ دوسو سولہ ۲۱۶ ہوگئے۔

ماں	باپ	نواسا	نواسی	پوتا	زوجہ
۴	۴		۱۳	۲۶	۳
۱۲	۱۲	۱۳		۷۸	۹
۳۶	۳۶	۲۶	۱۳		۲۷

ماں باپ زوجہ کے حصے دینے کے بعد تیرہ سہام باقی رہے وہ اولاد پر منکسر ہوئے
اولاد کا عدد تین ہی پس فریضہ کو تین مین ضرب کیا بہتر ہوئے اسمین سے چھبیس ۲۶ پوتے
پوتی کو اور تیرہ نواسے نواسی کو ملے چھبیس پوتے پوتی پر جنکا عدد تین ہی اور تیرہ نواسے
نواسی پر تقسیم نہوئے انکا بھی عدد تین ہی تین اور تین مین تماثل ہی لہذا ایک کو بہتر مین ضرب کیا۔
بکر ۲۴/ ۷۲/ ۲۱۶

ماں	باپ	پوتا	پوتی	نواسا	نواسی	زوجہ
۴	۴		۱۳			۳
۱۲	۱۲	۲۶		۱۳		۹
۳۶	۳۶	۵۲	۲۶	۲۶	۱۳	۲۷

ماں باپ زوجہ کے حصے نکالنے کے بعد تیرہ سہام بچے وہ اولاد پر منکسر ہوئے اولاد کا عدد
پانچ ہی اسلیے کہ دو بیٹے اور ایک بیٹی کی اولاد ہی۔ تیرہ اور پانچ مین تبائن ہی پس فریضہ کو
پانچ مین ضرب کیا۔ ۱۲۰ ہوئے اسمین سے تیرہ سہام نواسے نواسی کو ملے انکا عدد تین ہے
تیرہ تین پر پورے تقسیم نہوئے لہذا ایک سو بیس کو تین مین ضرب کیا تین سو ساٹھ ہوگئے۔
خالد ۲۴/ ۱۲۰/ ۳۶۰

ماں	باپ	پوتا عمر سے	پوتا بکر سے	نواسا	نواسی	زوجہ
۴	۴			۱۳		۳
۲۰	۲۰	۲۶	۲۶		۱۳	۱۵
۶۰	۶۰	۷۸	۷۸	۲۶	۱۳	۴۵

ماں باپ کا حصّہ نکال لینے کے بعد چار سہام باقی رہے وہ اولاد پر منکسر ہیں۔ اولاد کا عدد پانچ ہے چار اور پانچ میں تباین ہے لہٰذا چھ کو جو فریضہ کا عدد ہے پانچ میں ضرب کیا تیس ۳۰ ہوئے انہیں سے آٹھ آٹھ بیٹوں کی اولاد کو اور چار سہام بیٹی کی اولاد کو جنکا عدد تین ہے پس تین پر انکسار ہوا لہٰذا تیس کو تین میں ضرب کیا۔

ولید / ٦ / ٣٠ / ٩٠

ماں	باپ	پوتا عمر سے	پوتی	پوتا بکر سے	پوتی	نواسا	نواسی
١/٥	١/٥	٨		٨	٤		٤

ماں باپ اور زوجہ کے حصے نکال لینے کے بعد تیرہ سہام باقی رہے وہ اولاد پر جنکا عدد پانچ ہے منکسر ہوئے۔ چار اور پانچ میں تباین ہے لہٰذا فریضے کو پانچ میں ضرب کیا۔ ۱۲۰ ہوئے۔ انہیں سے چھبیس چھبیس سہام دونوں بیٹوں کی اولاد کو اور تیرہ سہام بیٹی کی اولاد کو ملے۔ یہ سب سہام تین تین پر منکسر ہیں لہٰذا فریضہ (۱۲۰) کو تین میں ضرب کیا۔

رحیم / ٢٤ / ١٢٠ / ٣٦٠

ماں	باپ	پوتا عمر سے	پوتی	پوتا خالد سے	پوتی	نواسا	نواسی	زوجہ
٤/٢٠	٤/٢٠	٢٦	١٣	٢٦		١٣		٣/١٥
٦٠	٦٠	٥٢	٢٦	٥٢	٢٦	٢٦	١٣	٤٥

ماں باپ کا حصہ دینے کے بعد چار سہام باقی رہے۔ انہیں سے دو سہم بیٹے کی اولاد کو دیے۔ وہ اُنکے عدد پر جو تین ہے منکسر ہوئے۔ ایک سہم ہندہ کی اولاد کو ملا وہ بھی تین پر منکسر ہے پس فریضے کو تین میں ضرب کیا۔

کریم / ٦ / ١٨

ماں	باپ	پوتا	پوتی	نواسا ہندہ سے	نواسی	نواسہ عائشہ سے
		٢		١		
١/٣	١/٣	٤	٢	٢	١	١/٢

ماں باپ اور شوہر کا حق دینے کے بعد بارہ میں سے پانچ سہام باقی بچے وہ اولاد پر منکسر ہوئے اولاد کا عدد چار ہے۔ پانچ اور چار میں تبائن ہے لہذا اصل فریضہ (۱۲) کو چار میں ضرب کیا اڑتالیس ہوئے۔ اسمیں سے دس سہام پوتے پوتی کو ملے وہ تین پر منکسر ہوئے۔ اسیطرح نواسے نواسی کو جو سہام ملے ہیں وہ بھی تین پر منکسر ہیں پس ۴۸ کو تین میں ضرب کیا

نعیمہ ۱۲ / ۴۸ / ۱۴۴

ماں	باپ	پوتا	پوتی	نواسا حفصہ سے	نواسی	نواسا رحیمہ سے	نواسی	شوہر
۲ ۸ ۲۴	۲ ۸ ۲۴	۱۰ ۲۰	۱۰	۵ ۵ ۱۰	۵	۵ ۱۰	۵	۳ ۱۲ ۴۸

بارہ سہام میں سے دو دو سہام پوتے پوتی کو اور ایک سہم نواسے نواسی کو ملے۔ دو بھی تین پر منکسر ہے اور ایک بھی۔ تین اور تین میں تماثل ہے لہذا اصل فریضہ کو تین میں ضرب کیا چھتیس ہو گئے۔

کریمہ ۱۲ / ۳۶

ماں	باپ	پوتا ولید سے	پوتی	پوتا خالد سے	پوتی	نواسا	نواسی	شوہر
۲ ۶	۲ ۶	۲ ۴	۲	۲ ۴	۲	۱ ۲	۱	۳ ۹

بارہ سہام میں سے دو سہم زاہد کی اولاد کو ملے۔ ان کا عدد تین ہے پس دو سہم تین پر منکسر ہوئے اور بارہ میں سے ایک سہم نواسے نواسی کو ملا۔ ان کا عدد پانچ ہے تین اور پانچ میں تبائن ہے لہذا پانچ کو تین میں ضرب دیکر حاصل ضرب پندرہ کو عدد فریضہ بارہ میں ضرب کیا۔ ایک سو اسی ہوئے۔

رحیمہ ۱۲ / ۱۸۰

ماں	باپ	پوتا زاہد سے	پوتی	پوتی عابد سے	نواسے ۲	نواسی	شوہر
۲ ۳۰	۲ ۳۰	۲ ۲۰	۱۰	۲ ۳۰	۱۲ فی ۶	۱ ۳	۳ ۴۵

بارہ سہام مین سے دو سہم یعقوب کی اولاد پر منکسر ہوئے اُنکا عدد چھ ہے اور دو سہم یوسف کی اولاد پر پورے تقسیم نہ ہوئے اُنکا عدد تین ہے۔ ایک سہم نواسے اور نواسی پر منکسر ہوا۔ اُنکا عدد چھ ہے۔ تین اور چھ مین تداخل ہے۔ چھ اور چھ مین تماثل ہے لہذا فریضے کو چھ مین ضرب کیا۔

سلمہ / ١٢ / ٢ / ٧٢

مان	باپ	پوتے ٢ یعقوب سے	پوتی ٢	پوتا یوسف سے	پوتی	نواسے ٢	نواسی ٢	شوہر
٢/١٢	٢/١٢	٨/٤ فی ٢	٤/٢ فی	٨ ٢	٤	٤/٢ فی ١	٢ فی	٣/١٨

تیرہ سہام پانچ پر منکسر ہین اِسلیے کہ دو بیٹون اور ایک بیٹی کی اولاد ہے پس فریضہ کو پانچ مین ضرب کیا۔ پھر سلیم کا حصہ اُسکی اولاد پر جنکا عدد چھ ہے اور علیم کا حصہ اُسکی اولاد پر جنکا عدد تین ہے اور بیٹی کا حصہ اُسکی اولاد پر جنکا عدد چھ ہے منکسر ہوا۔ پہلے دو فریق کے عددون مین تداخل ہے۔ بڑے عدد کو اختیار کیا۔ پھر پہلے فریق اور تیسرے فریق کے عدد مین نسبت دیکھی وہ تماثل ہے پس فریضے کو چھ مین ضرب کیا۔

سالم / ٢٤ / ١٢٠ / ٧٢٠

مان	باپ	پوتے ٢ سلیم سے	پوتی ٢	پوتے ٣ علیم سے	نواسے ٢	نواسی ٢	زوجہ
٤/٢٠/١٢٠	٤/٢٠/١٢٠	١٠٤/٥٢ فی ٢٦	٥٢/٢٦ فی	٢٦/١٥٦/٥٢ فی ١٣	٥٢/٢٦ فی ١٣	٢٦/١٣ فی	٣/١٥/٩٠

دوسرے طبقے کے وارثون کے فرائض کا بیان

واضح ہو کہ جب بھائی بہن جمع ہون تو بھائی کو بہن سے دونا مال دیا جائیگا اور اگر صرف چند بھائی ہون تو سب برابر حصّون کے مستحق ہونگے

اور اگر صرف بہنین ہون تو مال کے دو حصے اُنکو ملین گے اور باقی مال انھین کو بطور رد کے دیا جاے گا۔

اور اگر فقط ایک ہی بہن ہو تو آدھا ترکہ اُسکو بطور فرض اور آدھا مال بطور رد ملے گا۔

دادا کو بھائی کے برابر اور دادی کو بہن کے برابر میراث ملے گی۔ نانا۔ نانی تہائی ترکہ مین بحصۂ مساوی شریک ہونگے۔

عینی بھائی بہن کی موجودگی مین پدری بھائی بہن کو میراث نہ ملے گی۔ اور اگر عینی نہ ہو تو پدری کو مثل عینی کے میراث دی جاے گی۔ اور مادری بھائی بہن دونون قسم کے بھائیون کے ساتھ اپنا حق پائین گے۔

مادری بھائی بہن اگر ایک ہو تو میت کے مال مین سے چھٹا حصہ پاے گا اور اگر دو یا دو سے زیادہ ہون تو تہائی ترکہ مین بحصۂ مساوی شریک ہونگے۔

میت کے دادا دادی۔ نانا نانی کے ہوتے پردادا۔ پردادی۔ پرنانا پرنانی کو کچھ نہ ملے گا۔ بھائی بہن کی موجودگی مین بھتیجا بھتیجی میراث سے محروم رہینگے مادری بھائی بہن اور نانا نانی اور پرنانا پرنانی پر رد نہ ہوگی بلکہ انکا حق دیکر جتنا مال بچے گا امام علیہ السلام اُسکو لے لینگے۔

دوسرے طبقہ کے وارثون کے فرائض کی چند مثالین

ہندہ ۲/۶

بھائی		بہن	شوہر
۲	ـــ	۱	۱/۳

سیدہ ۶/۱۸

بھائی		بہن	مادری بھائی	شوہر
۴	ـــ	۲	۱/۳	۳/۹

حامد ۱۲

بھائی ۲	بہن	مادری ۲	زوجہ
۴ فی / ۲	۱	۴ فی / ۲	۳

شاہد ۴/۸

بھائی	بہن	زوجہ
۲/۴	۱/۲	۱/۲ فی / ۱

عینی بھائی بہن کا عدد آٹھ ہے ان پر پانچ سہام اور زوجہ دو ہین ان پر تین سہام منکسر ہوئے۔ دو اور آٹھ مین تداخل ہے لہذا فریضے کو آٹھ مین ضرب کیا۔ چھیانوے سہام ہو گئے۔

نعیم ۱۲/۹۶

بھائی ۳		عینی بہن ۲	بھائی	مادری بہن	زوجہ ۲
۳۰ فی / ۱۰	۵	۱۰ فی / ۵	۲/۱۶	۲/۱۶	۳/۲۴ فی / ۱۲

اصل فریضہ بارہ ہی آئیں سے سات سہام بھائی بہن اور دادا۔ دادی کو ملے ان کا عدد چودہ ہے پس سات سہام چودہ پر منکسر ہوئے لہذا فریضے کو چودہ مین ضرب کیا۔ ایک سو اڑسٹھ ہو گئے۔

رحیم ۱۲/۱۶۸

بھائی ۴	عینی بہن ۳	دادا	دادی	مادری بھائی	زوجہ
۵۶ فی / ۱۴	۲۱ فی / ۷	۷/۱۴	۷	۲/۲۸	۳/۴۲

نانا نانی کا ایک حصہ ان دونون پر اور بھائی بہن - دادا دادی کے دو سہام اُنکے
عدد چھ پر منکسر ہوئے - دو اور چھ مین تداخل ہے پس فریضہ (چھ) کو چھ مین ضرب کیا
چھتیس ۳۶ ہو گئے -

رحیمہ ۶/ ۳۶

بھائی	بہن	دادا	دادی	نانا		نانی	شوہر
۴	۲	۲/۴	۲	۳	۱	۳	۳/۱۸

دادا - دادی - بھائی بہن کا ایک سہم جو بارہ مین سے اُنکو ملا ہے اُنکے عدد نو پر
منکسر ہوا پس بارہ کو نو مین ضرب کیا - ایک سو آٹھ سہام ہو گئے -

کریم ۱۲/ ۱۰۸

بھائی ۲	عینی بہن ۲		دادا	دادی	نانا	نانی	مادری بھائی	بہن	زوجہ
۴ فی ۲	۲ فی ۱	۱	۲	۱	۲/۱۸	۲/۱۸	۲/۱۸	۲/۱۸	۳/۲۷

بھانجون اور بھتیجون کے فرائض

میت کا بھتیجا اُتنا مال پاوے گا جتنا اُسکا باپ یعنی میت کا بھائی پاتا -
پس اگر صرف ایک ہی بھتیجا یا بھتیجی ہو تو کل مال اُسکو دیدیا جاوے گا - اور اگر
صرف بھتیجے ہون یا فقط بھتیجیان ہون اور وہ سب کے سب ایک ہی بھائی کی
اولاد ہون تو سب کو ترکۂ میت مین سے برابر کے حصہ ملین گے -
اور اگر بھتیجے اور بھتیجیان دونون ہون تو بھتیجے کو بہ نسبت بھتیجی کے دونا مال دیا
جائیگا - مثلاً فرض کرو زید مر گیا اُسنے فقط ایک بھائی کی اولاد سے دو بھتیجے اور
تین بھتیجیان وارث چھوڑین پس دونون بھتیجون کو چار بھتیجیان فرض کر لو تو

گویا زید کی سات بھتیجیان وارث ہوئین لہذا صورت مذکورہ مین فریضے کا عدد سات ہوا یعنی ترکۂ میت کے سات حصے کیے جائینگے چار حصے دونون بھتیجونکو اور تین سہام تینون بھتیجیون کو دیے جائین گے۔ صورت یہ ہے۔

زید/۷

بھتیجے ۲	بھتیجیان ۳
۴ فی ۲	۳ فی ۱

اور اگر بھتیجے اور بھتیجیان کئی بھائیون کی اولاد ہون تو اول ترکۂ میت کو بھائیون پر تقسیم کرو۔ پھر ہر بھائی کا سہم اُسکی اولاد کو حصہ رسد دیدو۔ مثلاً فرض کرو زید نے تین بھائیون کی اولاد چھوڑی۔ دو بھتیجے ایک بھائی سے۔ ایک بھتیجی دوسرے بھائی سے۔ اور ایک بھتیجا بھتیجی تیسرے بھائی سے پس اول ترکۂ زید کو اُسکے تین بھائیون پر تقسیم کرو پھر ایک بھائی کا حصہ اُسکے دونون بیٹون کو۔ دوسرے بھائی کا سہم اُسکی بیٹی کو۔ تیسرے بھائی کا حق تین حصے کرکے اسکی اولاد کو دیدو تین مین سے اُسکے بیٹے کو دو حصے اور لڑکی کو ایک حصہ۔

صورت مفروضہ مین فریضہ تین ہوگا۔ ہر ایک بھائی کو ایک ایک حصہ ملے گا۔ ایک بھائی کا سہم اُسکے دو بیٹون پر اور تیسرے بھائی کا سہم اُسکے بیٹے اور بیٹی پر جنکا عدد تین ہے منکسر ہوگا۔ دو اور تین مین تبائن ہے لہذا دو کو تین مین ضرب کیا۔ حاصل ضرب (چھ) کو اصل فریضہ مین ضرب کیا اٹھارہ ہوگئے۔ اٹھارہ مین سے

چھ چھ سہام ہر ایک بھائی کو دیدیے اور یہ چھ چھ سہام ہر ایک کی اولاد پر اس طور سے تقسیم کیے کہ ایک بھائی کے چھ سہام اُسکے دونون بیٹون کو فی بیٹا تین سہام اور دوسرے بھائی کے چھ سہام اُسکی لڑکی کو تیسرے بھائی کے چھ سہام مین سے چار سہام اُسکے لڑکے کو اور دو سہام اُسکی لڑکی کو دیدیے۔ صورت یہ ہے۔

زید ۳/ ۱۸

بھتیجے ۲ عمر سے	بھتیجی بکر سے	بھتیجا خالد سے		بھتیجی
۱/۶ فی ۳	۱/۶	۴	۲	۲

میّت کی بہن کی اولاد کو اُنکی مان کا حق ملے گا پس اگر بہن کی اولاد مین صرف لڑکے یا فقط لڑکیان ہی ہون تو وہ سب ترکہ میت مین بحصہ مساوی شریک ہونگے اور اگر لڑکے اور لڑکیان دونون ہون تو لڑکے کو بہ نسبت لڑکی کے دونا مال دیا جائے گا۔ اور اگر ایک ہی بہن کی اولاد ہو تو اُن سب کو آدھا ترکہ بطور فرض اور آدھا مال بطور رد دیا جائے گا۔ اور اگر کئی بہنون کی اولاد ہو تو دو تہائی مال بہنونکو بطور فرض دیا جائے گا باقی مال بھی اُنھین پر رد ہو گا۔ پھر ہر بہن کا حصّہ فرض اور رد ملا کر اُسکی اولاد پائے گی۔

مثلاً فرض کرو زید نے دو بہنون کی اولاد چھوڑی۔ ایک بہن سے دو بیٹے اور دوسری بہن سے بیٹا بیٹی۔ دو بہنون کا حق دو تہائی مال ہے اسکا مخرج

تین ہے پس فریضہ تین ہوا - اسمین سے دو حصّے دونون بہنون کو دیے ایک حصّہ
باقی رہا وہ بھی انھین دونون پر رد کیا جائے گا - رد اس صورت مین اربعًا
ہو گی بنا برین تین کو چار مین ضرب کیا بارہ حاصل ہوئے - اسمین سے دو تہائی
یعنی آٹھ سہام دونون بہنون کو بطور فرض دیے چار سہام باقی رہنے وہ بھی
انھین دونون پر رد کر دیے پس ہر ایک بہن کو فرض اور رد ملا کر چھ چھ سہام ہو گئے
ایک بہن کے چھ سہام اُسکے دونون بیٹون کو فی بیٹا تین تین سہام دیدیے - اور
دوسری بہن کے چھ سہام اُسکی اولاد پر اس طور سے تقسیم کیے کہ اُسکے بیٹے کو چھ مین سے
چار اور بیٹی کو چھ مین سے دو سہم دیے - صورت یہ ہے -

زید ۳/ ۱۲

بھانجے ۲ زینب سے	بھانجا خدیجہ سے	بھانجی
۱/۳ فرض	۱/۳ فرض	
۲ رد	۲ رد	
کل ۶	کل ۶	
فی ۳	۴	۲

اور اگر میت اپنے بھائی اور بہن دونون کی اولاد چھوڑے تو دیکھو کتنے بھائی اور
بہنون کی اولاد ہے - پس اگر ایک بھائی اور ایک بہن کی اولاد ہو تو ترکہ میت کے
تین حصّے کرو اسمین سے دو حصّے بھائی کی اولاد کو اور ایک حصّہ بہن کی اولاد کو
دیدو پس اگر ان دونون کی اولاد پر وہ حصّے پورے تقسیم نہون تو بھائی کی اولاد کے عدد

ین اور بہن کی اولاد کے عدد مین نسبت دیکھو جو نسبت ہو موافق اُسکے عمل کرو۔
مثلاً فرض کرو زید نے چار وارث چھوڑے۔ بھتیجا۔ بھتیجی۔ بھانجا۔ بھانجی۔ چونکہ
یہ وارث ایک بھائی اور ایک بہن کی اولاد ہے لہذا فریضے کا عدد تین ہوگا۔
اسمین سے دو حصے بھائی کی اولاد کو اور ایک حصہ بہن کی اولاد کو دیا جاے گا
ہر ایک کی اولاد کا عدد تین ہے پس دو حصے بھائی کی اولاد پر اور ایک حصہ بہن
کی اولاد پر منکسر ہوگا کیونکہ ہر ایک کا عدد تین ہے۔ تین اور تین مین تماثل ہے
لہذا عدد فریضہ تین کو تین مین ضرب کیا۔ نو ہو گئے۔ اسمین سے چھ سہام بھائی
کی اولاد کو دیے چار سہام بھتیجے کو اور دو سہم بھتیجی کو۔ اور نو مین سے تین سہام
بہن کی اولاد کو دیے۔ اسمین سے دو سہم بھانجے کو اور ایک سہم بھانجی کو۔ صورت یہ ہے

زید ۳ / ۹

بھتیجا	بھتیجی	بھانجا	بھانجی
۴	۲	۲	۱

اور اگر کئی بھائی اور بہن کی اولاد ہو تو بھائیون اور بہنون کے عدد کو فریضہ بناؤ اور
جتنا جسکا حصہ نکلے وہ اُسکی اولاد کو دیدو پس اگر ہر ایک کا حصہ اُسکی اولاد پر
پورا تقسیم نہو تو دیکھو کے فریق پر انکسار ہے۔ پس اگر ایک ہی فریق پر انکسار ہو تو
اُسی فریق کے عدد مین فریضے کو ضرب کرو۔
اور اگر دو فریق پر انکسار ہو تو دونون فریقون کے عددون مین نسبت دیکھو جو

نسبت ہو موافق اُسکے عمل کرکے فریضے مین ضرب دو اور اگر دو فریق سے زیادہ پر
انکسار ہو تو ہر فریق کے عدد مین نسبت دیکھکر اُسکے موافق عمل کرو۔
مثلاً فرض کرو زید مر گیا اُسنے دو بھائیون اور دو بہنون کی اولاد چھوڑی ایک
بھائی کے لڑکا اور لڑکی۔ دوسرے بھائی کے دو بیٹے۔ ایک بہن کے بیٹا
اور بیٹی۔ دوسری بہن کی دو لڑکیان ہین۔ چونکہ مثال مذکور مین دو بھائی اور دو
بہنونکی اولاد ہے تو دو بھائی بجائے چار بہنون کے ہونگے لہذا بھائی اور بہنو نکا
عدد چھ ہوگا یہی فریضے کا عدد قرار دیا جائے گا۔ چھ مین سے دو دو حصے بھائیونکو
اور ایک ایک حصہ بہنون کو ملے گا ایک بھائی کے دو سہم اُسکی اولاد پر منکسر
ہونگے۔ ان اولاد کا عدد تین ہے۔ یہ ایک فریق پر انکسار ہوا۔ دوسرے بھائی کے
دو حصّے اُسکے دونون بیٹون پر پورے تقسیم ہوجائینگے۔ ایک بہن کا حصہ اُسکی اولاد
پر جنکا عدد تین ہے منکسر ہوگا۔ یہ دوسرے فریق پر انکسار ہوا۔ دوسری بہن کا حصّہ
اُسکے دونون بیٹون پر منکسر ہوگا۔ انکا عدد دو ہے۔ یہ تیسرے فریق پر انکسار ہوا
پہلے فریق کا عدد تین ہے دوسرے فریق کا بھی عدد تین ہے۔ تین اور تین مین
تماثل ہے۔ ایک عدد کو لے لیا اُسمین اور تیسرے فریق کے عدد مین نسبت دیکھی
تیسرے فریق کا عدد دو ہے۔ تین اور دو مین تباین ہے لہذا دو کو تین مین ضرب دیکر
حاصل ضرب کو اصل فریضہ یعنی چھ مین ضرب کیا چھتیس حاصل ہوئے۔ اسمین سے
بارہ حصے ایک بھائی کو دیے۔ اسمین سے آٹھ سہام اُسکے بیٹے کو اور چار سہام

اُسکی بیٹی کو - اسیطرح بارہ سہام دوسرے بھائی کو دیے اُنہین سے چھ چھ سہام اُسکے دو بیٹون کو دیدیے اور چھ چھ سہام دونون بہنون کو دیے - ایک بہن کے چھ سہام مین سے چار سہام اُسکے بیٹے کو اور دو سہم اُسکی بیٹی کو دیے - دوسری بہن کے چھ سہام مین سے تین تین حصے دونون بیٹون کو دیے صورت یہ ہے -

زید / ٦ / ٣٦

بھتیجا عمر سے	بھتیجی	بھتیجے ٢ بکر سے	بھانجا زینب سے	بھانجی	بھانجیان ٢ عائشہ سے
٨	٤ ، ٤	٢/١٢ فی ٦	٤	١ ، ٢	١/٦ فی ٣

اِس مثال مین بھائی بہن کا عدد چھ ہے پس فریضہ چھ ہوا لیکن ہر ایک کا حصہ اُسکی اولاد پر پورا تقسیم نہین ہوتا پہلے فریق کا عدد چار ہے - دوسرے فریق کا عدد پانچ ہے - تیسرے فریق کا عدد بھی پانچ ہے - چوتھے فریق کا عدد دو ہے - پہلے اور چوتھے فریق کے عدد مین تداخل ہے - بڑا عدد لے لیا - دوسرے اور تیسرے فریق مین تماثل ہے - ایک کو لے لیا - پہلے اور دوسرے فریق کے عدد مین تبائن ہے لہذا ایک کو دوسرے مین ضرب کرکے حاصل ضرب کو اصل فریضہ مین ضرب کیا

زید / ٦ / ١٢٠

بھتیجا حامد سے	بھتیجی ٢	بھتیجا محمود سے	بھتیجی ٢	بھانجے ٢ حمید سے	بھانجی	بھانجی ٢ محمودہ سے
٢٠	٤	٢٠ فی ١٠	١٦ ، ٢	٢٤ فی ٨	١٦ فی ٨	١ ، ٤ ، ١/٢٠ فی ١٠

اگر میت صرف اپنے مادری بھائی یا بہن کی اولاد چھوڑے تو اگر ایک بھائی یا بہن کی اولاد ہے تو میت کے ترکہ سے اُنکو چھٹا حصہ ملے گا - جتنے بھی ہون وہ سب چھٹے حصے مین شریک ہونگے اور سبکو مساوی مال ملے گا - جو کچھ

نیچے گا وہ بھی اُنھین پر رد ہو گا۔

اور اگر کوئی مادری بھائی بہن کی اولاد ہو تو ایک تہائی مال مین وہ شریک ہونگے باقی دو حصے بھی اُنھین پر رد کیے جائین گے۔

اور اگر مادری بھائی بہن کی اولاد کے سوا حقیقی بھائی یا بہن کی اولاد بھی ہو۔ پس اگر ایک مادری بھائی یا بہن کی اولاد ہو تو چھٹے حصے مین اور اگر کئی مادریون کی اولاد ہو تو تہائی مال مین سب شریک ہونگے باقی ترکہ حقیقی بھائی یا بہن کی اولاد کو موافق اُنکے حصون کے دیا جاے گا۔

اگر بھائی بہن کی اولاد کے ساتھ میت کے دادا۔ دادی۔ نانا۔ نانی بھی ہون تو نانا۔ نانی کا ایک تہائی نکال کر باقی مین سے دادا کو بھائی کے برابر اور دادی کو بہن کے برابر ترکہ ملے گا۔

اور اگر میت کا شوہر یا زوجہ بھی ہو تو ان کا حصہ دینے کے بعد باقی مال اور وارثونکو حصہ رسد دیدیا جائے گا۔

فرائض کی مشق

اصل فریضہ چھ ہے اسمین سے چھٹا حصہ مادری بھائی کے لڑکے کو دیا گیا۔ باقی بچے پانچ سہام وہ عینی بھائی بہن پر جنکا عدد تین ہے منکسر ہوئے لہذا فریضہ کو تین مین ضرب کیا۔ پھر عینی بھائی کا حصہ اُسکی اولاد پر جنکا عدد تین ہی منکسر ہوا۔ اسیطرح عینی بہن کا حصہ اُسکی اولاد پر جن کا عدد تین ہے منکسر ہوا۔ تین اور تین مین تماثل ہے۔ پس

فریضے کو تین مین ضرب کیا چوّن ہو گئے۔

زید/۶/۱۸/۵۴

بھتیجا عینی	بھتیجی	بھانجا عینی	بھانجی	بھتیجا مادری
	۵	۵		۱/۳
۲۰	۱۰	۱۰	۵	۹

اصل فریضہ تین ہے ایک تہائی مادریون کا ملاوہ دو پر منکسر ہے۔ دو تہائی عینیون کو دیا گیا وہ تین پر منکسر ہے تین اور دو مین تباین ہی۔ تین کو دو مین ضرب دیکر حاصل ضرب کو فریضہ مین ضرب دیا اٹھارہ ہوئے۔ اسمین سے تین مادری بھانجے کو۔ تین مادری بھتیجے بھتیجی کو ملے۔ یہ دو پر منکسر ہوئے۔ چار عینی بھانجے کو۔ آٹھ عینی بھتیجے بھتیجی کو ملے۔ یہ تین پر منکسر ہوئے۔ دو کو تین مین ضرب دیکر حاصل ضرب کو اٹھارہ مین ضرب کیا۔

عمر/۳/۱۸/۱۰۸

بھتیجا عینی	بھتیجی	بھانجا عینی	بھتیجا مادری	بھتیجی	بھانجی مادری
۵	۲	۴	۳	۱	۳
۳۲	۱۶	۲۴	۹	۹	۱۸

بھائی کا حصہ اُسکی اولاد پر جنکا عدد تین ہے اور بہن کا حصہ اُسکی اولاد پر اُنکا عدد بھی تین ہی منکسر ہوا۔ تین اور تین مین تماثل ہی لہذا اصل فریضے کو تین مین ضرب کیا۔

بکر/۶/۱۸

دادا	دادی	بھتیجا	بھتیجی	بھانجا	بھانجی
۲/۶	۱/۳	۲		۱	
		۴	۲	۲	۱

اِس مثال مین صاحبان فرض نانا۔ نانی ہین۔ تہائی مال اِن دونون کو ملے گا پس فریضہ تین ہو گا۔ اسمین سے ایک حصہ نانا۔ نانی پر جنکا عدد دو ہی منکسر ہوا اور باقی دو حصے چھ عدد پر منکسر ہوئے۔ دو اور چھ مین تداخل ہے۔ لہذا فریضے کے عدد تین کو

چھ مین ضرب کیا اٹھارہ ہوئے۔ پھر بھائی کا حصہ اُسکی اولاد پر اور بہن کا حصہ اُسکی اولاد پر منکسر ہوا۔ ہر ایک کا عدد تین ہے پس اٹھارہ کو تین مین ضرب کیا۔

خالد / ۳ / ۱۸ / ۵۴

دادا دادی بھتیجا بھتیجی بھانجا بھانجی نانا نانی

۴/۱۲ ۲/۶ ۸ ۴ ۴ ۴ ۲ ۲ ۲ ۳/۹ ۱ ۳/۹

اصل فریضہ بارہ ہے۔ مادریون کا اور زوجہ کا حصہ نکالنے کے بعد پانچ بچے وہ عینی بھائی بہن پر جن کا عدد تین ہے منکسر ہوئے پس بارہ کو تین مین ضرب کیا چھتیس سہام ہو گئے۔ اسمین سے بھائی کا حصہ اُسکی اولاد پر اور بہن کا حصہ اُسکی اولاد پر منکسر ہوا۔ ہر فریق کا عدد تین ہے۔ تین اور تین مین تماثل ہے پس عدد فریضہ چھتیس کو تین مین ضرب کیا۔ ایک سو آٹھ سہام ہو گئے۔

ولید / ۱۲ / ۳۶ / ۱۰۸

بھتیجا عینی بھتیجی بھانجا عینی بھانجی بھتیجا مادری بھتیجی بھانجا مادری بھانجی زوجہ

۲۰ ۱۰ ۱۰ ۵ ۱۰ ۵ ۵ ۱/۳/۹ ۱/۳/۹ ۱/۳/۹ ۱/۳/۹ ۳/۹/۲۷

اس مثال مین فریضہ بارہ ہے۔ زوجہ کا چوتھائی۔ نانا نانی کا تہائی۔ مادریون کا چھٹا حصہ دینے کے بعد تین سہام بچے وہ باقی وارثوں پر جن کا عدد چھ ہے منکسر ہوئے۔ لہذا عدد فریضہ بارہ کو چھ مین ضرب کیا بہتر سہام ہو گئے۔

ہشام / ۱۲ / ۷۲

دادا دادی بھتیجا بھتیجی بھانجا بھانجی بھتیجا مادری بھتیجی نانا نانی زوجہ

۶ ۳ ۲ ۴ ۲ ۲ ۱ ۱/۶ ۱/۶ ۲/۱۲ ۲/۱۲ ۳/۱۸

فریضہ چھ ہے۔ نانا نانی اور شوہر کے حصے نکالکر بقیہ آٹھ وارثون پر انکسار ہوا۔ لہذا

فریضہ کو آٹھ مین ضرب کیا پھر یعقوب کا حصہ اُسکے وارثون پر جنکا عدد تین ہی اور یوسف کا حصہ اُسکے ورثہ پر جن کا عدد پانچ ہے اور میت کی بہن کا حصہ اُسکی اولاد پر جن کا عدد تین ہی منکسر ہوا۔ پہلے اور دوسرے فریق کے عدد مین تباین ہے اور پہلے اور تیسرے مین تماثل ہے لہذا تین کو پانچ مین ضرب دیکر حاصل ضرب پندرہ کو اڑتالیس مین ضرب کیا۔

نعیمہ / ٦ / ٤٨ / ٧٢٠

شوہر	نانی	نانا	بھانجی	بھانجا	بھتیجی	بھتیجہ یوسف کے	بھتیجی	بھتیجہ یعقوب کے	دادی	دادا
٣ / ٣٠	١ / ١٥	٢٠	٢ / ١٠	٢٢ / ١٤	١ / ٩	١٠	١ / ٥	١ / ٨ / ١٢٠	١ / ٨ / ١٢٠	٣ / ٢٤ / ٣٦٠

شوہر کا حق نکالنے کے بعد دو فریق پر انکسار ہوا۔ ایک کا عدد دو ہی دوسرے کا عدد چھ ہے۔ دو اور چھ مین تداخل ہے لہذا فریضے کو بڑے عدد (چھ) مین ضرب کیا ٣٦ ہو گئے۔ پھر چار فریق پر انکسار ہوا ہر ایک کا عدد تین ہی پس چھتیس کو تین مین ضرب کیا ایک سو آٹھ ہو گئے۔

مریم / ٦ / ٣٦ / ١٠٨

شوہر	بھانجی	بھانجہ مادری	بھانجی	بھانجہ نفیسہ کے	بھانجی	بھانجہ زینب کے	بھتیجی	بھتیجہ عیسیٰ کے	بھتیجی	بھتیجہ یوسف کے
٨	٢ / ٤	٨	٢ / ٤	٢ / ٨	٢ / ٤	٢ / ٤	٢	٢ / ٩	١ / ٣ / ٩	٣ / ١٨ / ٥٤

فریضہ اجداد ثمانیہ کا بیان

اگر کوئی شخص اپنے باپ کے دادا۔ دادی۔ نانا۔ نانی اور اپنی مان کے دادا دادی نانا نانی چھوڑے تو جائداد میت کے تین حصے کرو اُسمین سے ایک سہم مان کے دادا دادی۔ نانا نانی کو بحصۂ مساوی دیدو۔ دو سہام جو بچے اُسکے تین حصے کرو۔

ایک حصہ باپ کے نانا نانی کو اور دو حصے باپ کے دادا دادی کو دیدو۔ اصل فریضہ
تین سہام ہوگا۔ اسمین سے ایک سہم جو ماں کے اجداد کو دیا گیا ہے وہ چار پر پورا
تقسیم نہ ہوگا۔ باقی بچے دو سہام اُسکے تین حصے کیے گئے اُسمین سے ایک حصہ
باپ کے نانا نانی کو دیا گیا وہ بھی تین پر منکسر ہوا۔ اسلیے کہ نانا کو نانی سے دونا ملیگا
تو گویا ان کا عدد تین ہوا۔ اور ماں کے اجداد کا عدد چار ہے۔ تین اور چار مین
تبائن ہے لھذا تین کو چار مین ضرب کیا بارہ ہوئے۔ آخر مین باپ کے دادا
اور دادی کو جو دو حصے دیے گئے ہین وہ بھی تین پر منکسر ہین اسلیے کہ دادا کو دادی سے
دونا ملتا ہے پس ان کا عدد تین ہوا پھر بارہ کو تین مین ضرب کر کے حاصل ضرب
چھتیس [۳۶] کو عدد فریضہ تین مین ضرب کیا ایک سو آٹھ ہو گئے۔ اسمین سے ایک
تہائی یعنی چھتیس سہام ماں کے اجداد کو۔ ہر ایک کو نو نو حصے دیے اور دو تہائی
یعنی بہتر [۷۲] کے تین حصے کیے۔ ایک حصہ یعنی چوبیس باپ کے نانا نانی کو دیے
نانا کو سولہ [۱۶] نانی کو آٹھ۔ اور بہتر کی دو تہائی یعنی اڑتالیس [۴۸] سہام باپ کے دادا
دادی کو دیے۔ دادا کو بتیس [۳۲] دادی کو سولہ [۱۶]۔ صورت یہ ہے۔

حکم ۳/۳۶/۱۰۸

باپ کے				ماں کے			
دادا	دادی	نانا	نانی	دادا	دادی	نانا	نانی
۳۲	۱۶	۱۶	۸	۹	۹	۹	۹

حکیم /۱۲/ ۳۶/ ۱۰۸

باپ کے				ماں کے				
دادا	دادی	نانا	نانی	دادا	دادی	نانا	نانی	زوجہ
۱۰		۵	۵	۱ / ۳	۱ / ۳	۱ / ۳	۱ / ۳	۳ / ۹
۲۰	۱۰	۱۰	۵	۹	۹	۹	۹	۲۷

اصل فریضہ چھ ہے - اسمین سے ایک تہائی یعنی دو سہم ماں کے اجداد کو دیے وہ چار پر منکسر ہین - باقی رہا ایک سہم وہ باپ کے اجداد کو دیا وہ تین پر منکسر ہوا تین اور چار مین تباین ہے لہذا تین کو چار مین ضرب دیکر حاصل ضرب بارہ کو اصل فریضہ مین ضرب کیا بہتر ہوگئے پھر باپ کے اجداد پر انکسار ہوا - ہر ایک کا عدد تین ہی لہذا بہتر کو تین مین ضرب دیا

حلیم /۶/ ۷۲/ ۲۱۶

دادا	دادی	نانا	نانی	دادا	دادی	نانا	نانی	شوہر
۸	۱	۴				۲		۳
				۶	۶	۶	۶	۳۶
۱۶	۸	۸	۴	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۰۸

تیسرے طبقہ والون کے فرائض

میّت کے چچا کو اُسکی پھوپی سے دونا دیا جائے گا اور ماموں خالہ جتنے بھی ہون ایک تہائی ترکے مین بحصہ مساوی شریک ہونگے - میّت کے چچا اور پھوپی اگر دو یا دو سے زیادہ ہون تو تہائی مال بحصہ مساوی پائینگے اور اگر ایک ہی ہو تو چھٹا حصہ پائے گا -

اور اگر چچا اور ماموں دونوں ہوں تو ایک تہائی ماموں کو اور باقی چچا کو دیا جائیگا -

اور اگر کوئی شخص چچا اور پھوپی۔ ماموں اور خالہ چھوڑے تو اصل جائداد کے تین حصے کرو ایک حصہ ماموں اور خالہ کو دیدو۔ دو حصے جو بچے اُسکے تین حصہ کرو۔ ایک حصہ پھوپی کو دو حصے چچا کو دو۔ پس صورت مذکورہ مین فریضہ تین ہے۔ ماموں اور خالہ کو جو ایک سہم دیا گیا ہے وہ دو پر منکسر ہے اور چچا اور پھوپی کو جو دو سہام دیے گئے ہین وہ تین پر منکسر ہین دو اور تین مین تباین ہی لہذا دو کو تین مین ضرب دیکر حاصل ضرب چھ کو تین مین ضرب کیا۔ اٹھارہ ہو گئے۔ صورت یہ ہے۔

زید ۳/۱۸

چچا	پھوپی	ماموں	خالہ
۲		۱	
۸	۴	۳	۳

اصل فریضہ تین ہی۔ ایک سہم ماموں خالہ کو ملا وہ تین پر منکسر ہی اور دو سہم چچا اور پھوپی کو دیے گئے وہ پانچ پر منکسر ہین۔ تین اور پانچ مین تباین ہے پس پانچ کو تین مین ضرب کرکے حاصل ضرب پندرہ کو تین مین ضرب کیا پینتالیس ہو گئے۔

عمر ۳/۴۵

چچا ۲	پھوپی	ماموں ۲	خالہ
۲		۱	
۲۴ فی ۱۲	۶	۱۰ فی ۵	۵

اصل فریضہ تین ہی۔ ایک سہم ماموں خالہ پر جنکا عدد سات ہی منکسر ہوا۔ دو سہم چچا پھوپی پر جنکا عدد آٹھ ہے منکسر ہوا۔ آٹھ اور سات مین تباین ہی لہذا آٹھ کو

سات مین ضرب دیکر حاصل ضرب (۵۶) کو تین مین ضرب کیا ایکسو اڑسٹھ [۱۶۸] ہو گئے

حامد / ۳ / ۱۶۸

چچا ۳		پھوپی ۲	مامون ۴		خالہ ۳
۸۴ فی ۲۸	۲	۲۸ فی ۱۴	۳۲ فی ۸	۱	۲۴ فی ۸

اگر حقیقی چچا اور پھوپی کے ساتھ مادری چچا اور پھوپی بھی ہون تو اصل مال کے تین حصے کرو ایک سہم مادری کو اور دو سہم عینی کو دو پس فریضہ تین ہو گا۔ مادریکا حصہ دو پر اور عینی کا حصہ تین پر منکسر ہو گا۔ دو اور تین مین تبائن ہی لہذا تین کو دو مین ضرب کر کے حاصل ضرب چھ کو اصل فریضہ یعنی تین مین ضرب کیا۔ اٹھارہ ہوئے۔ صورت یہ ہی۔

حمید / ۳ / ۱۸

چچا عینی		پھوپی	چچا مادری		پھوپی
	۲			۱	
۸		۴	۳		۳

اور اگر چارون وارثون کے ساتھ میّت کے مامون خالہ بھی ہون تو مال میّت کے تین حصے کرو۔ ایک تہائی مین مامون خالہ کو شریک کر دو باقی بچے دو سہام اُسکے بھی تین حصے کرو۔ ایک حصہ مادری چچا پھوپی کو دو۔ دو حصے جو بچے اُسکے پھر تین حصے کرو۔ اوس مین سے ایک حصہ پھوپی کو اور دو حصے چچا کو دو۔

احمد/٣/٨/٥٤

چچاعینی		پھوپی		چچامادری	پھوپی	ماموں		خالہ
١٦	٨	٨	٢	٢/٦	٢/٦	٢/٩	١	٣/٩

فریضہ بارہ ہی۔ اسمین سے زوجہ اور ماموں خالہ کا حصہ نکال کر پانچ سہام بچے وہ
تین پر منکسر ہین لہذا بارہ کو تین مین ضرب کیا چھتیس ہوئے۔ پھر دو فریق پر انکسار
ہوا۔ ایک کا عدد تین ہے۔ دوسرے کا عدد دو ہی ان دونون مین تباین ہی۔ لہذا
تین کو دو مین ضرب دے کر حاصل ضرب (٦) کو چھتیس مین ضرب کیا دو سو سولہ ہوگئے

محمود/١٢/٦/٣٦/٢١٦

چچاپدری	پھوپی	چچامادری	پھوپی	ماموں	خالہ	زوجہ
١٠	٥	٥	٥	٢/٦	٢/٦	٣/٩
٤١	٢٠	١٥	١٥	٣٦	٣٦	٥٤

اگر کوئی شخص اپنے حقیقی چچا اور حقیقی ماموں خالہ اور مادری چچا۔ پھوپی اور
مادری ماموں خالہ چھوڑے تو اسکی جائداد کے تین حصے کرو۔ پھر ایک سہم کے
تین حصے کر کے اسمین سے ایک حصہ مادری ماموں خالہ کو اور دو حصے حقیقی
ماموں خالہ کو دو۔ دو سہم جو باقی ہین اسکے بھی تین حصے کرو۔ اسمین سے ایک حصہ
مادری چچا پھوپی کو دو۔ دو حصے جو باقی رہے اسکے بھی تین حصے کرو۔ اسمین سے
ایک حصہ حقیقی پھوپی کو اور دو حصے حقیقی چچا کو دیدو۔ اِن وارثون کا فریضہ
یعنی ہر ایک کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اِس صورت مین فریضہ تین ہوگا
اسلیے کہ مثال مذکور مین صاحبانِ فرض صرف مادری وارث ہین اُنکا حصہ

ایک تہائی مال ہے اُسکا مخرج تین ہے - پس فریضے کا عدد تین ہوا - اسمین سے
ایک سہم جو مادری ورثہ کو ملے گا اُسکے تین حصے کیے جائین گے اور حقیقی
وارثون کو جو دو سہم ملین گے اُسکے بھی تین حصے ہونگے تو گویا دو فریق پر
انکسار ہوا - ہر ایک کا عدد تین ہے اور دونون فریق کے عددین تماثل ہے
لہٰذا ایک فریق کے عدد مین فریضے کے عدد کو ضرب کیا پس فریضے کا عدد
نو ہو گیا - اسمین سے ایک تہائی کے دو حصے حقیقی مامون خالہ کو دیے ایک
حصہ مادری مامون اور خالہ کو دیا - دو تہائی جو باقی ہے اسمین سے چار
سہام حقیقی چچا اور پھوپی کو اور دو سہم مادری چچا اور پھوپی کو دیے -
حقیقی مامون اور خالہ کو جو دو حصے ملے ہین وہ ان دونون پر پورے تقسیم ہو گئے
مادری مامون اور خالہ کو جو ایک حصہ ملا ہے وہ اِن دونون پر منکسر ہوا - یہ ایک
فریق پر انکسار ہوا - حقیقی چچا اور پھوپی کو جو چار سہام ملے ہین چونکہ اُسکے تین حصے
کیے جائین گے اسمین سے ایک حصہ پھوپی کو اور دو حصے چچا کو دیے جائین گے
تو گویا چار سہام تین پر منکسر ہوئے - یہ دوسرے فریق پر انکسار ہوا -
مادری چچا اور پھوپی کو جو دو سہام ملے ہین وہ بھی اُن دونون پر پورے تقسیم
ہو جاتے ہین - پس جن دو فریق پر انکسار ہوا ہے ایک فریق کا عدد دو ہے اور
دوسرے فریق کا عدد تین ہے - تین اور دو مین تباین ہے لہٰذا تین کو دو مین
ضرب دیکر حاصل ضرب چھ کو فریضے کے عدد نو مین ضرب کیا چون ۵۴ ہو گئے - یہ

پچون سہام اُن ورثہ پر پورے تقسیم ہو جائینگے ۔ صورت یہ ہے ۔

حفص / ۳ / ۹ / ۵۴

چچاعینی پھوپی چچامادری پھوپی مامون عینی خالہ مامون مادری خالہ

٤ ٢ ١ ١
١٦ ٨ ١/٦ ١/٦ ١/٦ ١/٦ ٣ ٣

حفصہ / ٦ / ١٨ / ١٠٨

چچاعینی پھوپی چچامادری پھوپی مامون عینی خالہ مامون مادری خالہ شوہر

٤ ٢ ١ ١
١٦ ٨ ١/٦ ١/٦ ١/٦ ١/٦ ٣ ٣ ٣/٩/٥٤

بوحفص / ١٢ / ٣٦ / ٢١٦

چچاعینی پھوپی چچامادری پھوپی مامون عینی خالہ مامون مادری خالہ زوجہ

١٠ ٥ ٥ ٤ ٤
٤٠ ٢٠ ١٥ ١٥ ٢/٢٤ ٤ ٢/١٢ ٢/١٢ ٣/٩/٥٤

ابوعمر / ١٢ / ٧٢ / ٢١٦

چچاعینی پھوپی چچامادری پھوپی مامون عینی خالہ مامون مادری خالہ زوجہ

٢٠ ٥ ٤
٤٠ ٢٠ ٥/١٥ ٥/١٥ ٨/٢٤ ٨/٢٤ ٤/١٢ ٤/١٢ ٣/١٨/٥٤ فی ٢٧

احکام زوجہ

جس عورت کو اُسکے شوہر نے خلع کر دیا ہو ۔ یا طلاق بائن دی ہو ۔ یا موجبات

فسخ کیوجہ سے نکاح فسخ کر دیا ہو۔ یا بغیر مجامعت کیے ہوئے طلاق دی ہو۔ یا زن و شوہر کے مابین حاکم شرع کے سامنے لعان واقع ہوا ہو تو ان پانچون صورتو مین نہ عورت اپنے شوہر کی وارث ہوگی اور نہ مرد اُس عورت کا ورثہ پائے گا۔

اولاد والی زوجہ اور زوجۂ لاولد کو منقولہ جائداد مین سے اور درختون اور عملۂ مکان کی قیمت مین سے حصہ ملے گا۔ زمین سے زوجہ محروم رہے گی مگر احوط یہ ہے کہ زوجہ خصوصاً صاحب اولاد اور دوسرے ورثہ زمین کے معاملہ مین آپس مین مصالحہ کر لین۔

اگر کسی شخص نے اپنی اولاد کے ساتھ چند بیویان چھوڑی ہون تو وہ سب عورتین آٹھوین حصے مین شریک ہونگی۔ اور اگر اُس شخص کے اولاد نہ ہو تو وہ سب عورتین چوتھائی مال بحصۂ مساوی پائینگی۔

اگر کوئی شخص حالت مرض مین چار عورتون سے نکاح کرے اور چارون سے جماع کر لے۔ پھر اُن سب کو طلاق دیدے۔ عدۂ طلاق گزرنے کے بعد پھر وہ شخص اور چار عورتون سے نکاح کرے اور جماع کر کے اُنکو بھی طلاق دیدے عدۂ طلاق گزرنے کے بعد وہ شخص مریض کسی اور چار عورتون سے نکاح کرے اور انسے بھی جماع کرے اور اُسی مرض مین اُسی سال وہ شخص مرجائے تو یہ سب بارہ عورتین اُسکی میراث پائین گی۔ سال کی ابتدا اُس تاریخ سے ہوگی جسدن اُس مریض نے پہلے پہل چار عورتون سے نکاح کیا ہے۔

سبب کا بیان

وارثان سببی پانچ ہین۔ اوّل شوہر۔ دوسرے زوجہ تیسرے مُعتِق یعنی آزاد کرنے والا۔ چوتھے ضامن جریرہ یعنی دیت اور جرمانہ وغیرہ کا ذمہ دار۔ پانچوین امام علیہ السلام۔

مراتب سبب کا بیان

سبب کے تین مرتبے ہین۔ اوّل ولاے عتق دوسرے ولاے ضمان تیسرے ولاے امامت یعنی آزاد کرنے والے کی موجودگی مین ضامن جریرہ اور امام علیہ السلام کو میراث نہ ملیگی اور ضامن جریرہ کی موجودگی مین امام علیہ السلام وارث نہ ہونگے لیکن شوہر یا زوجہ تو ہر ایک کے ساتھ اپنا حق پائینگے۔

ولای عتق کا بیان

اگر آزاد شدہ غلام یا آزاد شدہ کنیز مرجائے اور ان دونون کا کوئی آزاد نسبی وارث نہ ہو توان دونون کا مال اِن کے آزاد کرنے والے کو دیا جائے گا۔ اور اگر چند آدمیون نے آزاد کیا ہی تو ہر شخص اپنے حصے کے موافق وارث ہوگا۔ اور اگر آزاد کرنے والا پہلے ہی مرچکا ہو تو اُسکی اولاد یا اولاد کی اولاد وارث ہوگی۔ اور اگر یہ بھی نہ ہون تو آزاد کرنے والے کے پدری قرابت دار ورثہ پائین گے جیسے بھائی بہن عینی یا علاتی اور دادا دادی۔ چچا پھوپی وغیرہ۔ اقرباے مادری مثلاً نانا نانی۔ مامون خالہ۔ مادری بھائی بہن وغیرہ اس میراث کے مستحق نہین ہین۔

ولای عتق کی شرطین

آقا اپنے آزاد کیے ہوئے غلام یا کنیز کی چار شرطون سے

میراث پانے کا مستحق ہوتا ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ غلام یا کنیز کو آقا نے کسی واجب کام مین آزاد نہ کیا ہو پس اگر مثلاً کوئی غلام کفارہ مین آزاد کیا گیا ہے تو آقا اُسکا وارث نہ ہوگا۔

دوسری شرط یہ ہے کہ غلام یا کنیز خود بخود آزاد نہ ہو گئے ہون اُسکی صورت یہ ہے کہ آقا کسی خطا پر اپنے غلام کا کان کتر لے یا اُسکی ناک کاٹ لے تو یہ سزا اُس غلام کی آزادی کا باعث ہوگی اور غلام خود بخود اُسکی ملکیت سے نکلکر آزاد ہو جائیگا پس آقا اُسکی میراث نہ پائے گا۔

تیسری شرط یہ ہے کہ آزاد کرتے وقت آقا نے اپنے غلام سے یہ نہ کہہ دیا ہو کہ مین تیری خطاؤن کا ضامن اور ذمہ وار نہین ہون۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ آزاد کیے ہوئے غلام یا کنیز کا کوئی نسبی آزاد وارث نہ ہو پس اگر کوئی آزاد نسبی وارث اگرچہ دور کے رشتہ کا بھی موجود ہو تو آقا کو اُسکی میراث نہ دیجائے گی۔

ولای ضمان کا بیان

یعنی جبکہ دو شخص آپسمین ایک دوسرے سے عہد کرلین اور یہ کہدین کہ اگر تمسے کوئی ایسی خطا سرزد ہو جسکی وجہ سے تمکو دیت یا تاوان (جرمانہ وغیرہ) دینا پڑے تو تمہارے بدلے مین دونگا اور تمہارا وارث بھی بنون گا۔ اگر یہ عہد اور ذمہ داری دونون شخصونکی طرف سے ہو تو اُنمین سے ایک شخص دوسرے کا وارث ہو جائے گا بشرطیکہ کوئی نسبی وارث نہو

اور اگر یہ معاہدہ دونون شخصونکی طرف سے نہ ہو تو جسنے یہ معاہدہ کیا ہے اور دیت وغیرہ کا ذمہ دار ہوگیا ہے وہ تو وارث ہو جائے گا مگر دوسرا شخص اسکا وارث نہوگا

ولای امامت کا بیان جس شخص کا کوئی نسبی وارث یا آزاد کرنے والا۔ یا ضامن جریرہ نہو تو امام علیہ السلام اُسکے مال کے وارث ہونگے۔ ہان اگر شوہر یا زوجہ ہو تو اُسکا حق دینے کے بعد جتنا مال بچیگا وہ امام علیہ السلام کی خدمت پیش کردیا جاے گا۔ زمانۂ غیبت امام مین ہواسا شخص کے مال کے متعلق مجتہد جامع الشرائط سے دریافت کرنا چاہیے جیساوہ حکم دے موافق اُسکے عمل کرین۔

میراث غرق اور مہدوم علیہ کا بیان

جبکہ دو شخص یا زیادہ ایک ساتھ پانی مین ڈوب کر یا دیوار کے نیچے دب کر مرجائین تو وہ لوگ آپسمین ایک دوسرے کے چار شرطون سے وارث ہونگے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ دونون نے یا کسی ایک نے کچھ مال چھوڑا ہو۔ دوسری شرط یہ ہے کہ وہ لوگ ایک دوسرے کی میراث پانے کے مستحق بھی ہون۔ پس اگر مثلاً دو بھائی ڈوب کر مرجائین ایک اُنمین لاولد ہو اور دوسرے نے اولاد چھوڑی ہو تو صاحب اولاد تو وارث ہو جاے گا مگر اُسکا ترکہ لاولد کو نہ ملے گا۔ اسلیے کہ اولاد کی موجودگی مین بھائی کو میراث نہین مل سکتی۔ تیسری شرط یہ ہے کہ وہ لوگ اسطرح

مرے ہون کہ تقدم اور تاخر موت کا شتبہ ہوگیا ہوا ور معلوم نہ ہو کہ کون پہلے مرا اور کون بعد مین۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ اُنکے مرنے کا سبب سواے دبنے اور ڈوبنے کے اور کچھ نہ ہوا ہو۔

تقسیم میراث کا طریقہ

یہ ہے کہ اوّل ایسے شخص کو زندہ فرض کرو جسکا حصہ کم ہے پھر دوسرے شخص کا ترکہ تقسیم کرو اور وارثون کے ساتھ اُسکو بھی شامل کرو جسے تمنے زندہ فرض کیا ہی۔ پھر اِس شخص کو مردہ فرض کرو اور جسے تمنے پہلے مردہ فرض کیا تھا اب اُسے زندہ مانو اور دوسرے وارثون مین اسے شامل کرکے میت کا ذاتی مال تقسیم کردو۔ بعد اسکے جسکا وارث زندہ موجود ہو وہ مال اُسکے حوالہ کردو مثلاً فرض کرو کہ دو شخص یعنی باپ اور بیٹا ڈوب گئے۔ باپ کا نام سالم ہی اور بیٹے کا نام مسلم ہے۔ سالم نے ایک بیٹا سلیم نامے زندہ چھوڑا۔ اور مسلم نے بھی ایک بیٹا چھوڑا اُسکا نام اسلم ہی۔

اوّل مسلم کو مردہ فرض کرو اور اُسکے باپ سالم کو زندہ لہذا مسلم کے دو وارث ہوئے ایک اُسکا بیٹا اسلم۔ دوسرا وارث اُسکا باپ سالم۔ پس مسلم کی ذاتی جائداد کا چھٹا حصہ اُسکے باپ سالم کو اور باقی رہے پانچ سہام وہ اُسکے بیٹے اسلم کو دیدو۔ پھر سالم کو مردہ اور مسلم کو زندہ مانو۔ سالم کی ذاتی جائداد کے دو حصہ کرو

ایک حصہ اُسکے بیٹے مسلم کو جسے تمنے زندہ مانا ہی اور دوسرا حصہ سلیم کو دیدو
اور مسلم کی جائداد سے چھٹا حصہ جو تمنے سالم کو دیا ہو وہ بھی سلیم کو دیدو پس سلیم کے
پاس آدھی جائداد تو اُسکے باپ سالم کے ذاتی ترکے سے پہونچی اور چھٹا حصہ
جو مسلم کی جائداد سے سالم کو دیا تھا وہ بھی سلیم کو مل گیا۔

اور سالم کو مردہ فرض کرکے جو تمنے اُسکی آدھی جائداد مسلم کو دی ہو وہ اُسکے
بیٹے اسلم کو دیدو پس اسلم کو آدھی جائداد تو وہ ملی جو تمنے سالم کے ذاتی مال سے
مسلم کو دی تھی اور مسلم کی ذاتی جائداد کے پانچ سہام بھی اسلم کو ملے۔

میراث خنثیٰ کا بیان

خنثیٰ وہ ہے جسکے عورت اور مرد دونون کے پیشاب کا مقام ہو۔ خنثیٰ کے مرد
یا عورت ہونے کی شناخت یہ ہے کہ اگر پیشاب مرد کے مقام سے اکثر آتا ہو تو
وہ مرد ہے اور اگر عورت کے مقام سے اکثر پیشاب آتا ہو تو وہ عورت ہے۔
اور اگر دونون مقامون سے پیشاب آتا ہو تو جس سے پہلے بند ہو موافق اُسکے
حکم کیا جائے گا۔ اور اگر دونون مقامون سے ایک ساتھ پیشاب نکلے اور
ایک ساتھ دونون سے بند ہو تو ایسے شخص کو خنثیٰ مُشکل کہتے ہین۔

خنثیٰ مشکل کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہی کہ اوّل یہ دیکھو کہ وارث کتنے ہین اور اُنمین کے
مرد ہین اور کتنی عورتین ہین پھر یہ دیکھو کہ وہ ورثہ

صاحبانِ فرض ہین یا نہین اگر ہین تو ہر ایک کا کتنا کتنا حصہ ہی۔ اور اگر ورثہ صاحبان فرض نہین ہین تو ہر مرد کی جگہ دو عدد اور ہر عورت کے بجاے ایک عدد فرض کرلو پھر خنثیٰ کو مرد فرض کرکے سب کا عدد معلوم کرلو۔ دوسری بار خنثیٰ کو عورت مانکر سب کا عدد نکالو پھر ان دونون عددون مین نسبت دیکھو پس وہ نسبت یا تباین ہوگی یا تداخل۔ یا تماثل ہوگی یا توافق۔

اگر وہ نسبت تباین ہے تو ایک عدد کو دوسرے مین ضرب دیکر حاصل ضرب کو دونا کرکے فریضہ قرار دے لو۔ اور اگر وہ نسبت تداخل ہی تو بڑے عدد کو دونا کرکے فریضہ بناؤ۔ اور اگر تماثل ہے تو ایک عدد کو دوگنا کرکے فریضہ بناؤ۔ اور اگر توافق ہے تو ایک عدد کو دوسرے عدد کے جزء وفقی مین ضرب کرکے حاصل ضرب کو دونا کرکے فریضہ بناؤ۔ پھر پہلی بار خنثیٰ کو مرد فرض کرکے فریضہ تقسیم کرو۔ جتنا مال دوسرے مرد کو دو اُتنا ہی خنثیٰ کو دیدو۔ پھر دوسری مرتبہ خنثیٰ کو عورت فرض کرکے ترکہ بانٹو اور جتنا حصّہ کسی عورت کو دو اُتنا ہی خنثیٰ کو بھی دیدو۔ پھر ہر ہر وارث کے دونون دفعہ کے حصون کو جمع کرکے ہر ایک کو آدھا آدھا کردو۔

مثلاً فرض کرو زید مرگیا اُسنے دو اولادین چھوڑین ایک وارث اُسکا بیٹا ہے دوسرا وارث خنثیٰ ہے۔ پس اول خنثیٰ کو مرد فرض کیا تو گویا زید کے دو بیٹے ہوئے اِس صورت مین فریضہ کا عدد چار ہوا اِسلیے کہ ہر بیٹے کے بجاے دو عدد لیے گئے

پھر خنثیٰ کو عورت مانا تو اس صورت مین فریضے کا عدد تین ہوا- چار اور تین مین تبائن ہے لہذا تین کو چار مین ضرب کیا حاصل ضرب بارہ کو دونا کر لیا چوبیس ہو گئے اِسی عدد کو فریضہ قرار دیا- پہلی مرتبہ دونون اولادون کو بارہ بارہ سہام دیے دوسری بار بیٹے کو سولہ اور خنثیٰ کو آٹھ سہام دیے پس دونون دفعہ مین بیٹے کو اٹھائیس سہام اور خنثیٰ کو بیس سہام ملے- پھر ہر ایک کو آدھا کر دیا تو بیٹے کے حصے مین چودہ سہام اور خنثیٰ کے قبضے مین دس سہام آئے- چودہ اور دس چوبیس ہوتے ہین یہی فریضے کا عدد ہے- صورت یہ ہے-

زید ۲۴	تبائن
بیٹا	خنثیٰ
۱۲	۱۲ مرد
۱۶	۸ عورت
۱۴	۱۰

اور اگر میت کے تین اولادین ہون ایک بیٹا دوسری بیٹی تیسرا خنثیٰ پس اوّل خنثیٰ کو مرد فرض کرو تو اِن سب کا پانچ ہوگا- دوسری دفعہ خنثےٰ کو عورت مانو تو انکا عدد چار ہوگا- چار اور پانچ مین تبائن ہی لہذا چار کو پانچ مین ضرب دیکر حاصل ضرب بیس کو دونا کر لیا چالیس ہو گئے-

چالیس کو اول پانچ پر تقسیم کیا تو خنثےٰ اور لڑکے کو سولہ سولہ سہام اور لڑکی کو آٹھ سہام ملے- پھر دوسری بار چالیس کو چار پر تقسیم کیا تو بیٹے کو بیس اور بیٹی اور خنثےٰ کو دس دس سہام ملے- بیٹے کو دونون دفعہ مین چھتیس ملے اِس کا

آدھا اٹھارہ ہی۔ بیٹی کو دونون دفعہ اٹھارہ حاصل ہوئے اسکا آدھا نو ہے خنثےٰ کو دونون دفعہ مین چھبیس ۲۶ ملے اسکا آدھا تیرہ ہی۔ اٹھارہ۔ نو۔ تیرہ کا مجموعہ چالیس ہی۔ یہی فریضہ ہی۔ صورت یہ ہے۔

زید ۴۰

بیٹا	بیٹی	خنثیٰ
۱۶	۸	۱۲ مرد
۲۰	۱۰	۸ عورت
۱۸	۹	۱۰

اور اگر میّت دو وارث چھوڑے ایک وارث تو اُسکا باپ ہی دوسرا وارث اُسکی اولاد خنثیٰ ہے۔ پہلی مرتبہ خنثیٰ بیٹا فرض کیا جائے گا تو اس صورت مین صرف باپ صاحبِ فرض ہوگا۔ وہ چھٹے حصّے کا حقدار ہے۔ اِس کا مخرج چھ ہے۔ تو گویا فریضے کا عدد چھ ہوا۔ پھر خنثےٰ کو لڑکی مانا تو اس صورت مین باپ کو چھٹا حصہ۔ بیٹی کو آدھا ترکہ ملے گا۔ باقی مال ان دونون پر اربا عارد کیا جائے گا۔ تو گویا فریضے کا عدد چار ہوا۔ چھ اور چار مین توافق بالنصف کی نسبت ہی لہذا چھ کو چار کے آدھے دو مین ضرب دیکر حاصل ضرب بارہ کو دونا کردیا چوبیس ۲۴ ہوگئے۔ یہی فریضے کا عدد ہی۔ اولاً چوبیس کا چھٹا حصّہ یعنی چار سہام میت کے باپ کو اور بیس ۲۰ سہام خنثیٰ کو بیٹا فرض کرکے دیے ثانیاً باپ کو چار سہام اور خنثیٰ کو بیٹی فرض کرکے چوبیس کا آدھا یعنی بارہ سہام

دیے۔ آٹھ سہام باقی بچے اُنمین سے چھ سہام خنثیٰ کو اور دو سہم باپ کو بطور رد
دیدیے۔ تو باپ کو دونون دفعہ مین فرض اور رد ملا کر دس۱۰ سہام ملے اسکا آدھا
پانچ ہی اور خنثے کو دونون دفعہ مین فرض اور رد ملا کر اڑتیس سہام ملے اِس کا
آدھا اُنیس۱۹ ہی۔ پانچ اور اُنیس کا مجموعہ چوبیس ہی۔ صورت یہ ہی۔

زید ۲۴ — توافق بالنصف

باپ	خنثے
۴	۲۰
۴ فرض	۱۲ فرض
۲ رد	۶ رد
۵	۱۹

زید ۶۰ — تبائن۔ رد انحصار

ماں	باپ	خنثے
۱۰	۱۰	۴۰
۱۰ فرض	۱۰ فرض	۳۰ فرض
۲ رد	۲ رد	۶ رد
۱۱	۱۱	۳۸

عمر ۱۲ — تماثل

ماں	باپ	خنثے ۲
۲	۲	۸
۲	۲	۸ فی
۲	۲	۴

اولاد کا فریضہ

بکر ۲۴۰ — تبائن

باپ	بیٹا	بیٹی	خنثے
۴۰	۸۰	۴۰	۸۰
۴۰	۱۰۰	۵۰	۵۰
۴۰	۹۰	۴۵	۶۵

خالد ۲۴۰

ماں	باپ	بیٹا	بیٹی	خنثی
۴۰	۴۰	۶۴	۳۲	۶۴
۴۰	۴۰	۸۰	۴۰	۴۰
۴۰	۴۰	۷۰	۳۶	۵۴

اگر کوئی شخص اولاد کے ساتھ جنمین ایک خنثی بھی ہے زوجہ چھوڑے تو اول
اولاد کا فریضہ بنا کے اُسے دونا کر لو پھر اُسکو زوجہ کے حصے کے مخرج یعنی آٹھ

مین ضرب دیدو۔ اگر کوئی عورت مرجائے اور وہ اپنی اولاد کے ساتھ خنثےٰ بھی شامل ہی شوہر چھوڑے تو اولاد کے فریضہ کو دوناکر کے سہم شوہر کے مخرج یعنی چار مین ضرب دیدو۔

خالد ۳۲۰				ہندہ ۱۶۰			
بیٹا	بیٹی	خنثےٰ	زوجہ	بٹیا	بیٹی	خنثےٰ	شوہر
۱۱۲	۵۶	۱۱۲	۴۰	۴۸	۲۴	۴۸	۴۰
۱۴۰	۷۰	۷۰	۴۰	۶۰	۳۰	۳۰	۴۰
۱۲۶	۶۳	۹۱	۴۰	۵۴	۲۷	۳۹	۴۰

مناسخہ کا بیان

مناسخہ کے لغوی معنی ہین نقل و تحویل اور فقہ کی اصطلاح مین مناسخہ سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص مرجائے اُسکی میراث تقسیم نہ ہونے پائے کہ اُسکے وارثون مین سے ایک اور مرجائے اِس دوسری میت کا ترکہ تقسیم ہونے سے پہلے اسکے وارثون مین سے کوئی مرجائے۔ اسیطرح تیسرا۔ چوتھا۔ پانچوان وغیرہ وغیرہ اور پہلی میت کا مال اس طور سے تقسیم کیا جائے کہ مابعد کے اموات کے وارثون پر پورا تقسیم ہوجائے۔

مناسخہ کا حکم کم سے کم دو شخصون مین جاری ہوگا اور زیادہ کے لیے کوئی حد مقرر نہین۔ چونکہ اس طرح کی تقسیم مین ہر وارث کا حصہ نکالنے کے لیے صورت بدل کے نیا عمل کرنا پڑتا ہے اِس وجہ سے اِس فرائض کا نام مناسخہ ہوا۔

مناسخہ کا قاعدہ

اگر دو یا دو سے زیادہ آدمی مرجائین اور جو لوگ پہلی میت کے وارث ہون وہی دوسری اور تیسری بلکہ جتنی موتین فرض کیجائین سب کے وارث وہی لوگ ہون جو پہلی میت کے ورثہ دار ہین اور اُن سب وارثونکا استحقاق بھی وہی ہو یعنی جس حق سے پہلی میت کے ترکے سے ہر وارث کو مال ملے اُسی حق سے دوسری میت کے متروکہ سے اور اُسی جہت سے تیسری میت کی جائداد سے ہر وارث کو ملے وغیرہ وغیرہ۔

پس اس صورت مین مناسخہ کا قاعدہ یہ ہی کہ اول پہلی میت کے وارثون کا فریضہ بنا کے ہر ایک کا حصہ معلوم کرلو پھر دوسری میت کے سہم کو جو پہلی میت کی جائداد سے اُسکو ملا ہو اُسکے وارثون پر تقسیم کرو۔ پس اگر وہ سہم پورا تقسیم ہو جائے تو تیسری میت کے دونون حصے جو پہلی اور دوسری میت سے اُسکو ملے ہین اُسکے وارثون پر تقسیم کرو۔ اگر یہ تقسیم بھی پوری اُترے تو چوتھی میت کے تین حصے جو اُسکو پہلی۔ دوسری اور تیسری میت سے ملے ہین اُسکے وارثون کو دیدو اور فرض کرلو کہ چار ہی شخص مرے ہین۔ پس اب تم لفظ الاحیاء لکھکے اُسکے نیچے اُن لوگون کے نام لکھدو جو زندہ موجود ہین اور انمین سے ہر ایک کے حصے کو جتنا جس جس سے ملا ہے جمع کرکے اُسکے نام کے نیچے لکھدو۔

اور اگر دوسری میت کا حصہ جو اُسے پہلی میت سے ملا ہی جسے ما فی الید کہتے ہین اُسکے وارثون پر پورا تقسیم نہو تو اُس حصے کے عددین اور اُسکے وارثون کے

فریضے کے عدد مین نسبت دیکھو۔ یہ نسبت تین قسم کی ہو گی یا تبائن ہو گی۔ یا توافق بالمعنی الاخص ہو گی۔ یا توافق بالمعنی الاعم ہو گی اسلیے کہ تماثل کی صورت مین انکسار ہی نہین ہو سکتا اور اگر تداخل ہے تو اسکی دو صورتین ہین اوّل یہ عدد فریضۂ ثانیہ مافی الید کے عدد مین داخل ہو۔ دوسرے یہ کہ مافی الید کا عدد دوسرے فریضے کے عدد مین داخل ہو تو پہلی صورت مین بھی انکسار نہو گا اور دوسری صورت مین تداخل کو توافق بنا لین گے۔ پس اگر وہ نسبت تبائن ہے تو دوسرے فریضے کو پہلے فریضے کے عدد مین ضرب دیدو بعد اُسکے جس عدد مین تمنے پہلے فریضے کو ضرب کیا ہے اُسی عدد مین پہلی میت کے ہر ہر وارث کے حصے کو ضرب دو پس اب دوسری میت کا حصہ اُسکے وارثون پر پورا تقسیم ہو جائیگا مثلاً فرض کرو موسیٰ مرگیا اُسنے تین بھائی وارث چھوڑے عیسیٰ۔ یحییٰ۔ زکریا۔ اِن سب کا فریضہ تین ہو گا یعنی موسیٰ کے مال کے تین حصے کیے جائین گے ہر ایک بھائی کو ایک ایک حصہ دیا جائے گا۔ چونکہ موسے کے بعد عیسیٰ مرا ہے اور اُسنے دو بھائی یعنی یحییٰ اور زکریا وارث چھوڑے ہین انکا فریضہ دو ہے اور عیسیٰ کو موسیٰ کی جائداد سے ایک سہم ملا ہے یہ ایک سہم دو وارثون پر پورا تقسیم نہین ہوتا۔ ایک اور دو مین تبائن ہے لہذا دوسرے فریضے کے عدد دو کو پہلے فریضے کے عدد تین مین ضرب کیا تو پہلا فریضہ چھ ہو گیا پھر پہلی میت کے ہر وارث کے سہم کو دونا کر دیا تو ہر وارث کے حصے مین دو دو

سہم آئے اُنمین ایک وارث عیسیٰ بھی ہے پس اِسکے دو سہم اسکے دونون وارثون پر پورے تقسیم ہوجائینگے ۔صورت یہ ہے۔

موسی ۳/ ۶

بھائی عیسی	بھائی یحیے	بھائی زکریا
۱	۱	۱
۲	۲	۲
عیسیٰ ۲/	تبائن	مافی الید ۲

بھائی یحیے	بھائی زکریا
۱	۱

الاحیاء ۶

یحیے	زکریا
۳	۳

اور اگر تیسری میت کے حصے جو اُسے پہلی اور دوسری میت سے ملے ہین اُسکے وارثون پر پورے تقسیم نہون تو دیکھو کہ اُسکے دونون حصون کے عدد اور اُسکے وارثون کے فریضے کے عدد مین کونسی نسبت ہی۔ پس اگر یہ بھی تبائن ہو تو تیسرے فریضے کے عدد کو پہلے فریضے کے عدد مین ضرب دیدو پھر پہلا فریضہ جتنا بڑھایا جاے اُتنا ہی پہلی میت کے وارثون کے حصون کو اُسیقدر دوسرے فریضے کے وارثون کے حصون کو زیادہ کردو پس تیسری میت کے حصے اُسکے وارثون پر پورے تقسیم ہوجائینگے۔

مثلاً فرض کرو زید مرگیا۔ اُسنے تین بھائی حامد۔ محمود۔ حمید اور ایک بہن حمیدہ چھوڑی۔ اِن سب کا عدد سات ہی لہذا فریضے کا عدد سات ہوگا یعنی زید

کی جائداد کے سات حصے کیے جائینگے اُسمین سے دو دو حصے تینون بھائیونکو اور ایک حصہ بہن کو دیا جائے گا لہذا ان سب کا فریضہ سات ہوگا۔

زید کے بعد حامد مرگیا۔ اُسنے دو بھائی محمود اور حمید اور ایک بہن حمیدہ وارث چھوڑی۔ پس حامد کے وارثون کا فریضہ پانچ ہے اور ما فی الید اُسکا یعنی وہ دو حصے جو زید کی جائداد سے اُسکو ملے ہین وہ اُسکے پانچ وارثون پر منکسر ہین۔ دو اور پانچ مین تباین ہے لہذا دوسرے فریضے کے عدد پانچ کو پہلے فریضے کے عدد سات مین ضرب کیا تو پہلے فریضے کا عدد پینتیس ۳۵ ہوگیا۔

چونکہ پہلا فریضہ پانچ مین ضرب کیا گیا بنا برین پہلی میت کے ہر ہر وارث کا حصہ پانچ مین مضروب ہوگا پس بھائیون کے پاس دس دس سہام اور بہن کے پاس پانچ سہام ہو جائینگے۔ اب حامد کے دس سہام اُسکے پانچ وارثون پر پورے تقسیم ہو جائینگے۔ دس ۱۰ مین سے چار چار سہام محمود اور حمید کو اور دو سہم حمیدہ کو ملین گے۔

پھر محمود مرگیا اُسنے ایک بھائی حمید اور ایک بہن حمیدہ وارث چھوڑی اِن وارثون کا فریضہ تین ہے اور محمود کا ما فی الید چودہ ۱۴ ہے اسلیے کہ اُسکو دس سہام زید کی جائداد سے اور چار سہام حامد کے ترکہ سے ملے ہین۔ دس اور چار کا مجموعہ چودہ ہوتا ہے لیکن یہ چودہ سہام محمود کے وارثون پر جنکا عدد تین ہی پورے تقسیم نہین ہوتے۔ چودہ اور تین مین تباین ہے لہذا پہلے فریضے کے عدد

بینتیس[۳۵] کو تین مین ضرب کیا تو پہلے فریضے کا عدد ایک سو پانچ[۱۰۵] ہو گیا۔
چونکہ پہلا فریضہ تگنا کیا گیا ہے تو اس بنا پر ہر وارث کا سہم بھی تگنا کیا جائیگا
پس حامد۔ محمود۔ حمید کو زید کی جائداد سے دس دس سہام ملے تھے اب تیس
تیس سہام ہو گئے۔ حامد کے وارثون محمود اور حمید کو چار چار سہام ملے تھے۔
اب اُنکے پاس بارہ بارہ سہام ہو گئے۔ محمود کو دونون بھائیون کی جائداد سے
چودہ سہام ملے تھے اب بیالیس ہو گئے یہ بیالیس سہام اُسکے وارثون پر
پورے تقسیم ہو جائینگے اِسمین سے اٹھائیس سہام حمید کو اور چودہ سہام حمیدہ کو
دیے جائینگے۔ پس حمید کو ستر سہام ملے۔ تیس زید کی جائداد سے بارہ حامد
کے ترکے سے اٹھائیس محمود کے مال سے۔ حمیدہ کو بینتیس[۳۵] سہام ملے پندرہ
زید کے ترکے سے چھ حامد کے مال سے۔ چودہ محمود کی جائداد سے۔ مثال
مذکور کی صورت یہ ہے۔

زید ۷/۳۵/۱۰۵

بھائی حامد	بھائی محمود	بھائی حمید	بہن حمیدہ
۲	۲	۲	۱
۱۰	۱۰	۱۰	۵
۳۰	۳۰	۳۰	۱۵

حامد ۵   تباین   مافی الید ۲ ۱۲

بھائی محمود	بھائی حمید	بہن حمیدہ
۴	۴	۲
۱۲	۱۲	۶

محمود ۳ | تباین | مافی الید ۱۴/۴۲

بھائی حمید | بہن حمیدہ
۲۸ | ۱۴

الاحیاء ۱۰۵

حمید | حمیدہ
۷۰ | ۳۵

مناسخہ کی دوسری صورت

اور اگر دوسری میت کے وارث اور لوگ ہون تو دیکھو دوسری میت کا حصہ جو اُسے پہلی میت سے ملا ہے اُسکے وارثون پر پورا تقسیم ہو جاتا ہے یا نہین اگر تقسیم ہو جاے تو تیسری میت کے حصون کی حالت دیکھو اور اگر دوسری میت کا حصہ اُسکے ورثہ پر منکسر ہو تو اُس حصے کے عددمین اور وارثون کے فریضے کے عددمین نسبت دیکھو یہ نسبت یا تباین ہوگی یا توافق۔ اگر تباین ہو تو دوسرے فریضے کے عدد کو پہلے فریضے کے عددمین ضرب دو پھر ہر وارث کے حصے کو اُتنا ہی بڑھادو جتنا فریضہ بڑھایا ہے۔ اور اگر توافق ہی خواہ بالاخص ہو یا بالاعم تو دوسرے فریضے کے جزء وفقی کو پہلے فریضے مین ضرب دیدو اور ہر وارث کے حصے کو بھی اُسیقدر بڑھا لو۔ پہلی صورت کی مثال یہ ہی۔

زید ۶ / ۳۰

بیٹا حامد	باپ خالد	مان ہندہ
عصبہ	۱/۶	۱/۶
۲۰		

حامد ۵	تباین	مافی الید ۲۰
بیٹا رشید	بیٹا راشد	بیٹی رشیدہ
۸	۸	۴

الاحیاء ۳۰

ہندہ	خالد	رشید	راشد	رشیدہ
۵	۵	۸	۸	۴

دوسری صورت کی مثال یہ ہے۔

مسلم ۶/۱۸

ماں زینب	باپ احمد	بیٹا حمید
۱/۳	۱/۳	۴

حمید ۶ توافق بالنصف مافی الید ۴/۱۲

بیٹا ظفر	بیٹا مظفر	بیٹی جمیلہ	بیٹی حسینہ
۴	۴	۲	۲

الاحیاء

زینب	احمد	ظفر	مظفر	جمیلہ	حسینہ
۳	۳	۴	۴	۲	۲

اور اگر تیسری میّت کا حصہ اُسکے وارثون پر پورا تقسیم نہ ہو تو اُس حصے کے عدد اور اُسکے وارثون کے فریضے کے عدد مین نسبت دیکھو۔ جو نسبت ہو موافق اُسکے پہلے فریضے مین عمل کرو۔ یہی حال اُس صورت مین بھی ہے کہ جب تین سے زیادہ موتین ہوئی ہون۔ صورت یہ ہے۔

زید ۸/ ۵۶/ ۲۸۰

بیٹا یوسف	بیٹا یعقوب	بیٹا اسحاق	بیٹی ہاجرہ	زوجہ سلمہ
۲/۱۴	۲/۱۴	۲/۱۴	۱/۷	۱/۷

سلمہ ۷/ — تبائن — مافی الید ۱/

بیٹا یوسف	بیٹا یعقوب	بیٹا اسحاق	بیٹی ہاجرہ
۲/۱۰	۲/۱۰	۲/۱۰	۱/۵

یوسف ۵/ — تبائن — مافی الید ۱۶/۸۰

بھائی یعقوب	بھائی اسحاق	بہن ہاجرہ
۳۲	۳۲	۱۶

الاحیاء

یعقوب	اسحاق	ہاجرہ
۱۱۲	۱۱۲	۵۶

سالم ۲۴/ ۷۲/ ۱۴۴

ماں سلمہ	باپ حامد	بیٹا عیسیٰ	بیٹی مریم	زوجہ زینب
۴/۱۲/۲۴	۴/۱۲/۲۴	۱۳ ۲۶/۵۲	۱۳/۲۶	۳/۹/۱۸

زینب ۳/ — تداخل — مافی الید ۹

بیٹا عیسے	بیٹی مریم
۶/۱۲	۳/۶

حامد ۸/ — توافق بالربع — مافی الید ۱۲/۲۴

پوتا عیسے	پوتی مریم	زوجہ سلمہ
۱۴	۷	۳

۱۴۴

الاحیاء

سلمہ	عیسے	مریم
۲۷	۷۸	۳۹

مناسخات کی مشق
عمر ۲۴ / ۱۲۰ / ۶۰۰
ماں حلیمہ
۴
۲۰
۱۰۰
باپ رحیم
۴
۲۰
۱۰۰
بیٹا کریم
۲۶
۱۳۰
بیٹا عظیم
۱۳
۲۶
۱۳۰
بیٹی کریمہ
۱۳
۶۵
زوجہ رحیمہ
۳
۱۵
رحیمہ / ۵
تداخل
مافی الید ۱۵
بیٹا کریم
۶
۳۰
بیٹا عظیم
۶
۳۰
بیٹی کریمہ
۳
۱۵
حلیمہ / ۴
تداخل
مافی الید ۲۰
پوتا کریم
۶
۳۰
پوتا عظیم
۶
۳۰
پوتی کریمہ
۳
۱۵
شوہر رحیم
۵
۲۵
کریم / ۵
تبائن
مافی الید ۳۸ / ۱۹۰
دادا رحیم
۷۶
بھائی عظیم
۷۶
بہن کریمہ
۳۸
۶۰۰
الاحیاء
رحیم
۲۰۱
عظیم
۲۶۶
کریمہ
۱۳۳
عبداللہ / ۶ / ۴۸
بھائی موسیٰ
۲
بھائی عیسیٰ
۲
۱۶
بہن ریحانہ
۱
۸
مادری بھائی یحییٰ
۱
۸

موسے ۸/	تداخل		مافی الید ۲/۱۶	
بیٹا مرتضیٰ	بیٹا مصطفیٰ	بیٹا مجتبیٰ	بیٹی نفیسہ	بیٹی انیسہ
۴	۴	۴	۲	۲

یحییٰ ۲/	تداخل	مافی الید ۸
مادری بھائی عیسیٰ		مادری بہن ریحانہ
۴		۴

عیسیٰ ۲/	تداخل	مافی الید ۲
	بہن ریحانہ	
	۱۰ - فرض	
	۱۰ - رد	

ریحانہ ۸/	تداخل		مافی الید ۲ ۳۲	
بھتیجا مرتضیٰ	بھتیجا مصطفیٰ	بھتیجا مجتبیٰ	بھتیجی نفیسہ	بھتیجی انیسہ
۸	۸	۸	۴	۴

۳۲

الاحیاء

زید ۸/ ۵۶/ ۲۸۰/ ۸۴۰				
بیٹا سلیم	بیٹا سالم	بیٹا اسلم	بیٹی سکینہ	زوجہ زرینہ
۲	۲	۲	۱	۱
۱۴	۱۴	۱۴	۷	۷
۷۰	۷۰	۷۰	۳۵	۳۵
۲۱۰	۲۱۰	۲۱۰	۱۰۵	۱۰۵

زرینہ ۷/	تباین		مافی الید ۱/۷
بیٹا سلیم	بیٹا سالم	بیٹا اسلم	بیٹی سکینہ
۲	۲	۲	۱
۱۰	۱۰	۱۰	۵
۳۰	۳۰	۳۰	۱۵

سلیم ر۵ — تباٸن — مافی الید ۱۶ / ۹

بھائی سالم ۳۲ / ۹۶ — بھائی اسلم ۳۲ / ۹۶ — بہن سکینہ ۱۶ / ۴۸

سالم ر۳ — تباٸن — مافی الید ۱۱۲ / ۳۳۶

بھائی اسلم ۲۲۴ — بہن سکینہ ۱۱۲

سکینہ ر۲ — تداخل — مافی الید ۲۸۰

بیٹا حیدر ۱۴۰ — بیٹا صفدر ۱۴۰

الاحیاء ۸۴۰

زاہد ر۳ / ۱۸ / ۱۲۶ / ۶۳۰

دادا خالد ۸ / ۵۶ / ۲۸۰ — ۲ — دادی صفیہ ۴ / ۲۸ / ۱۴۰ — نانا عابد ۳ / ۲۱ / ۱۰۵ — نانی زکیہ ۳ / ۲۱ / ۱۰۵

خالد ر۸ — تماثل — مافی الیدہ

بیٹا عمر ۲ / ۱۴ / ۷۰ — بیٹا بکر ۲ / ۱۴ / ۷۰ — بیٹی مسلمہ ۱ / ۷ / ۳۵ — بیٹی مومنہ ۱ / ۷ / ۳۵ — بیٹی سلمہ ۱ / ۷ / ۳۵ — زوجہ صفیہ ۱

صفیہ ر۷ — تباٸن — مافی الیدہ ۳۵

بیٹا عمر ۱۰ / ۵۰ — بیٹا بکر ۱۰ / ۵۰ — بیٹی مسلمہ ۵ / ۲۵ — بیٹی مومنہ ۵ / ۲۵ — بیٹی سلمہ ۵ / ۲۵

عمر ۵/ — تبائن — مافی الید ۲۴/۱۲

بھائی بکر	بہن مسلمہ	بہن مومنہ	بہن سلمہ
۴۸	۲۴	۲۴	۲۴

مسلمہ ۴/ — تداخل — مافی الید ۸۴

بھائی بکر	بہن مومنہ	بہن سلمہ
۴۲	۲۱	۲۱

۶۳۰

الاحیاء

حامد	زکیہ	بکر	مومنہ	سلمہ
۱۰۵	۱۰۵	۲۱۰	۱۰۵	۱۰۵

یوسف ۳/ ۱۵/ ۱۲۰/ ۳۶۰/ ۲۵۲۰

چچا عبداللہ	چچا عبدالرحمن	پھوپی زینب	ماموں عبدالرحیم
۴/۳۲	۴/۳۲	۲	۱/۵
۹۶	۹۶	۲/۱۶	
۶۷۲	۶۷۲	۴۸	
		۳۳۶	

عبدالرحیم / — تبائن — مافی الید ۵/۴۰

بیٹا عبدالروف	بیٹا عبدالقدوس	بیٹا عبدالکریم	بیٹی حفصہ	زوجہ متینہ
۱۰/۳۰	۱۰/۳۰	۱۰/۳۰	۵/۱۵	۵/۱۵
۲۱۰	۲۱۰	۲۱۰	۱۰۵	

عبداللہ ۳/ — تبائن — مافی الید ۳۲/۹۶

بھائی عبدالرحمن	بہن زینب
۶۴/۴۴۸	۳۲/۲۲۴

متینہ ۷/ — تبائن — مافی الید ۱۵/۱۰۵

بیٹا عبدالروف	بیٹا عبدالقدوس	بیٹا عبدالکریم	بیٹی حفصہ
۳۰	۳۰	۳۰	۱۵

عبدالرؤف ۵/ تداخل مافی الید ۲۴۰

بھائی عبدالقدوس ۹۶ | بھائی عبدالکریم ۹۶ | بہن حفصہ ۴۸

الاحیاء

عبدالرحمن ۱۱۲۰ | زینب ۵۶۰ | عبدالقدوس ۳۳۶ | عبدالکریم ۳۳۶ | حفصہ ۱۶۸

عبدالوہاب ۹/ ۶۳/ ۳۱۵/ ۱۲۶۰

بھائی عبدالغفار ۲ / ۱۴ / ۷۰ / ۲۸۰ | بھائی عبدالستار ۲ / ۱۴ / ۷۰ / ۲۸۰ | بھائی عبدالجبار ۲ / ۱۴ / ۷۰ / ۲۸۰ | بہن آمنہ ۱ / ۷ / ۳۵ / ۱۴۰ | بہن خدیجہ ۱ / ۷ / ۳۵ / ۱۴۰ | بہن میمونہ ۱ / ۷ / ۳۵ / ۱۴۰

عبدالغفار ۷/ تباین مافی الید ۲/ ۱۴

بھائی عبدالستار ۴ / ۲۰ / ۸۰ | بھائی عبدالجبار ۴ / ۲۰ / ۸۰ | بہن آمنہ ۲ / ۱۰ / ۴۰ | بہن خدیجہ ۲ / ۱۰ / ۴۰ | بہن میمونہ ۲ / ۱۰ / ۴۰

عبدالستار ۵/ تباین مافی الید ۱۸/ ۹۰

بھائی عبدالجبار ۳۶ / ۱۴۴ | بہن آمنہ ۱۸ / ۷۲ | بہن خدیجہ ۱۸ / ۷۲ | بہن میمونہ ۱۸ / ۷۲

آمنہ ۴/ تباین مافی الید ۶۳/ ۲۵۲

بھائی عبدالجبار ۱۲۶ | بہن خدیجہ ۶۳ | بہن میمونہ ۶۳

خدیجہ ۳/ تداخل مافی الید ۳۱۵

بھائی عبدالجبار ۲۱۰ | بہن میمونہ ۱۰۵

الاحیــاء

عبدالجبار ۲۸۰ — میمونہ ۴۲۰

فدا علی ۲۴/۲/۷۲/۴۴/۱۰۰۸

ماں صغرا	باپ اکبر	بیٹا اصغر	بیٹی کبرے	زوجہ دولت
۴ / ۱۲ / ۲۴ / ۱۶۸	۴ / ۱۲ / ۲۴ / ۱۶۸	۲۶ / ۵۲ / ۳۶۴ ، ۱۳	۱۳ / ۲۶ / ۱۸۲	۳ / ۹ / ۱۸ / ۲۶

اکبر ۲۴ — توافق بالربع — مافی الید ۱۲/۲۴

بیٹا زاہد	بیٹا عابد	بیٹا ساجد	بیٹی ماجدہ	زوجہ صغرا
۶ / ۴۲	۶ / ۴۲	۶ / ۴۲	۳ / ۲۱	۳ / ۲۱

صغرا ۷ — تباین — مافی الید ۲۷/۱۸۹

بیٹا زاہد	بیٹا عابد	بیٹا ساجد	بیٹی ماجدہ
۵۴	۵۴	۵۴	۲۷

دولت ۳ — تداخل — مافی الید ۱۲۶

بیٹا اصغر	بیٹی کبرے
۸۴	۴۲

زاہد ۲ — تداخل — مافی الید ۹۶

بیٹا راشد	بیٹا عامر
۴۸	۴۸

الاحیــــــــــــــــــــــــــــــاء

اصغر	کبرے	عابد	ساجد	ماجدہ	راشد	عامر
۴۴۸	۲۲۴	۹۶	۹۶	۴۸	۴۸	۴۸

جلال ۴/ ۲۴/ ۹۶/ ۱۹۲/ ۳۸۴

ماں عالمہ	باپ کمال	بیٹا کامل		بیٹی علیمہ	بیٹی سلیمہ	زوجہ جبیبہ
۴	۴	۲۶	۱۳	۱۳	۱۳	۳
۱۶	۱۶	۵۲		۲۶	۲۶	۱۲
۳۲	۳۲	۱۰۴		۵۲	۵۲	
۶۴	۶۴					

جبیبہ ۴/ توافق بالنصف مافی الید ۱۲/ ۲۴

بیٹا کامل	بیٹی علیمہ	بیٹی سلیمہ
۱۲	۶	۶
۲۴	۱۲	۱۲

عالمہ ۴/ توافق بالنصف مافی الید ۳۲/ ۶۴

پوتا کامل	پوتی علیمہ	پوتی سلیمہ	شوہر کمال
۲۴	۱۲	۱۲	۱۶

علیمہ ۴/ تداخل مافی الید ۷۶

بیٹا مومن	بیٹی مومنہ	بیٹی مسلمہ
۳۸	۱۹	۱۹

کامل ۸/ تداخل مافی الید ۱۵۲

بیٹا نعیم	بیٹا محسن	بیٹی کاملہ	بیٹی شکیلہ	بیٹی جمیلہ	زوجہ حسینہ
۳۸	۳۸	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹

۳۸۴

الاحیاء

کمال	سلیمہ	مومن	مومنہ	مسلمہ	نعیم	محسن	کاملہ	شکیلہ	جمیلہ	حسینہ
۸۰	۷۶	۳۸	۱۹	۱۹	۳۸	۳۸	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹

افضال ۴/ ۲۴/ ۱۴۴

بھائی اکرام	بھائی انعام		بہن مکرمہ	بہن معظمہ	زوجہ مبینہ
۶	۶	۳	۳	۳	۱
۳۶	۳۶		۱۸	۱۸	۶
					۳۶

اکرام/۳ تداخل مافی الید ۶

بیٹا محسن $\frac{۴}{۲۴}$ بیٹی محسنہ $\frac{۲}{۱۲}$

انعام/۱۲ توافق بالمعنی الاعم مافی الید ۶/۳۶

بیٹا شاہد ۱۲ بیٹا عابد ۱۲ بیٹی ہاشمی ۶ بیٹی ذاکری ۶

شاہد/۴ تداخل مافی الید ۱۲

بھائی عابد ۶ بہن ہاشمی ۳ بہن ذاکری ۳

عابد/۶ تداخل مافی الید ۱۸

بیٹا حسن ۶ بیٹا علی ۶ بیٹی زہرا ۳ بیٹی سکینہ ۳

۱۴۴

الاحیاء

مکرمہ	معظمہ	مبینہ	محسن	محسنہ	ہاشمی	ذاکری	حسن	علی	زہرا	سکینہ
۱۸	۱۸	۳۶	۲۴	۱۲	۹	۹	۶	۶	۳	۳

وحید/۳/۲۴/۹۶/۲۸۸/۸۶۴

چچا خالد	چچا زبیر	چچا طلحہ		پھوپی ہندہ	پھوپی صفیہ	ماموں سفیان		خالہ عاتکہ
$\frac{۴}{۱۶}$	$\frac{۴}{۱۶}$	$\frac{۴}{۱۶}$	۲	$\frac{۲}{۸}$	$\frac{۲}{۸}$	۴	۱	$\frac{۴}{۱۶}$
۴۸	۴۸	۴۸		۲۴	۲۴	$\frac{۱۶}{۴۸}$		۴۸
۱۴۴	۱۴۴	۱۴۴		۷۲	۷۲	۱۴۴		۱۴۴

سفیان ۸/ — توافق بالمعنی الاعم — مافی الید ۴ ۱۲/

بیٹا عزیز	بیٹا تمیز	بیٹا شریف	بیٹی رفیق	بیٹی مشرفہ
۴	۴	۴	۲	۲
۱۲	۱۲	۱۲	۶	۶
۳۶	۳۶	۳۶	۱۸	۱۸

خالد ۶/ — توافق بالنصف — مافی الید ۱۶ ۴۸/

بھائی زبیر	بھائی طلحہ	بہن ہندہ	بہن صفیہ
۱۶	۱۶	۸	۸
۴۸	۴۸	۲۴	۲۴

زبیر ۴/ — تداخل — مافی الید ۴۸ ۹۶

بیٹا اشرف	بیٹی خاتون	بیٹی بانو
۳۲	۱۶	۱۶
۹۶	۴۸	۴۸

ہندہ ۳/ — تبائن — مافی الید ۳۲ ۹۶/

بھائی طلحہ	بہن صفیہ
۶۴	۳۲

عزیز ۶/ — تداخل — مافی الید ۳۶

بھائی تمیز	بھائی شریف	بہن رفیقہ	بہن مشرفہ
۱۲	۱۲	۶	۶

الاحیـــار

طلحہ	صفیہ	عاتکہ	تمیز	شریف
۲۵۶	۱۲۸	۱۴۴	۴۸	۴۸
رفیقہ	مشرفہ	اشرف	خاتون	بانو
۲۴	۲۴	۹۶	۴۸	۴۸

رجب علی / ۳ / ۱۸ / ۱۰۸ / ۲۱۶

بھائی خوشبو علی ۸/۴۸/۹۶ — عینی ۲ — بہن کنیز بانو ۴/۱۲/۴۸ — بھائی بشارت علی ۳/۱۸/۳۶ — مادری ۱ — بہن نعمت خاتون ۳/۱۸/۳۶

نعمت / ۶ — تداخل — مافی الید ۳ / ۱۸

بیٹا خوشرو علی ۶/۱۲ — بیٹا ابو علی ۶/۱۲ — بیٹی کنیز زہرا ۳/۶ — بیٹی زینب ۳/۶

خوشرو / ۴ — توافق بالنصف — مافی الید ۶ / ۱۲

بھائی ابو علی ۶ — بہن کنیز زہرا ۳ — بہن زینب ۳

خوشبو / ۶ — تداخل — مافی الید ۹۶

کنیز بانو بہن عینی ۰۰ — بشارت علی بھائی مادری ۱۶

کنیز بانو / ۴ — تداخل — مافی الید ۱۲۸

بیٹا سلطان ۶۴ — بیٹی ملکہ ۳۲ — بیٹی ملیکہ ۳۲

الاحیاء

بشارت علی	ابو علی	کنیز زہرا	زینب	سلطان	ملکہ	ملیکہ
۵۲	۱۸	۹	۹	۶۴	۳۲	۳۲

لطافت علی ۳/ ۱۸/ ۲/ ۷۲/ ۲۱۶

نجابت علی	رقیہ	ہدایت علی	سکینہ	ریاست علی	خدیجہ
دادا	دادی	بھائی	بہن	نانا	نانی
۴	۲	۴	۲	۳	۳
۱۶/۴۸	۸/۲۴	۱۶/۴۸	۸/۲۴	۱۲/۳۶	۱۲/۳۶

نجابت علی ۸ — توافق بالمعنی الاعم — مافی الید ۴/۱۶

حمایت علی	سخاوت علی	کلثوم	رباب	خاتون	رقیہ
بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹی	زوجہ
۴/۱۲	۴/۱۲	۲/۶	۲/۶	۲/۶	۲/۶

ہدایت علی ۶ — تداخل — مافی الید ۱۶

رقیہ دادی	سکینہ بہن
۸/۲۴	۸/۲۴

حمایت علی ۶ — توافق بالنصف — مافی الید ۴/۱۲

ابوذر بیٹا	ابوجعفر بیٹا	صابرہ بیٹی	ماں رقیہ
۴	۴	۲	۲

سکینہ ۴ — تداخل — مافی الید ۴۸

شجاعت علی بیٹا	جعفری بیٹی	ضرغام علی شوہر
۲۴	۱۲	۱۲

الاحیاء

رقیہ	ریاست علی	خدیجہ	سخاوت علی	کلثوم	رباب	خاتون
۵۶	۳۶	۳۶	۱۲	۶	۶	۶

ابوذر	ابوجعفر	صابرہ	شجاعت علی	جعفری	ضرغام علی
۴	۴	۲	۲۴	۱۲	۱۲

ترکہ تقسیم کرنے کا پہلا قاعدہ

جو نسبت ہر وارث کے حصے اور فریضے کے عدد مین ہو اُسی نسبت کے موافق میت کے
ترکے مین سے ہر ایک کو حصّہ دیدو۔ مثلاً فرض کرو ہندہ مرگئی اُسنے دو سو (۲۰۰)
روپیہ نقد اور تین وارث چھوڑے۔ مان۔ باپ۔ شوہر۔ فریضہ ان سب کا
چھ ہے اسلیے کہ شوہر کو آدھا ترکہ اور مان کو تہائی۔ باپ کو مابقی دیا جائیگا۔
پس دو سو کے آدھے یعنی سو روپیہ شوہر کو اور دو سو کا تہائی یعنی چھیاسٹھ روپیہ
دس آنہ آٹھ پائی ([illegible]) مان کو۔ اور مابقی یعنی تینتیس روپیہ پانچ آنہ چار پائی
([illegible]) باپ کو دیے جائین گے۔

دوسری مثال

زید مرگیا اُسنے دو سو پچاس روپیہ ([illegible]) اور پانچ وارث
چھوڑے۔ مان۔ باپ۔ بیٹا۔ بیٹی۔ زوجہ۔ ان سب کے
فریضہ کا عدد چوبیس ہے۔ آٹھوان حصّہ زوجہ کا حق ہے اور مان باپ کو
چھٹا چھٹا حصّہ ملے گا۔ باقی کے تین حصے کیے جائین گے۔ اُسمین سے دو
حصے بیٹے کو اور ایک حصہ بیٹی کو دیا جائے گا پس ڈھائی سو روپیہ مین سے
زوجہ کو اکتیس روپیہ چار آنہ ([illegible]) اور مان باپ کو تراسی روپیہ پانچ آنہ
چار پائی ([illegible]) ملین گے۔ ایک سو پینتیس روپیہ چھ آنہ آٹھ پائیان
([illegible]) باقی بچین اُسمین سے دو حصّہ یعنی نوے روپیہ چار آنہ چار پائی

آٹھ گنڈے کوڑیان بیٹے کو اور ایک حصہ یعنی پینتالیس روپیہ دو آنہ دو پائی چار گنڈے کوڑیان بیٹی کو دیے۔

تیسری مثال حفصہ مر گئی اُسنے چار سو روپیہ اور چار وارث چھوڑے مان۔ باپ۔ بیٹا۔ شوہر۔ ان سب کا فریضہ بارہ ہے چوتھائی شوہر کا حق ہے۔ چھٹا چھٹا حصہ مان باپ کو۔ مابقی بیٹے کو ملے گا پس چارسو مین سے سو روپیہ شوہر کو اور چھیاسٹھ روپیہ دس آنہ آٹھ پائی مان کو اور اسیقدر باپ کو ملے گا۔ ایک سو چھیاسٹھ روپیہ دس آنہ آٹھ پائی (۱۶۶/۱۰/۸) باقی بچے وہ بیٹے کو ملین گے۔

تنبیہ

اگر کسی عدد کا نصف معلوم کرنا ہے تو اُسکو دو پر تقسیم کر دو اور تہائی نکالنے کے لیے تین پر۔ چوتھائی دریافت کرنے کے واسطے چار پر۔ چھٹا حصہ خارج کرنے کی غرض سے چھ پر اور آٹھوان حصہ برآمد کرنے کی وجہ سے آٹھ پر عدد مفروض کو تقسیم کرو۔ اگر کچھ روپیہ باقی رہجائے تو اُنکے آنے بنا کر اور اگر آنے بھی بچ رہین تو اُنکی پائیان بنا کے اور اگر پائیان بھی باقی رہین تو اُن کے گنڈے بنا لو اور جس عدد پر تمنے روپون کو تقسیم کیا ہے ہر ایک کو اُسی عدد پر تقسیم کر دو۔

٢) ٤٠٠ (٢٠٠
٤
×

٤) ٤٠٠ (١٠٠
٤
×

٨) ٤٠٠ (٥٠
٤٠
×

٣) ٤٠٠ (١٣٣ روپیہ
٣
١٠
٩
١٠
٩
١
١٦
٣) ١٦ (٥ آنہ
١٥
١
١٢
٣) ١٢ (٤ پائی
١٢
×

٨) ٤٠٠ (٥٠

٦) ٤٠٠ (٦٦ روپیہ
٣٦
٤٠
٣٦
٤
١٦
٦) ٦٤ (١٠ آنہ
٦٠
٤
١٢
٦) ٤٨ (٨ پائی
٤٨
×

ترکہ تقسیم کرنیکا دوسرا قاعدہ

یہ ہے کہ اوّل ترکۂ میت کو شمار یا وزن یا پیمایش کر کے اُسکا عدد معلوم کر لو بعد اُسکے وارثون کا فریضہ بناؤ اور ہر وارث کا حصہ نکالو۔ پھر عدد ترکہ کو فریضے کے عدد پر تقسیم کردو۔ پھر خارج قسمت کو ہر وارث کے حصے مین ضرب کردو۔ حاصل ضرب ہر وارث کا سہم ہوگا۔

مثلاً فرض کرو خالد مر گیا اور اُسنے پانسو روپیہ اور دو بیٹے اور دو بیٹیان چھوڑین۔ اِن سب کے فریضے کا عدد چھ ہے اُسمین سے چار حصون کے دونون بیٹے اور دو حصون کی دونون لڑکیان حقدار ہین پس لڑکون کے حصہ کا عدد چار ہے اور لڑکیون کے حصون کا عدد دو ہے۔ اب ترکہ کا عدد جو کہ پانسو ہے عدد فریضہ چھ پر تقسیم کیا۔ تراسی روپیہ پانچ آنہ چار پائی خارج قسمت ہوا

فریضہ ۲۴	خارج قسمت	ترکہ ۸۷۵

ماں	باپ	پوتا عمر سے	پوتا بکر سے	پوتی خالد سے	زوجہ
۴	۴	۱۳			۳
۱۳/۴ پائی	۱۳/۴ پائی	۵/۱ پائی ۲ گنڈے	۵/۱ پائی ۲ گنڈے	۵/۱ پائی ۲ گنڈے	۹/

فریضہ ۱۲	خارج قسمت ۲/۸ پائی	ترکہ ۹۸۶

ماں	باپ	پوتے ۲ زید سے	پوتا ولید سے	پوتی عمر سے	شوہر
۲	۲				۳
۵/۴ پائی	۵/۴ پائی	۱۵/۱ پائی ۲ گنڈے	۱۵/۱ پائی ۲ گنڈے	۱۵/۱ پائی ۲ گنڈے	۸/

فریضہ ۲	خارج قسمت ۱۲/۱۱ ½ پائی	ترکہ ۵۹۹ ۹/۱۱ پائی

حامد سے		حمید سے		
بھتیجا ۱	بھتیجی	بھتیجا ۱	بھتیجی	
۱۳/۱۱ پائی ۴ گنڈے	۱۴/۱۱ پائی ۵ گنڈے	۱۳/۱۱ پائی ۴ گنڈے	۱۴/۱۱ پائی ۵ گنڈے	

فریضہ ۵	خارج قسمت ۹/۶ ⅘ پائی	ترکہ ۱۵/۱۰ پائی

عامر سے		عمر سے		
بھتیجے ۲	بھتیجی	بھتیجے ۳	بھانجا	بھانجی
			۱	
۳/۱ پائی ۳ ⅓ گنڈے	۱۳/۵ پائی ۲ کوڑی	۳/۱ پائی ۳ ⅓ گنڈے	۹/۶ پائی ۴ گنڈے ۳ کوڑی	
۵/۸ پائی ۲ گنڈے	(باقی ۴ کوڑی)	۱/۸ پائی ۳ گنڈے	۱۱/۸ پائی ۳ گنڈے	۱۳/۱۰ پائی ۱ گنڈہ ۲۵ کوڑی
۱۰/۱۰ پائی ۴ کوڑی		(باقی ۲ کوڑی)		(باقی ۱ کوڑی)

فریضہ ۳/ خارج قسمت [illegible] من ۳۳ سیر ۵ چھٹانک ۳ تولہ ۸ ماشہ ترکہ [illegible] من غلہ

عینی / مادری

بھائی ۲ — بہن — بھائی ۱ — بہن

بھائی	بہن	بھائی	بہن
۱۷ من	۸ من	۶ من	۶ من
۳۱ سیر	۳۵ سیر	۲۶ سیر	۲۶ سیر
۲ چھٹانک	۸ چھٹانک	۱۰ چھٹانک	۱۰ چھٹانک
۸ ماشہ	۵ تولہ	۴ تولہ	۴ تولہ
	۴ ماشہ		

فریضہ ۱۲/ خارج قسمت ۷ من ۲۰ سیر ترکہ [illegible] من غلہ

عینی / مادری

بھائی ۲	بہن	بھائی	زوجہ
من ۴۲ / ۲۱	۱۰ من	۲	۳
	۲۰ سیر	۱۵ من	۲۲ من
			۲۰ سیر

فریضہ ۶/ خارج قسمت [illegible] من ۱۳ سیر ۵ چھٹانک ۱ تولہ ۸ ماشہ ترکہ [illegible] من غلہ

ماں	باپ	بیٹا	بیٹی
۱	۱	۴	
۸۳ من	۸۳	۲۲۲ من	۱۱۱
۱۳ سیر	۱۳	۸ سیر	۴
۵ چھٹانک	۵	۱۵ چھٹانک	۷
۱ تولہ	۱		
۸ ماشہ	۸	۱۰ $\frac{2}{3}$ رتی	۶ ماشہ
			۵ $\frac{1}{2}$ رتی

ہدایت

سولہ آنہ کا ایک روپیہ ۔ بارہ پائی کا ایک آنہ ۔ چار پیسے کا ایک آنہ تین پائی کا ایک پیسہ ۔ چھ گنڈے کی ایک پائی ۔ اٹھارہ گنڈے کا ایک پیسہ

چار کوڑی کا ایک گنڈہ ہوتا ہی۔

چالیس سیر کا ایک من۔ ۱۶ چھٹانک کا ایک سیر۔ انگریزی تول سے اسّی تولہ کا ایک سیر۔ پانچ تولہ کی ایک چھٹانک۔ بارہ ماشہ کا ایک تولہ۔ آٹھ رتّی کا ایک ماشہ۔ آٹھ چاول کی ایک رتّی۔ آٹھ خشخاش کا ایک چاول ہوتا ہی

فریضہ ۷/ خارج قسمت ما ۱۱۴ من ۱۱ سیر ۶ چھٹانک ۴ تولہ ۳ ماشہ ۳ رتی ترکہ ۸۰۰ من غلہ

بھائی		بھائی	بہن	بہن	بہن
۲		۲	۱	۱	۱
۲۲۸	من	۲۲۸	۱۱۴	۱۱۴	۱۱۴
۲۲	سیر	۲۲	۱۱	۱۱	۱۱
۱۳	چھٹانک	۱۳	۶	۶	۶
۳	تولہ	۳	۴	۴	۴
۶	ماشہ	۶	۳	۳	۳
۶	رتی	۶ (باقی ۳ رتی)	۳	۳	۳

تمّت

قد تمّ ہذا الکتاب بعون اللہ الملک الوہاب راقم آثم اذل حجاج الزمن
محمد اعجاز حسن بدایونی۔ ۱۴ صفر المظفر روز چہار شنبہ ۱۳۳۴ھ
بمقام شاہ گنج آگرہ

تاریخ نثر و نظم از جناب معلی القاب حافظ سید عبد الجلیل صاحب ساکن مارہرہ ضلع ایٹہ نخیتہ باغ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاِنَّہٗ لَقَاھُمْ عَلِیْمٌ

۳۴ ہجری ۱۳

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی اُسْوَۃِ الْاَنْبِیَاءِ وَآلِہِ الْکِرَامِ

۳۴ ہجری ۱۳

فَرِیْضَۃً سَدِیْدَۃً مِنَ اللّٰہِ

۳۴ ہجری ۱۳

ھٰذَا فَتَاوٰی الْمِیْرَاثِ

۳۴ ہجری ۱۳

جناب مولوی حاجی رستم کرد — عجب نسخہ بباب علم میراث
اگر از تو کسے تاریخ پرسد — بگو زیبا کتاب علم میراث

۳۴ ہجری ۱۳

خاکسار حقیر بندہ جلیل

۳۴ ہجری ۱۳

سبحان اللہ رسالۂ ہست جامع زپئے حدِ فرائض
تاریخ جلیل خواست ازفکر گفتا - چہ مقاصدِ فرائض

۱۳ ہجری ۳۴

دیگر

ساکنِ شہر بدایون حاجی اعجاز حسن جمع درمیراث کردہ این کتاب مستطاب
ابنِ حاجی مولوی جعفر حسن میباشد او نامش ایضاح الفرائض داشت چون در خوش آب
والد مرحوم مغفورش زحسنِ اعتقاد چند نوبت از زیارات و حج شد بہرہ یاب
انہ پدر گشتہ پسر افضل بہ تحصیل علوم نشر فیضان و افادت میکند با آب و تاب
مصرعِ تاریخ گفتم من بحسبِ سال واقعی
حاجی اعجاز حسن بنمودہ تالیف این کتاب

۱۳ ھ ۳۴

اطلاع

فہرست مضامین ایضاح الفرائض

واضح ہو کہ

جس کتاب پر مؤلف کے دستخط نہ ہوں وہ مال مسروقہ سمجھا جائیگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی خلق کل حادث والصلوٰة علی محمد خیر مبعوث دعا الی خیر باعث ووصیه الذی ورث العلم عنه فهو خیر وارث وآله خیر آل الذین یرثون الفردوس ویقسمونه بین الناس فهم غیاث کل مستغیث شاعث اما بعد رساله طریفه ظریفه ایضاح الفرائض که تصنیف شریف وتالیف لطیف جناب مستطاب عماد الفضلاء وسناد الکملاء المتحلی بکل زین الحاج المولوی شیخ اعجاز حسین منحه اللہ خیر الدارین واسبغ علیه النعم فی النشاتین می باشد حقیر فقیر بعض مقاماتش ملاحظه نمود واقعاً آنچه جناب موصوف الصدر زحمت ومشقت در تفصیل وتوضیح دقائق وتسهیل وتشریح رموز وحقائق فرموده اند قابل تشکر است والبته برائے ناظرین بسیار مفید ونافع خواهد بود فجزاه اللہ خیر الجزاء ووفقه لما یحب ویرضی وانا العاصی محمد هادی الرضوی تجاوز اللہ عنه یوم یوخذ بالنواصی۔

ضروری اطلاع

چونکہ بہ نسبت سابق کے کاغذ کا نرخ قریب سہ چند کے ہوگیا ہے اور آیندہ معلوم نہین کیا ہو نئی کتابون کا شائع کرنا دشوار ہی اور موجودہ کتابونکی قدر بڑھتی جاتی ہے۔ اگر کاغذ کی گرانی کا یہی حال رہا تو دوبارہ کتاب کا چھاپنا نہایت مشکل ہے۔ مندرجۂ ذیل کتابین بہت تھوڑی تعداد مین باقی رہگئی ہین اسلیے بعد ماہ مبارک رمضان بلمہ شوال سے موجودہ شرح سے ڈیوڑھی قیمت مقرر کیجائی گی۔ اگر آپکو خریدنا ہے تو اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیجیے۔ والسلام

آیات جلی فی شان مولانا علی اسمین سات سو آیات قرآنی فضائل حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام مین یکجا منتخب کرکے جمع کی گئی ہین۔ کوئی شیعہ گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیے۔ حجم ۵۶۴ صفحہ قیمت عہ علاوہ خرچ ڈاک

الکاظم یعنی سوانح عمری امام ہفتم جسمین حضرت کے مبارک حالات۔ آپکے علوم اعجاز اور کرامتین۔ علم مغیبات۔ آپکی زباندانی۔ آپکے پُراثر حرز اور مستجاب دعائین وغیرہ وغیرہ نہایت تفصیل سے درج کی گئی ہین نہایت خوشخط۔ ٹائٹل بیچ رنگین۔ قیمت عہ علاوہ محصول

انحسار الجواب مناظرے مین یہ کتاب عدیم المثال ہے۔ اسکی خوبی اور لطف زبان دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ حجم ۱۰۴ صفحہ قیمت عہ علاوہ محصول

جواہر المصائب حالات اصحاب حضرت شہید کربلا مین نہایت صحیح و مستند روایات اسمین درج ہین اور اس کتاب کو حضرات علماے کرام نے اپنے توثیقات سے [illegible] فرمایا ہی۔ قیمت ۰۴ ر

انیس المتہجد اسمین نماز شب کا مفصل بیان ہی اور نماز شب پڑھنے والون کے لیے ایک بیش بہا تحفہ ہے۔ قیمت ۰۴ ر

محاربۂ حق و باطل۔ اسمین دکھایا گیا ہی کہ جناب امیر علیہ السلام کا جہاد کس تاعدے سے ہوتا تھا اور خلفاے ثلثہ کی لڑائیان کس طریق پر۔ قیمت ۰۲ ر

منشی سید نور الحسن صاحب مالک مطبع نور المطابع لکھنؤ۔ وکٹوریہ سٹریٹ نمبر ۱۲۰۲ سے طلب کیجیے